شرح فصوص الحکم

جلد سوم حصہ چہارم

[illegible]

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

تذکرہ مشائخِ قادریہ نوشاہیہ

شریف التواریخ

سیدی

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ چہارم الملقب بہ

مآثر الاحبار

تالیف

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارہ معارفِ نوشاہیہ

ساہن پال شریف

گجرات پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ چہارم ملقب بہ مآثر الاحبار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

130498

تعداد : ۵۰۰ بار اول

تقطیع : ۲۲×۱۸/۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخ طبع ونشر رجب المرجب ۱۴۰۴ھ / اپریل ۱۹۸۴ء

صفحات : ۲۹۰

قیمت : -/۴۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارف نوشاہیہ ، ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : مکان ۷ مری سٹریٹ ۷ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک ، راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز ، بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر ، پیراں منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال ، نوشاہی منزل ، ۸۹ بی غلام محمد آباد ، فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ساہن پال شریف

Marfat.com

تعاونوا علی البر والتقویٰ

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ/یکم اپریل ۱۹۸۴ء کو دربار نوشاہی ساہن پال شریف میں اعلیحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرہ العزیز کے سالانہ عرس کی تقریب تھی۔ جس میں کثیر تعداد میں متوسلین سلسلۂ نوشاہیہ جمع تھے، صاحبزادہ خضر عباسی نوشاہی نے اس موقع پر حاضرین کو اس کام سے آگاہ کیا جو ادارۂ معارفِ نوشاہیہ نے حضرت شرافت نوشاہیؒ کی وفات (۴ جولائی ۱۹۸۳ء) کے بعد اب تک شریف التواریخ جلد سوم کے حصص کی طباعت کے سلسلے میں انجام دیا ہے۔ مریدین جو حضرت شرافت رحمۃ اللہ علیہ کی نشانیوں (از قبیل لباس و تسبیح وغیرہ) کے طالب تھے۔ ان سے کہا گیا کہ اِس کتاب سے بڑھ کر ان کے لئے اور کیا چیز تبرک ہو سکتی ہے جو ان کے مرادؒ کے آثار صالحہ میں سے ایک ہے، جو مؤلف کا لباس نہیں بلکہ روح و روان ہے۔ تسبیح نہیں بلکہ سلسلۃ الذہب ہے۔ اس پر متوسلین سلسلہ نے شریف التواریخ کی طباعت جاری رکھنے کی غرض سے اپنے تعاون کا یقین دلایا اور عطیات کا اعلان کیا۔

معاونین اور معطی حضرات کے نام یہ ہیں:

سید خضر عباسی نوشاہی	چینبل
سید حیات شاہ ولد حسن شاہ	چک وسادا
غلام سرور ولد محمد دین	ہیلگر
محمد عنایت ولد محمد حسین	سویاں
صوفی غلام نبی	چک صوبہ
غلام فاطمہ	گجیانہ
خلیفہ کرم دین	جھنڈیوالی
اللہ دتہ ولد بڈھے خان	اروپ
محمد انور ولد پیر محمد نوشاہی	ساہن پال

Marfat.com

فضل کریم ولد نظام الدین	رکن پور
محمد خالد ولد سردار احمد	ونوٹیانوالی
غلام قادر ولد غلام محمد	
نجابت علی ولد احمد دین	
نذر محمد ولد اللہ دتہ	ڈھوک شہانی
حاجی ثناء اللہ	مدن چک
محمد حنیف ولد معراج دین	گوجرانوالہ
غلام رسول ولد گہنا	جانو چک
بشیر احمد ولد سراج دین	ڈھل
احمد دین	سارنگ
محمد عارف ولد بشیر	جوگ رانا
میاں خان	بھکھی

جزاکم اللہ۔

کتاب کی تعلیقات کی طباعت کے بارے میں ہم نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ متن کی طرح یہ بھی بخطِ مصنف چھاپی جائیں، سوائے ایسے مواد کے جو مصنف کے اپنے خط میں موجود نہیں ہے اور دوسرے ذرائع سے فراہم ہوا ہے۔ اس طرح مصنف کی یادداشتوں کا خط اور طریقہ بھی محفوظ ہو جائے گا۔

سید عارف نوشاہی

مادّہ ہائے تاریخ طبع

نتیجہ طبع سید خضر عباسی نوشاہی

۱۔ مشائخ نوشاہیہ کے احوال = ۱۴۰۴ھ

۲۔ تذکرۂ مقبولان بارگہِ رب = ۱۹۸۴ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارش احوال

اللہ تعالیٰ ذوالمجد والاکرام راحم و رحمان کے بے پایاں احسان کے لئے الفاظ کہاں سے لاؤں جن سے اسکے شکریہ کا حق ادا ہو سکے وہ فضلِ عمیم جو اس غفور و رحیم نے اپنے محبوبِ پاک صاحب لولاک سید المرسلین امام اولین و آخرین رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ لطف و کرم کے صدقہ میں ہم جیسے ضعیف البنیان انسانوں پر فرمایا ہے اور جس طرح نوازشات و انعامات کا ابرِ کرم ہم پر برسایا ہے۔ اسکی سپاس گذاری کیلئے میرے جیسا کم علم و کم فہم سوائے تشکر کے آنسوؤں کے اور کیا پیش کر سکتا ہے اور وہ بھی بجز رحمتِ رحمان اور نظرِ کرمِ سید انس و جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ناممکن بلکہ محال ہے۔ عقل گم سم نگاہ تیرہ و خیرہ مگر رحمت سہارا دے رہی ہے۔

شریف التواریخ کی اشاعت کا سلسلہ جب شروع ہوا تو یہ ایک کٹھن وادی اور ناقابل تسخیر گھاٹی معلوم ہوتا تھا اور یہ سید شرافتؒ کی حیاتِ ظاہری کی ایک بہت بڑی کامیابی اور کامرانی تھی کہ اس ضخیم اور نادر کتاب کی اشاعت شروع ہو گئی اور انکی محنت شاقہ کا ثمر اپنی کمال مٹھاس اور خوبصورتی کے ساتھ ان کی آنکھوں کے سامنے آموجود ہوا کتاب کی جلدِ اول اور جلد دوم اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ زیور طبع سے مزین ہو کر رونق بزم قارئین کرام ہو گئی۔ تیسری جلد اپنے بارہ مہ پاروں کے ساتھ منازل طباعت میں داخل ہو رہی تھی کہ فخر خانوادۂ قادریت زیب سجادۂ نوشاہیت عالیجناب سید شریف احمد شرافت نوشاہی صاحب کو دار الفنا سے دار البقا کی طرف منتقل فرما دیا گیا۔ ہماری عقول فرومایہ نے مرشدِ برحق علیہ السلام کے اس فرزندِ عظیم کے اس اعزاز کو نہ پہچانا اور اس واقعہ کو ایک بہت بڑا المیہ قرار دیا۔ خاصکر شریف التواریخ کی اشاعت کا سلسلہ منقطع ہوتا دیکھ کر دل بے چین تھا اور منزل تیرہ و تاریک راستہ دشوار اور ہمت جواب دیتی معلوم ہو رہی تھی مگر رحمت رحمان ساتھ دے رہی تھی اور شفقتِ رسول انس و جانؐ پشت پناہی فرما رہی تھی وساوسِ نفسانی کے زیر اثر جب کبھی بھی رشتۂ امید ہاتھ سے چھوٹتا نظر آیا وہیں رحمت نے سہارا دیا اور عقل سلیم نے جھنجھوڑا کہ جناب رحمۃ للعالمینؐ کے سایۂ رحمت میں بسنے والوں کو یاس و حرماں کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ جناب سید شرافت مرحوم اگرچہ بظاہر ہمارے درمیان سے اُٹھ گئے ہیں لیکن درحقیقت وہ باحسن الوجوہ ہم میں موجود ہیں اور انہیں حیاتِ مستعار کے بدلے حیات

Marfat.com

طیبہ اور ابدیت حاصل ہوگئی ہے اور وہ کسی نہ کسی طرح ضرور ہم میں موجود ہیں اور ان کی دعائیں ہر وقت ہمارے شامل حال ہیں۔ میں زیر بار احسان ہوں اپنے محترم کرم فرما حکیم محمد موسیٰ امرتسری زید لطفہ، کا کہ انہوں نے اس کام میں میری رہنمائی فرمائی اور کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں اپنے مشوروں اور ہدایات سے نوازا اور اس پر مستزاد حضرت مرحوم کے صاحبزادگانِ عالی قدر سید ریاض الحسن نوشاہی اور سید سعید الظفر نوشاہی کی سرپرستی اور غیر معمولی دلچسپی نے جلد سوم کی اشاعت میں جو سُرعت رفتار پیدا کر دی ہے وہ خود ایک مثالی بات ہے۔ آج پیر دار کا متبرک دن اور ماہ اپریل کی سولہ تاریخ ہے جو میں اس کتاب یعنی جلد سوم حصہ چہارم کا دیباچہ بطور گذارش احوال لکھ رہا ہوں اور انشاء اللہ تعالےٰ بفیضِ نگاہ سید الثقلین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام اس چوتھے مہینہ کے اختتام تک حصہ چہارم مکمل پیش نظر قارئین کرام ہو جائے گا۔

اس حصہ کتاب کی اشاعت میں دوستوں کا تعاون اس طرح ہے۔ میرے عزیز القدر دوست حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی فیصل آباد تو باقاعدگی کے ساتھ ہر حصہ کے لئے مبلغ دو ہزار عطیہ دے رہے ہیں۔ ساہن پال شریف میں یکم اپریل کو عرس نوشاہی کے موقع پر صاحبزادہ سید خضر نوشاہی نے کتاب کے لئے اپیل کی جس پر -/۱۷۱ روپے بطور عطیات صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی کی معرفت موصول ہوئے۔ صوفی رحمت علی حدود کے مرید کے والے جو میرے قبلہ والد مرحوم حضرت حاجی حسین بخش نوشاہی صاحب کے مرید اور میرے بڑے مخلص ہیں انہوں نے اس حصہ کتاب کے لئے مبلغ -/۵۰۰ روپے دیئے ہیں اور مستری محمد اسماعیل مرید کے والے نے مبلغ دو صد روپے چوہدری محمد سعید صاحب نے مبلغ ایک سو روپے، حاجی محمد اسلم صاحب نے مبلغ ایک سو روپے اور محمد شریف صاحب ابدال ضلع گوجرانوالہ نے مبلغ ایک سو روپے بطور عطیہ دیئے ہیں۔ رب کریم دوستوں کے اخلاص کو منظور فرمائے اور انہیں دین و دنیا میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بحرمتِ جاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم۔

جبکہ جلدِ سوم کا حصہ چہارم آ گیا — فکرِ تاریخِ طباعت میں نے کی جب بار ہا
مجھ سے ہاتف نے کہا اے زار تو لکھ بر ملا — سید شرافت پیر را ہے آفتابِ ماہ لقا

۱ ۹ ۶ ۸ ۴

دوشنبہ

۱۴ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ / ۱۶ اپریل ۱۹۸۴ء

محمد لطیف زار نوشاہی
نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ
لاہور نمبر ا

Marfat.com

فہرست مجمل

مضامین کتاب مآثر الاحبار ۔ حصہ چہارم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ
جلد سوم از کتاب شریف التواریخ تصنیف سید ابوالظفر شریف احمد شرافت
قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عفی عنہ

مقدمہ ۲

الف

۱ اسمٰعیل ۔ شیخ اسمٰعیل خوشابی رح ۳

۲ اشرف ۔ مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منچری رح ۵

۳ اعظم شاہ ۔ شیخ اعظم شاہ چینیاں والہ رح ۲۶

۴ الٰہی بخش ۔ میاں الٰہی بخش ترقپوری رح ۲۹

۵ امام بخش ۔ میاں امام بخش برقندازی لاہوری رح ۳۳

۶ امام شاہ ۔ سخی امام شاہ وزیرآبادی رح ۳۴

۷ امانت ۔ مرزا شاہ امانت گلاں والہ رح ۴۷

ب

۸ برہان الدین ۔ حافظ برہان الدین ڈھولوی رح ۴۹

۹ برہان الدین ۔ شیخ برہان الدین قصوری رح ۵۱

۱۰ بہادر ۔ میاں بہادر لاہوری رح ۵۲

پ

۱۱ پیربخش ۔ مولوی حاجی حکیم پیربخش فاروقی اجتکوی رح ۵۳

Marfat.com

۱۲	پیر کمال۔	مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح	۵۶

ج

۱۳	جعفر شاہ۔	سید جعفر شاہ مجذوب برقندازی پٹیالوی رح	۶۲
۱۴	جنت بی بی۔	مائی جنت بی بی کوہستانی رح	۶۷

ح

۱۵	حسین شاہ۔	سید حسین شاہ پنڈاوری رح	۶۸
۱۶	حیات اللہ۔	مرزا حیات اللہ خان لاہوری رح	۶۹

خ

۱۷	خدا بخش۔	شیخ خدا بخش لاہوری رح	۷۰
۱۸	خیر محمد۔	بادا خیر محمد برقندازی پوٹھوہاری رح	۷۱

د

۱۹	دیدار بخش۔	میاں دیدار بخش لکھنوالی رح	۷۲

ر

۲۰	رحمان شاہ۔	بابا رحمان شاہ ٹکہ پوری رح	۷۳
۲۱	روشن دین۔	سخی روشن دین ابھر یروی رح	۷۴

ز

۲۲	زکریا خاں۔	نواب زکریا خاں بہادر لاہوری رح	۷۷

س

۲۳	سپاہی شاہ۔	بابا سپاہی شاہ جھنگی والہ رح	۸۱
۲۴	سلطان۔	شیخ سلطان رح	۸۳
۲۵	سیف اللہ۔	میاں سیف اللہ بھکھولوی رح	۸۴

Marfat.com

ش

۲۶ شیخ جی۔ باوا شیخ جی برقندازی پوٹھوہاری رح ۸۶

ص

۲۷ صدرالدین۔ سید صدرالدین مشہدی رضوی برقندازی بہاولپوری رح ۸۸
۲۸ صدیق بیگ۔ مرزا صدیق بیگ لاہوری رح ۸۹

ظ

۲۹ ظاہر۔ شاہ ظاہر ولی گھرتلی رح ۹۰
۳۰ ظہورالدین۔ شاہ ظہورالدین کابلی پشاوری رح ۹۱

ع

۳۱ عادل شاہ۔ شیخ عادل شاہ لاہوری رح ۹۳
۳۲ عالم شاہ۔ بابا عالم شاہ موچھے والا رح ۹۵
۳۳ عبدالرحیم۔ میاں عبدالرحیم صاحب رح ۱۰۰
۳۴ عبدالرحیم۔ شیخ عبدالرحیم لاہوری رح ۱۰۱
۳۵ عبداللہ خاں۔ نواب سید عبداللہ خاں لاہوری رح ۱۰۲

غ

۳۶ غریب شاہ۔ سید غریب شاہ پنکھووالا رح ۱۰۳
۳۷ غلام رسول۔ سید غلام رسول سبزواری برقندازی پاکپتنی رح ۱۰۴
۳۸ غلام رسول۔ میاں غلام رسول صاحب رح ۱۰۶
۳۹ غلام محمد۔ میاں غلام محمد سہروردی رح ۱۰۹

ف

۴۰ فاضل شاہ۔ بابا فاضل شاہ نادون والا رح ۱۱۰

Marfat.com

۴۱	فتح الدین۔	حضرت سید فتح الدین برخورداری رح	۱۱۱
۴۲	فقیر اللہ۔	میاں فقیر اللہ نظام آبادی رح	۱۱۳
۴۳	فیض بی بی۔	مائی فیض بی بی لاہوری رح	۱۱۵

ق

۴۴	قل احمد۔	مولانا حکیم قل احمد فاروقی رح	۱۱۶

ک

۴۵	کرم شاہ۔	میاں کرم شاہ گاجر گولیہ رح	۱۲۱

گ

۴۶	گامے شاہ۔	بابا گامے شاہ لاہوری رح	۱۲۲
۴۷	گیتی شاہ۔	بابا گیتی شاہ مجردی رح	۱۲۳

ل

۴۸	لچھمی نرائن۔	منشی لچھمی نرائن دبیر کھنباہی	۱۲۷
۴۹	لبنا۔	شیخ لبنا فقیر رح	۱۲۹

م

۵۰	مجنوں شاہ۔	میاں مجنوں شاہ برقندازی رح	۱۳۰
۵۱	محکم الدین۔	سید محکم الدین برخورداری رح	۱۳۲
۵۲	محکم الدین۔	شیخ محکم الدین لاہوری رح	۱۳۳
۵۳	محکم الدین۔	شیخ محکم الدین مجذوب لاہوری رح	۱۳۴
۵۴	محمد بخش۔	میاں محمد بخش حاجکے والہ رح	۱۳۵
۵۵	محمد حاجی۔	میاں محمد حاجی فاروقی رح	۱۳۷
۵۶	محمد حسین۔	مولانا محمد حسین کھوکھر گاجر گولیہ رح	۱۴۱

Marfat.com

۵۷ محمد سعید۔ شیخ محمد سعید برقندازی پوٹھوہاری رح ۱۵۱

۵۸ محمد شاکر۔ مرزا محمد شاکر لاہوری رح ۱۵۲

۵۹ محمد صادق۔ میاں محمد صادق لاہوری رح ۱۵۳

۶۰ محمد علی۔ سید قاضی محمد علی سبزواری برقندازی جالندھری رح ۱۵۴

۶۱ مردان۔ میاں مردان قوال بھڑیوالہ رح ۱۵۶

۶۲ منصور شاہ۔ بابا منصور شاہ جھنگی دربے شاہ والہ رح ۱۶۱

ن

۶۳ نواب۔ بی بی نواب صاحبہ برقندازی پوٹھوہاری رح ۱۶۲

۶۴ نور اللہ۔ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخوردیہ ۱۸۵

۶۵ نور شاہ۔ بابا نور شاہ جھنگی نور شاہ والہ رح ۱۸۸

۶۶ نور محمد۔ بابا نور محمد بدوکی والہ رح ۱۸۹

ھ

۶۷ ہاشم شاہ۔ شیخ ہاشم شاہ تھریالوی رح ۱۹۰

تکملہ ۲۲۰

یاران شیخ عثمان قصوری رح

۶۸ شیخ ابدالی رح ۰

۶۹ شیخ احمد رح ۰

۷۰ شیخ برہان رح ۰

۷۱ مائی بویو رح 〃

۷۲ بی بی بیگم رح 〃

Marfat.com

۷۳	بی بی بیگم ثانیؒ	۲۲۰
۷۴	شیخ تاج الدینؒ	"
۷۵	شیخ جمالؒ	"
۷۶	شیخ حفیظؒ	"
۷۷	شیخ حیدرؒ	"
۷۸	میاں خدا بخشؒ	"
۷۹	شیخ رانجھاؒ	"
۸۰	بی بی زلیخاؒ	"
۸۱	بی بی صابوؒ	"
۸۲	شیخ عبدالرحمنؒ	۲۲۱
۸۳	شیخ عبداللہؒ	"
۸۴	شیخ غلام محمدؒ	"
۸۵	بی بی کلثومؒ	"
۸۶	شیخ لاہوریؒ	"
۸۷	شیخ محمدؒ	"
۸۸	شیخ محمد یارؒ	"
۸۹	بی بی نادرہؒ	"
۹۰	شیخ نتھاؒ	"
۹۱	شیخ نتھوؒ	"
۹۲	مائی نور بی بیؒ	"
۹۳	بی بی نیکاںؒ	"

Marfat.com

فہرست مفصل

مضامین کتاب مآثر الاخیار حصہ چہارم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ جلد سوم از کتاب شریف التواریخ تصنیف سید ابوالکمال شریف احمد شرافت قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عافاہ اللہ تعالے

مقدمہ ۲

۱ شیخ اسمٰعیل خوشابی رح ۳

شجرہ بیعت ″

چلہ نشینی ″

یاران طریقت ۴

مدفن ۴

خوشاب شریف کی آبادی کا ذکر ۴

۲ مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منچری رح ۵

شجرہ نسب ۵

آبائی وطن و مقام ۶

تحصیل علوم ۷

بیعت طریقت ۷

منچر میں قیام ۸

منچر چیچہ کی آبادی کا ذکر ″

آپ کی قدر شناسی ۹

Marfat.com

کانے والہ میں سکونت ۱۰
علوم مروجہ پر عبور ۱۱
سجع مُہر ״
سید حافظ نور اللہ شاہ سے محبت ״
شعر گوئی ۱۲
کرامات ״
برزخی حالت ״
قبر سے آواز آنا ״
تصنیفات ״
کلیاتِ اشرف ۱۴
کنز الرحمت کا دیباچہ ״
غزل ״
در توحید بار تعالےٰ ״
کنز الرحمت کے متعلق اعلیٰ حضرت نوشاہی کا ارشاد ۱۵
مصباح الطب کا دیباچہ ۱۶
چہار ارکان ״
رسالہ وراثت ۱۷
تضمین بر غزل حافظ شیرازی مخمس ״
معما ۱۸
مولانا اشرف مورخوں اور ادیبوں کی نظر میں ۱۹
معترفینِ کمالات ۲۱

Marfat.com

	اہلیہ	۲۲
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	۲۳
	مدفن	〃
	قطعہ تاریخ از بیاض مولانا فضل احمدؒ	〃
	مادہ ہائے تاریخ	〃
	مولانا محمد اشرف کی اولاد کا مختصر شجرہ	۲۴
۳	شیخ اعظم شاہ چنیاں والےؒ	۲۶
	بیعت و خلافت	〃
	رد صوفیہ کی تفسیر	〃
	کرامت	〃
	وفات کے بعد واقعات	〃
	تحریر اول	۲۷
	تحریر دوم	〃
	تحریر سوم	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	۲۸
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

۴	میاں الٰہی بخش سشر قپوری رح	۲۹
	تعمیر روضہ شاہ مراد رح	"
	کرامات	"
	حسب اور حدود	"
	کشف الکتاب	"
	حیوانات کا فرمانبردار ہونا	۳۰
	ایک منکر بے غیرت	"
	عملیات	"
	خیالات تسخیر سے بچنا	"
	مطالعہ کتب	"
	اولاد	۳۱
	یاران طریقت	"
	واقعہ وفات	۳۲
	تاریخ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
۵	میاں امام بخش برقندازی لاہوری رح	۳۳
	تصنیف	"
۶	سخی امام شاہ وزیر آبادی رح	۳۴
	علم و فضل	"
	حکومت خالصہ کے ساتھ تصادم	"
	مکتوب	"

Marfat.com

	شاہی گھرانہ میں اعتماد کا حصول	۳۷
	مکتوب	״
	دوستوں سے اخلاص	۳۹
	مکتوب	״
	ترک دنیا	۴۰
	تصانیف	״
	شعر گوئی	״
	یاران طریقت	۴۱
	زمانہ وفات	۴۲
	وزیرآباد کی آبادی کا ذکر	״
۷	مرزا شاہ امانت حسنگلاں والا رح	۴۷
	تصنیف	״
	یاران طریقت	۴۸
	مدفن	۔
۸	حافظ برہان الدین ڈھولوی رح	۴۹
	ڈھول میں آباد ہونا	״
	اولاد	״
	یاران طریقت	۵۰
	واقعہ وفات	״
	تاریخ وفات	۔
	مدفن	۔

Marfat.com

مادۂ تاریخ	۵۰
شجرہ فقرائے حافظ برہان الدین	"
شیخ برہان الدین قصوری	۵۱
میاں بہادر لاہوری	۵۲
شجرہ اولاد میاں بہادر لاہوری	"
مولوی حاجی حکیم پیر بخش فاروقی اجنکوی	۵۳
علم۔ عبادت اور اخلاق	"
عملیات	"
غنا زیر کا عمل	"
تصنیفات	"
شاعری	"
دستخط	۵۴
اولاد	۵۵
یار طریقت	"
تاریخ وفات	"
قطعہ تاریخ	"
مادۂ تاریخ	"
مولانا شیخ پیر کمال لاہوری	۵۶
تعلیم	"
خدمات والد	"
جمعیت قلب کا حصول	"

Marfat.com

اسرارِ باطن کا ظہور ۵۷
تصنیفات ؍؍
مثنوی تحائف قدسیہ ؍؍
ابتدائے کتاب ؍؍
شرح تحائف قدسیہ ۵۹
کتاب کے نسخے ؍؍
فضائل و کمالات ۶۱
اولاد ؍؍
۱۳ سید جعفر شاہ مجذوب برقندازی پٹیالوی ۶۲
واقعہ بیعت ؍؍
ریاضت و مجاہدہ ؍؍
پٹیالہ میں ورود ؍؍
راجہ کا مسخر ہونا ۶۳
مسلمانوں کو راجہ کی تکالیف سے بچانا ؍؍
خوارق و کرامات ؍؍
چیچک کو دفع کرنا ؍؍
پٹیالہ سے چھاؤنی ہٹا دینا ؍؍
سلطان الاذکار اور لطائف ستہ جاری ہونے کی توجہ ۶۴
یارانِ طریقت ۶۶
زمانۂ وفات ؍؍
مدفن ؍؍

Marfat.com

	مادۂ تاریخ	۶۶
	شجرہ فقرائے سید جعفر شاہ پشیاوریؒ	"
۱۴	مائی جنت بی بی کوہستانیؒ	۶۷
	شوہر کا مسخر ہونا	"
۱۵	سید حسین شاہ مناوریؒ	۶۸
	فراخی رزق کی دعا	"
	یاران طریقت	"
	مدفن	"
۱۶	مرزا حیات اسعد خاں لاہوریؒ	۶۹
	واقعہ بیعت	"
۱۷	شیخ خدا بخش لاہوریؒ	۷۰
۱۸	باوا خیر محمد برقندازی پوٹھوہاریؒ	۷۱
	محبت شیخ	"
	یار طریقت	"
	زمانہ وفات	"
	مدفن	"
	عُرس	"
۱۹	میاں دیدار بخش لکھنوالیؒ	۷۲
	اولاد	"
	مدفن	"
۲۰	بابا رحمان شاہ ٹبکہ پوریؒ	۷۳

Marfat.com

۲۱ سخی روشن دین ابجر یردی رح ۷۴
اوراد و وظائف ″
سخی کا خطاب ملنا ″
کرامات ″
دولتمندی کی دعا ″
مخالفوں کا مطیع ہو جانا ۷۵
سجادگی ″
یاران طریقت ″
مدفن ۷۶
شجرۂ فقرائے سخی روشن دین رح ″

۲۲ نواب زکریا خاں بہادر لاہوری رح ۷۷
منصب پنجہزاری ۷۸
بیعت طریقت ۷۹
اولاد ۸۰
مسجد نواب زکریا خاں ″
تاریخ تعمیر ″

۲۳ بابا سپاہی شاہ جھنگی والے رح ۸۱
تحریر کتب ″
اولاد ۸۲
یاران طریقت ″
مدفن ″

Marfat.com

	شجرہ فقرائے بابا سپاہی شاہ ؒ	۸۲
۲۴	شیخ سلطان ؒ	۸۳
۲۵	میاں سیف اللہ بھگوالوی ؒ	۸۴
	تعلیم و بیعت طریقت	"
	سکونت	"
	اولاد	"
	مدفن	۸۵
۲۶	باوا شیخ جی برقندازی پوٹھوہاری ؒ	۸۶
	طریق عبادت	"
	کرامات	"
	کیمیا دی نگاہ	"
	ایک درویش سے مقابلہ	۸۷
	مدفن	"
۲۷	سید صدر الدین مشہدی رضوی برقندازی سیادل پوری ؒ	۸۸
	سیادل پور میں وُرُود	"
	یار طریقت	"
	وفات و مادہ تاریخ	"
۲۸	مرزا صدیق بیگ لاہوری ؒ	۸۹
	یاران طریقت	"
	تاریخ وفات	"
	مدفن	"

Marfat.com

۲۹	شاہ ظاہر ولی گھرتلیؒ	۹۰
	مدفن	"
۳۰	شاہ ظہورالدین کابلی پشاوریؒ	۹۱
	مجاورت درگاہِ پیر	"
	یارانِ طریقت	"
	زمانۂ وفات	"
	مدفن	۹۲
	مادۂ تاریخ	"
	شجرۂ فقرائے شاہ ظہورالدینؒ	"
۳۱	شیخ عادل شاہ لاہوریؒ	۹۳
	بیعتِ طریقت	"
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	۹۴
	مدفن	"
	شجرۂ فقرائے شیخ عادل شاہ لاہوریؒ	"
۳۲	بابا عالم شاہ حوسنے والےؒ	۹۵
	ابتدائی حالات	"
	پیشہ آہنگری	"
	کرامات	"
	ڈاکوؤں کا مقابلہ	"
	تصرف فی الاجسام	۹۶

Marfat.com

	وفات کے بعد کرامت	۹۶
	چور سے آگاہ کرنا	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	۹۷
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	شجرہ اولاد بابا عالم شاہ موسیٰ والے	۹۸
	شجرہ فقرائے بابا عالم شاہ موسیٰ والے	۹۹
۳۳	میاں عبدالرحیم صاحب	۱۰۰
	یارانِ طریقت	〃
	شجرۂ فقرائے میاں عبدالرحیم	〃
۳۴	شیخ عبدالرحیم لاہوری	۱۰۱
	زمانہ حیات	〃
۳۵	نواب سید عبداللہ خاں لاہوری	۱۰۲
	بیعتِ طریقت	〃
	نظامتِ لاہور	〃
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۳۶	سید غریب شاہ پنکھوہ والے	۱۰۳

Marfat.com

	یار طریقت	۱۰۳
	شجرہ فقرائے سید غریب شاہ رح	״
۳۷	سید غلام رسول سبزواری برقندازی پاک پتنی رح	۱۰۴
	سلسلہ نسب و طریقت	״
	فقر و فاقہ	״
	فراخدلی	״
	تولید فرزند کی دعا	״
	اولاد و یار طریقت	״
	مدفن	۱۰۵
	شجرہ فقرائے سید غلام رسول برقندازی رح	״
۳۸	میاں غلام رسول صاحب رح	۱۰۶
	شجرہ شریف قادری نوشاہی	״
۳۹	میاں غلام محمد سوہدروی رح	۱۰۹
	تاریخ ولادت	״
	بیعت و خلافت	״
	علم نجوم	״
۴۰	بابا فاضل شاہ نادون والہ رح	۱۱۰
۴۱	حضرت سید فتح الدین برخورداری رح	۱۱۱
	علم دوست ہونا	״
	عطیہ مکان	״
	اولاد	۱۱۲

Marfat.com

	سجع شریف	۱۱۲
	تاریخ وفات	،،
	مدفن	،،
	مادہ تاریخ	،،
۴۲	میاں فقیر اللہ نظام آبادی رح	۱۱۳
	اولاد	،،
	شجرہ اولاد میاں فقیر اللہ نظام آبادی رح	،،
۴۳	مائی فیض بی بی لاہوری رح	۱۱۵
۴۴	مولانا حکیم فضل احمد فاروقی رح	۱۱۶
	عملیات	،،
	برائے الشعراء	،،
	تصنیفات	،،
	غزل، ریختہ اور دوہڑے	۱۱۷
	مولانا فضل احمد مورخین کی نظر میں	۱۱۹
	دستخط مفتاح الحکمت	،،
	اولاد	،،
	تاریخ وفات	۱۲۰
	مدفن	،،
	مادہ تاریخ	،،
۴۵	میاں کرم شاہ گاجرگولیہ	۱۲۱
	گری ہوئی بوہڑ کا کھڑا کرنا	،،

Marfat.com

اولاد ۱۲۱

یارانِ طریقت 〃

۴۶ باباگامے شاہ لاہوریؒ ۱۲۲

سکونت 〃

یارانِ طریقت 〃

تاریخ وفات 〃

مدفن 〃

۴۷ باباگیتی شاہ مجردیؒ ۱۲۳

وفات کے بعد کرامت 〃

شجرہ فقرائے باباگیتی شاہؒ ۱۲۴

شجرہ طیبہ سلسلہ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ 〃

۴۸ منشی لچھمی نرائن دبیر گنجابی ۱۲۷

ذہانت و فطانت 〃

تصنیفات۔غزل ۱۲۸

۴۹ شیخ لبنا فقیرؒ ۱۲۹

زمانہ حیات 〃

۵۰ میاں مجنوں شاہ برقندازیؒ ۱۳۰

شیخ کے عشق میں محو ہونا 〃

نعمتِ فقر کا حصول ۱۳۱

لشکر میں برقی تاثیر

برقندازی اثر

Marfat.com

۵۱	سید محکم الدین برخورداری رح	۱۳۲
	شعر گوئی	"
۵۲	شیخ محکم الدین لاہوری رح	۱۳۳
۵۳	شیخ محکم الدین مجذوب لاہوری رح	۱۳۴
۵۴	میاں محمد بخش جاہکے والہ رح	۱۳۵
	اولاد	"
	تاریخ وفات	"
	مدفن	"
	قطعہ تاریخ از بیاض خطی مملوکہ پروفیسر قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری	۱۳۶
	مادہ تاریخ	"
۵۵	میاں محمد حاجی فاروقی رح	۱۳۷
	ہجو گوئی	"
	اولاد	۱۴۰
	تاریخ وفات	"
	مادہ تاریخ	"
۵۶	میاں محمد حسین ککھوکھر گاجر گولیہ	۱۴۱
	وطن و مقام	"
	تعلیم و تربیت	"
	فن کتابت	۱۴۲
	تصنیفات	"
	وقائع پنول	"

130498

Marfat.com

قصہ پوڑی چیتھیاں	۱۴۲
قصہ بیر رانجھا	۱۴۳
قصہ شیریں خسرو فرہاد	۱۴۴
قصہ سوانک	۱۴۵
قصہ مجہر	"
ذخیرۃ العجائب	"
ظرافت آمیز اشعار	۱۴۶
تحریرات قلمی	"
سُبحۃ الابرار کا دستخط	"
مجمع الصنائع کا دستخط	"
حمائل شریف کا دستخط	۱۴۸
تحفۃ الاحرار کا دستخط	"
گلستان کا دستخط	"
سجع مُہر	۱۴۹
اولاد	"
یاران طریقت	۱۵۰
تاریخ وفات	"
مدفن	"
مادہ تاریخ	"
شجرہ اولاد مولوی محمد حسین	"
شیخ محمد سعید برقندازی پوٹھوہاری	۱۵۱

Marfat.com

	یاران طریقت	۱۵۱
	مدفن	"
	شجرۂ فقرائے شیخ محمد سعید برقندازی رح	"
۵۸	مرزا محمد شاکر لاہوری رح	۱۵۲
۵۹	میاں محمد صادق لاہوری رح	۱۵۳
۶۰	سید قاضی محمد علی سبزواری برقندازی جالندھری رح	۱۵۴
	عبادات و ریاضات	"
	اخلاق و عادات	"
	یاران طریقت	"
	تاریخ وفات	۱۵۵
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
۶۱	میاں مردان قوال ہمزنوالہ رح	۱۵۶
	شعر گوئی	"
	اولاد	۱۵۸
	مدفن	"
	میاں مردان قوال کی اولاد کا مختصر تذکرہ	"
۶۲	بابا منصور شاہ جنگی دارے شاہ والہ رح	۱۶۱
	جنگل میں آبادی کرنا	"
	اولاد	"
	مدفن	"

Marfat.com

بی بی نواب صاحبہ برقندازی پوٹھوہاری رح	۱۶۲
خلافت و اجازت	"
کرامات	"
مردانہ علامات	"
گھوڑوں کا سلام کرنا	"
اولاد	۱۶۳
یاران طریقت	"
مدفن	"
شجرۂ فقرائے میر نواب صاحب برقندازی رح	۱۶۴
مسئلہ خلافت مستورات	۱۶۵
نقل فتوائے عدم جواز بیعت مستورات	۱۷۱
فتوائے عدم جواز بیعت مستورات کا جواب	۱۷۷
مولوی غلام جیلانی پشاوری کے فتوے کا جواب	۱۷۸
مولوی عبدالرحمن گولڑوی کے فتوے کا جواب	۱۸۱
پیر فضل شاہ جلال پوری کے فتوے کا جواب	"
میاں عبدالحکیم پشاوری کے فتوے کا جواب	۱۸۲
پشاوری نوشاہی فقیروں کے فتوے کا جواب	"
مولوی محمد سعد الدین نقشبندی جہلمی کے فتوے کا جواب	
شیخ [illegible] کے فتوے کا جواب	۱۸[illegible]
مولوی محمد غفور پشاوری کے فتوے کا جواب	
حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ [illegible]	۱۸۵

Marfat.com

تصنیفات ۱۸۵

فتاوائے نوشاہیہ الموسوم بہ نور الفتاوے ″

مصطلحات الصوفیہ ″

فالنامہ قرآنی ″

انشائے نور اللہ ″

رقعات نور اللہ ۱۸۶

مکتوبات نور اللہ ″

حقایق نوریہ ″

اعتراف کمال ۱۸۷

اولاد ″

تاریخ وفات ″

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

۶۵ بابا نور شاہ جھنگی نور شاہ والہ رح ۱۸۸

۶۶ بابا نور محمد بدوکے والا رح ۱۸۹

۶۷ شیخ ہاشم شاہ تھرپالوی رح ۱۹۰

خاندان کی تحقیق ″

تاریخ ولادت ۱۹۱

تحصیل علوم ۱۹۲

فیضان طریقت ″

ذکر و شغل ۱۹۳

Marfat.com

لنگر کا اجراء	۱۹۳
عبادت و ریاضت	"
اخلاق و عادات	"
رعب و جلالیت	"
جاگیریں	"
عشق غوثیہ	"
حضرت نوشہ صاحب رح سے عقیدت	۱۹۴
حلیہ و لباس	۱۹۵
کرامات	"
مریضوں کو شفا	"
ایک جذام والی عورت کا شفا پانا	"
شاہی دربار میں عزت	"
برہمنوں کا اسلام قبول کرنا	۱۹۶
ایک غائب کو حاضر کرنا	"
دریا سے پایاب گذرنا	"
شاعری	"
رنجیت سنگھ کا درباری شاعر ہونا	۱۹۷
حکومت کے خلاف حق گوئی	"
تصنیفات	۱۹۸
چہار بہار فارسی	"
مثنوی ہشتم شاہ فارسی	۲۰۰

Marfat.com

دیوان ہاشم شاہ فارسی	۲۰۰
بیاض ہاشم شاہ فارسی	۲۰۱
مثنوی یوسف زلیخا فارسی	"
زبدۃ الرسل فارسی	"
کلیات ہاشم شاہ	"
قصائد فارسی	"
غزلیات فارسی	"
مناجات و مدحیات فارسی	"
قصہ سسی پنوں پنجابی	۲۰۲
قصہ سوہنی مہینوال پنجابی	"
قصہ شیریں فرہاد پنجابی	۲۰۳
قصہ ہیر رانجھا پنجابی	"
قصہ محمود شاہ غزنوی پنجابی	"
قصہ لیلےٰ مجنوں پنجابی	"
سیحرفیاں	"
کافیاں	۲۰۴
دوہڑے	"
ڈیوڑھے	۲۱۰
کتاب طب	"
باراں ماہ	"
فقر نامہ	"

Marfat.com

گیان پرکاش ہندی	۲۱۰
گیان مالا ہندی	۲۱۲
پنج گرنتھی ہندی	〃
راج نیتی ہندی	〃
چیستاهر ہندی	〃
پوتھی حکمت ہندی	〃
ٹیکا ہندی	〃
اصناف اشعار	〃
شلوک	〃
گورکھی	۲۱۳
کبت	〃
سو یا کام دھین	〃
ملفوظات	〃
ہاشم شاہ سوجنین اور ادیبوں کی نظر میں	۲۱۴
غزل	۲۱۸
بیویاں اور اولاد	〃
یاران طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	۲۱۹
مادہ تاریخ	〃
تکملہ	۲۲۰

Marfat.com

کتابیات ۲۲۲

دستخط مولف و کاتب

تکملہ

میاں امام بخش لاہوری ۲۳۲

بی بی سکھی لاہوری ۲۳۴

والدہ فرید بخش بہاولپوری ۲۳۶

Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ چہارم

الملقب بہ

مآثر الاحبار

اس میں

ان بزرگوں کے احوال لکھے گئے ہیں جو حضرت نوشہ گنج بخشؒ
کے مریدوں میں چوتھی پشت گزرے ہیں۔ بترتیب حروف تہجی
ان کے ذکر تحریر کئے گئے ہیں

از تصنیف

خادم درویشاں فقیر ابو الظفر سید شریف احمد شرافت نوشاہی
اصلح اللہ حالہ ومآلہ
مقیم ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی ۲ جلدیں مکمل تصنیف ہو چکی ہیں۔ اور تیسری جلد تذکرۃ النوشاہیہ کے ۱۲ بارہ حصوں میں سے تین حصے بھی مکمل لکھے جا چکے ہیں۔ اب یہ چوتھا حصہ شروع ہے۔ اس میں اُن حضرات کا تذکرہ ہے جو شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کی چوتھی پشت میں مرید ہیں۔ ان کے حالات بترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں۔ اور اس کتاب کا نام "مآثر الاحبار" رکھا گیا ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

سید شرافت نوشاہی کان اللہ لہٗ

۱۸ صفر ۱۳۹۱ھ ۱۵ اپریل ۱۹۷۱ء

Marfat.com

الف

(۱)

اسمٰعیل

شیخ اسمٰعیل نوشاہی رح

آپ کا نام اسمٰعیل۔ لقب سوارا۔ حجام پیشہ کرتے۔ قصبہ نوشاب شریف کے رہنے والے تھے۔

شجرۂ بیعت | آپ کی بیعت طریقت شیخ عبداللہ قصاب (ساکن گودڑی بازار ملتان)[1] سے تھی۔ وہ مرید بابا مستان شاہ ملتانی رح کے تھے جن کا ذکر اس کتاب تذکرہ نوشاہیہ کے دوسرے حصہ لطائف الاخیار میں لکھا جا چکا ہے۔

حال نشینی | سید غلام بخش نوشاہی رسول نگری رح نے مناقبات نوشاہیہ میں لکھا ہے کہ آپ نے[1] مرشد صاحب کے حکم سے دریا میں چلہ کیا۔ اثنائے عبادت میں حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رح کی زیارت فیض بشارت ہوئی۔ اُنہوں نے فیضان باطنی سے معمور کیا۔ اور حکم دیا کہ تم مستن سیالال میں چلے جاؤ۔ وہ تمہارا مسکن ارشاد ہے۔ چنانچہ آپ وہاں چلے گئے۔ اور بیشمار لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے۔

یاران طریقت | آپ کے دو درویش کامل تھے۔

۱ شیخ عبدالغفور رح

۲ شیخ عبدالشکور رح

مدفن | آپ کی قبر مقام مستن سیالال۔ علاقہ ملتان میں ہے۔

---

[1] مناقبات نوشاہیہ قلمی ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

خوشاب شریف کی آبادی کا ذکر | چونکہ آپ کی پیدائش خوشاب میں ہوئی ۔ اس لئے اس کی آبادی کا ذکر کتاب مخزن پنجاب صفحہ ۳۱۴ مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری میں سے لکھا جاتا ہے ۔

" یہ ایک مشہور شہر ہے ۔ دو ہزار گھر اور دو سو دکان کی آبادی رنجیت سنگھ کے وقت اس میں تھی ۔ اب بھی آبادی اس کی بارونق ہے ۔ تجارت کی کثرت ہے ۔ اچھے اچھے کارخانے جاری ہیں آبادی اس کی دریائے جہلم کے داہنے کنارے پر واقع ہے ۔ شہر کی عمارت پختہ ۔ قوم اوان ۔ راجپوت ۔ سید ۔ کسر ۔ کوڑہ ۔ کھوکھر ۔ جھٹ وغیرہ اس میں آباد ہیں ۔ لنگی کھیس سوتی و ابریشمی دستر وع و شطرنجی گلکار سوتی اس میں اچھے بنتے ہیں ۔ ایک میلہ خوشاب سے مشرق کی طرف ایک کوس خانقاہ حضرت شاہ عنایت ۔ شاہ ولایت پر محرم کی پہلی تاریخ ہوتا ہے ۔ دوسرا میلہ حافظ دیوان کی خانقاہ پر بیسویں چیت کو ۔ تیسرا میلہ مقبرہ ولی اللہ پر ساتویں ذی الحجہ کو ۔ چوتھا میلہ شاہ فقیر کی کوڑی کا اساڑھ کے مہینے میں ہوا کرتا ہے ۔ "

Marfat.com

(۲)

اشرف

مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منیری ؒ

آپ مخزن انوار ولایت، مطلع اسرار ہدایت، اہل فضل و کمال، برگزیدہ درگاہ ذوالجلال، علامۂ دوران، فہامۂ زمان، شاعر فقید المثال، ناظم باکمال، صاحب شریعت و طریقت، عاشقان قادریہ نوشاہیہ سے تھے۔

شجرۂ نسب آپ کا نام محمد اشرف، تخلص اشرف تھا۔ والد بزرگوار کا نام میاں اعزالدین المعروف عزت دین تھا۔ اُن کی مہر کا سجع تھا۔ مصرع

" اعز الدین مشہور در جہان ست "

دادا صاحب کا نام میاں معصوم تھا۔ خود مولانا اشرف اپنا نسب یوں لکھتے ہیں۔

ع

شد از عزت دین اشرف بنام   ز معصوم او باقی اتمام

ے مولوی حبیب اللہ قادری : [illegible] مطبوعہ [illegible] کا پنجابی میں ترجمہ نظم کیا ہے [illegible] نسب [illegible] [illegible] کا ترجمہ اصلاح کیا ہے۔ ع

اعز الدین الدین اشرف [illegible]   چھوٹی عمر وال اشرف سعدی اللہ شرم کھائیں

[illegible]

[illegible]

اس سے اوپر شجرہ نسب بیاضِ فاروقیہ میں اس طرح ہے۔

"میاں معصوم بن علم الدین بن شاہ رخ بن شاہ داد بن فتح محمد بن بازید بن میاں محمد فاروق"

تحریراتِ خطی موہوجی حکیم کرم الٰہی فاروقی ساکن بگوالہ ضلع سیالکوٹ میں اس سے اوپر شجرہ نسب اس طرح پر ہے۔

"محمد فاروق بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن یوسف بن فتح محمد[2] بن شہاب الدین بن شیخ احمد[3] بن نصیر الدین بن محمد[4] بن ماران بن سلیمان بن مسعود بن عبد اللہ بن واعظ اکبر بن ابو الفتح بن ابراہیم[5] بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبد اللہ بن امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہم" [6]

آبائی وطن و مقام | آپ کے آباؤ اجداد کا وطن موضع چک بھارا تھا۔ جو دریائے راوی کے مضافات میں ایک گاؤں ہے۔ آپ کے بزرگ وہاں سے چل کر موضع پانڈو کے ضلع گوجرانوالہ میں آکر رہائش پذیر ہوئے۔ ان کا آبائی پیشہ۔ امامت۔ طبابت۔ کتابت تھا

---

[2] فیض محمد شاہی جلد اول قلمی ص ۵۹ میں اس شجرہ میں چند اختلافات ہیں۔ اس میں بجائے فتح محمد کے شیخ احمد لکھا ہے۔ [3] شیخ احمد المشہور بہ فرخ شاہ بادشاہ کابل ۱۲ [4] محمود المعروف بہ سلیمان شاہ بن سلوان شاہ (سامان شاہ) بن سلیمان ۱۲ [5] ابو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم ۱۲ [6] یہ شجرہ نسب تین[۳] جگہوں پر قابل التفات ہے۔

۱۔ محمد فاروق۔ اور شیخ شعیب کے درمیان تین سو[۳۰۰] سال کے زمانہ کا بُعد ہے۔ یہ شیخ شعیب بابا فرید الدین گنج شکر کے دادا صاحب تھے۔ اور محمد فاروق کا زمانہ دسویں یا گیارہویں صدی ہجری ہے۔

۲۔ ابراہیم بن ادہم بلخی متوفی ۲۶۱ھ بقول مولوی اشرف علی تھانوی فاروقی نہ تھے بلکہ بنی عجل سے تھے۱۲

۳۔ عبد اللہ بن عمر رض کے کسی بیٹے کا نام ناصر نہیں تھا۔ ۱۲

لہٰذا مولانا اشرف کا شجرہ نسب میاں محمد فاروق تک صحیح ہے۔ غالباً اُسی نام کی نسبت سے فاروقی کہلاتے ہوں گے ۱۲ مترادف

Marfat.com

یہاں بھی امام مسجد کی حیثیت سے رہے۔ آپ کی پیدائش اسی گاؤں میں ہوئی۔ اور یہیں نشوونما پائی۔ قصہ جات میں لکھتے ہیں۔

شعر

چک بھارے دا آکھدے ساڈا وطن قدیم
اندر پاس جھناں دے حکمت نال حکیم
دانے پانی قسمتی کیتی سانوں کھچ
ہوئی رہائش آئے کے پانڈو کیاں دے وچ

کنزالرحمت میں بھی اپنے باپ دادا کا پانڈو کے میں ساکن ہونا لکھتے ہیں۔

شعر

مندہ پانڈو کا وطن باز قدیم
کہ بو بند احمد ادم آنجا مقیم

تحصیل علوم | آپ نے ظاہری علم اپنے والد ماجد اور جد امجد سے پڑھا۔ دینی علوم میں کافی مہارت حاصل کی۔ قرآن مجید، تفسیر، فقہ، صرف، نحو، طب اور عروض میں خاص مقام حاصل کیا۔ خود لکھتے ہیں۔

شعر

خواندی اشرف علم فقہ و نحو و صرف و طب تمام
از کتاب عشق یک حرف نخواندی [illegible]

کہتے ہیں کہ ایام تعلیم میں ایک دن جنگل میں آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ ان کی دعا سے آپ پر علم کے دروازے کھل گئے۔ [illegible] [illegible] حاصل ہو گیا تھا۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت طریقت شیخ ضیاء اللہ [illegible] [illegible] سے تھی۔ اور اپنے دادا پیر شیخ حافظ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں [illegible] بگووال ضلع سیالکوٹ سے بہت عقیدت تھی۔ اپنے اشعار میں [illegible] فرمایا کرتے۔ فیض صحبت میاں صاحب حافظ غلام [illegible] [illegible] حضرت رحمت سائیں کے پوتا تھے۔

۷۔ فیض محمد شاہی قلمی صفحہ [illegible] تذکرہ

منچر میں قیام | آپ کا زمانہ افراتفری اور طوائف الملوکی کا تھا۔ جرت سنگھ اور گوجر سنگھ بھنگی نے اودھم مچا رکھا تھا۔ ہر طرف فتنہ فسادات کی آگ مشتعل تھی۔ قصبہ منچر چٹھہ میں جو آپ کے گاؤں سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ او چوہدری غلام محمد چٹھہ رئیس اعظم کا مسکن تھا۔ اس میں کچھ آرام و آسائش نظر آیا۔ تو آپ وہاں چلے گئے۔ کنز الرحمت میں لکھتے ہیں۔ ؎

بمنچر مرا قسمتم پرورید — قبائے غم و اندوہ آنجا درید

قصہ چاہ میں لکھتے ہیں۔ ؎

رہے ہمیشہ خلقلی بھا جڑ پوندی بت — دیکھ قصبہ خلق دا رہے اداسی چت

نظری دِسّے آوندا منچر وچ آرام — لے حویلی وکھری کیتا جا مقام

منچر چٹھہ کی آبادی کا ذکر | قصبہ منچر کے متعلق مورخین کے اقوال یہ ہیں۔

(۱)

منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"منچر نام موضع ست از قوم چٹھہ۔ تیمہ چٹھہ نام پرگنہ داشت" ؎ — منچر ایک گاؤں کا نام ہے۔ جو قوم چٹھہ سے ہے اور چیمہ چٹھہ پرگنہ کا نام ہے۔

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"منچر چٹھہ۔ اکبر بادشاہ کے عہد میں مسمی کسنو جاٹ قوم چٹھہ نے یہ گاؤں آباد کر کے اپنے بیٹے کے نام پر اس کا نام منچر رکھا۔ اخیر سلطنت مغلیہ تک یہ آبادی برابر رہی۔ جب فیما بین سردار مہان سنگھ سکر چکیہ و غلام محمد چٹھہ کے لڑائیاں ہوئیں۔ اور سردار مہان سنگھ فتحیاب ہوا۔ تو سردار مہان سنگھ کی فوج نے یہ گاؤں لوٹ لیا۔ اور ویران کر دیا۔ چھ ماہ

؎ چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۲۳ - نثرادف۔

Marfat.com

تک ویران رہا۔ سردار مہاں سنگھ نے دوبارہ زمینداروں کو تسلی و دلاسا دے کر آباد کیا۔ دوسری آبادی پہلی آبادی سے کسی قدر فاصلہ پر ہے۔ جو اب تک آباد ہے۔ اس قصبہ میں آہنگران بندوق ساز بعہد سکھاں استاد مشہور تھے۔ جن کا کارخانہ اب بالکل بند ہے۔ ملکیت اس کی قوم چٹھہ اور اقوام متفرق میں منقسم ہے عمارت اس کی خام ہے۔ دو سو اکہتر ۲۷۱ گھر اور پندرہ ۱۵ دکانیں۔ اور ایک ہزار اکیاون مردم شماری ہے۔ قصبہ کے لوگ آسودہ حال ہیں اور گاؤں متعلق ضلع گوجرانوالہ ہے۔"

آپ کی قدر شناسی | چوہدری غلام محمد چٹھہ خود مختار حاکم تھا۔[۹] اُس نے آپ کی بڑی قدر کی۔ آپ کچھ عرصہ منچر چٹھہ میں آرام و آسائش میں مقیم رہے۔ آخر مہاں سنگھ ولد چڑت سنگھ نے لڑائی کی اور دھوکہ دے کر چوہدری غلام محمد کو شہید کر دیا۔ ساتھ ہی اُس کا چچا احمد خان اور اُس کا بھائی قطب الدین۔ اور اس کا بیٹا خان محمد بھی شہید کر دیا گیا۔

---

[۹] چوہدری غلام محمد بن پیر محمد بن نور محمد نے جو خود مختارانہ حکومت کی [illegible] جامع القوانین کرام الرحمت عمدۃ التواریخ۔ حسن پنجاب۔ [illegible] ذکرہ کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس [illegible] پر چٹھہ کو [illegible] الطم تک [illegible] غلام [illegible] ان کو بھی [illegible] [illegible]

کلاسے والہ میں سکونت | جب منچر چٹھہ ویران ہوگیا تو آپ وہاں سے نکلے اور موضع کالے والہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کی۔ وہاں کے چوہدریاں مسمیان مالی، سوہندا، اعظیم اور غلام نے

(بقیہ حاشیہ ص ۹) در مغفرت حق کشائیدہ برو   غلام در شاہ جلال بوواد

۱۲۰۳ھ / ۱۷۸۹ء میں شہید ہوا۔ مولوی حافظ جمال اللہ ساکن کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ نے یہ قطعہ تاریخ لکھا جو بیاض سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی ساہنپالوی موسوم بہ روضۃ الذکریہ میں درج ہے۔

سہ

بر گو جمال از سر صدق و صفائے دم | تاریخ فوت غازی دین عالی الہمم
مسند نشین منچر چٹھہ شہید خاص | غفران ایزدیش بجاں باد دمبدم
چوں قطب دین و احمد خاں محمد مت | ہر یک شہید خاص بجنت زدہ علم
آں نور بر خاں کہ جو اکبر شہید شد | مقتول تیغ ظلم و جفا رفت در ارم
در محفل رسول بحسنین شد قریں | گفتند کیست گفت غلام محمدم ۱۲۰۳ھ

- چوہدری غلام محمد کے خاندان کا شجرہ نسب سر لیپل گریفن صاحب بہادر نے رؤسائے پنجاب کے ص ۲۲۱ پر یوں طور لکھا ہے۔ سنہ عیسوی اُس نے لکھے ہیں۔ اور ان کے مطابق ہجری سنین میں نے لکھے ہیں۔ اور جو نام نو سین میں ہیں یہ بھی میں نے لکھے ہیں۔

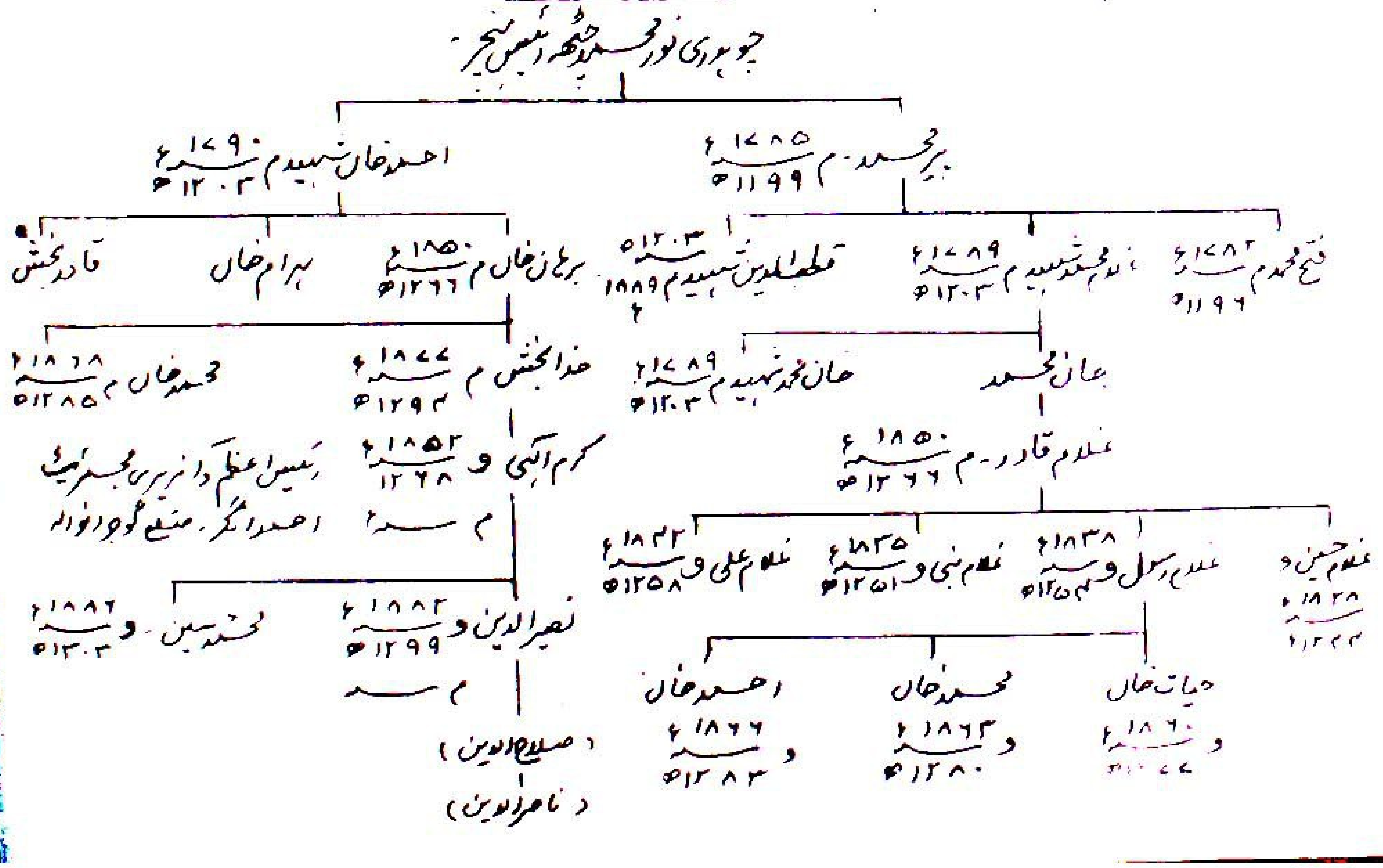

Marfat.com

آپ کا بہت عزت و احترام کیا۔ اور اپنے گاؤں میں آپ کو جگہ دی۔ اور آپ کی خدمت کو سرمایہ عاقبت سمجھا۔ آپ قصہ چاہ میں لکھتے ہیں۔

کالے والے قسمتی آندا سانوں ٹور ڈھوں آہی واقفی گل نہ کائی ہور

مالی موہندا چوہدری ہور عظیم غلام چارے پنج گراں دے راضی رہن مدام

ان کے علاوہ مداری سنگھ ہندو نے بھی آپ کو ڈیرہ کے واسطے کچھ جگہ دی۔ جس میں آپ نے کھوھی لگوائی۔

علوم مروجہ پر عبور | آپ کو اسلامی علوم۔ فقہ۔ حدیث اور تفسیر کے علاوہ ہندوؤں کی کتابوں سے بھی خوب واقفیت تھی۔ ایک مرتبہ علمائے کرام کا مجمع تھا۔ ایک مولوی صاحب جو مسئلہ بیان کرتے اس میں آیت اور حدیث کا بھی حوالہ دیتے۔ آپ فرما دیتے۔ ان کے مطابق گورو نانک اور بھگت کبیر نے بھی کہا ہے۔ آپ ان کے اشلوکوں اور بانیوں کا حوالہ دیتے۔ آخر مولوی صاحب نے آپ کو کہا کہ آپ کوئی مسئلہ بیان فرمائیں۔ آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر ایسی پر تاثیر تقریر کی۔ اور ہر ایک مسئلہ کو آیت و حدیث و اقوال ائمہ سے ثابت کیا کہ تمام علما آپ کے ذوق سلیم اور فراوانی علم سے حیران رہ گئے۔[نلہ]

سجع مہر | آپ کی مہر کے دو سجعے تھے۔

۱۔ مصرع "از بنی آدم محمد اشرف است"

۲۔ مصرع "در دو عالم محمد اشرف"

سید حافظ نور اللہ شاہ سے محبت | آپ کو حضرت [illegible] صاحب کی ذات سے [illegible] تھی اور ان کی اولاد سے بھی [illegible] تھا [illegible] وہ [illegible] صفات [illegible] ان [illegible] پھر [illegible] کو [illegible] الله مرے [illegible] ادا کیا کرتے۔

نلہ [illegible] ملتانی جلد اول صفحہ ۲۸۸ [illegible]

شعرگوئی | آپ فارسی، اردو، اور پنجابی میں بہت روانی سے شعر کہتے تھے۔ فارسی میں غزل اور اردو میں ریختہ بہت اچھا کہتے۔ شعر کے ہر ایک صنف میں آپ نے کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔ رباعیات مخمسات، مسدسات، مناقبات، تاریخیں، نصائح وغیرہ سب کچھ آپ کے کلام میں پایا جاتا ہے۔

کرامات

برزخی حالت | ایک درویش میاں احمدالدین نام ساکن ڈھاب خوشحال جو کشف القبور میں کمال رکھتا تھا۔ آپ کے مزار شریف پر آیا۔ اور بنظر کشف آپ کے برزخی حالات مشاہدہ کر کے آپ کے کمالات کا معترف ہوا۔[۱۱]

قبر میں سے آواز آنا | ایک مرتبہ ایک ترکھان نے آپ کے مزار کے پاس سے شرینہ کا درخت کاٹا۔ ایک عورت رانجھی دوپہر کے وقت قبر کے پاس سے گذری تو اُس کو مزار میں سے آواز آئی اس ترکھان کو کہدے کہ درخت کو نہ چھیڑے اور اگر اپنا فائدہ چاہتا ہے تو ہماری قبر کو پختہ کر دے۔ ورنہ خطا کھائے گا۔ جب عورت نے اس کو پیغام پہنچایا تو اُس نے تسلیم نہ کیا۔ آخر اُس کا سب مال و اسباب غارت ہو گیا۔ اور شرینہ اُسی جگہ پڑا رہا۔ وہ استعمال نہ کر سکا۔[۱۲]

تصنیفات

مولانا اشرف صاحب رح نے نظم میں بہت کچھ تصنیف کیا ہے۔ فارسی، اردو اور پنجابی میں کئی تصانیف کی ہیں۔

۱۔ مثنوی کنز الرحمت فارسی۔ اس میں نوشاہی خاندان کے بزرگوں کے حالات ہیں۔ ۱۲۲۰ھ میں تصنیف کی ہے۔

۲۔ مثنوی یوسف زلیخا فارسی۔

۳۔ مصباح الظلم فارسی منظوم یہ علم طب میں ہے ۱۲۲۰ھ میں تصنیف کی۔

---

[۱۱] [۱۲] تذکرہ نوشاہی قلمی جلد دوم ص ۸۸۷ شرافت۔

Marfat.com

۴ مناقب نوشاہی پنجابی۔ یہ نوشاہی سلسلہ کے بزرگوں کے حالات میں مختصر سا رسالہ ہے
سنہ ۱۲۰۳ھ سے پہلے کی تصنیف ہے۔

۵ فقر نامہ۔ پنجابی،

۶ سیحرفیہائے دو عدد مسمی بہ اشرفی

۷ قصہ مرزا و صاحباں

۸ قصہ ملاں

۹ قصہ جٹ

۱۰ قصہ کبوتر

۱۱ قصہ شتر و موش

۱۲ قصہ گربہ و موش

۱۳ قصہ گھوڑی

۱۴ قصہ مرغ

۱۵ قصہ چاہ

۱۶ قصہ قند

۱۷ قصہ چرخہ وت چرخہ نامہ

۱۸ قصہ تسبیح

۱۹ قصہ کنگھی و شیشہ

۲۰ قصہ کھلاد و دامد

۲۱ بیاض اشرف

۲۲ توبہ نامہ

۲۳ رسالہ وراثت

ان کے علاوہ کئی مناجاتیں دوہڑے نعتیں نصیحات نعرہ جات آپ کے پائے جاتے ہیں۔

Marfat.com

کلیاتِ اشرف | کنز الرحمت۔ یوسف زلیخا۔ مصباح القلب اور مرزا صاحباں کے سوا آپ کا باقی کلام مختلف بیاضوں اور سفینوں سے اکٹھا کر کے میں نے ۱۳۸۲ھ ایکہزار تین سو بیاسی ہجری میں بنام کلیاتِ اشرف مرتب کیا ہے۔

کنز الرحمت کا دیباچہ | اس کتاب کے تمام عنوانات بھی شعروں میں ہیں۔ اس کا آغاز اس طرح سے

حمد ایزد را کہ خوانِ رحمتِ او بیکراں | میرسد بر قدرِ قسمت ہر یکے را جاوداں
گویم این نامہ کہ نامش کنزِ رحمت در شتم | در مناقب ذاتِ پاکِ سلسلۂ نوشاہیاں

غزل

اے ز ابرِ رحمتت تازہ گلِ ایمانہا | غرقِ دریائے ندامت غنچۂ عصیانہا
گلشنِ جنت گیاہ از بہارِ وصلِ تو | آتشِ دوزخ شرارِ شعلۂ ہجرانہا
دوری از غیرِ تو قربِ درگہِ والائے تو | دردِ تو دارد نہاں صد حقّۂ درمانہا
کعبہ و بتخانہ ہر سالکانت سنگِ راہ | مستِ بادہ جامِ تو دارد گر جولانہا
نیست جز لا تقنطوا من رحمۃ اللہ دیگرے | در رہِ وصلِ تو اشرف را دگر سامانہا

در توحید باریتعالیٰ

بنام خدائے غریب النواز | کہ از تاجِ رحمت کند سرفراز
چو دریائے رحمت در آرد بجوش | بر آرد ز عصیانِ عالم خروش
چناں ہست دریائے رحمت بسیط | کہ واللہ علیٰ کلِّ شیئٍ محیط
گنہ بخش رندِ قدح خوار را | فرو گیر زاہد ریاکار را
بہشت از بہارِ رخِ او گلے | جہانے پئے آں گلے بلبلے
چو انساں ستی بر آرد خطاب | انا ستّہٗ سرّ ارباب
در گنجِ کنتُ کنزًا زعرفاں بکوب | خسِ غیر و جہتِ وجہی بروب

Marfat.com

رخ آئینما عینک را رہ کن	دل از شمر وجہ اللہ آگاہ کن
بیا اشرف از فکر غافل نشین	بصنعت رخ صانع را ببین
مدہ ساقی آن آب یاقوت رنگ	کہ از آئینہ دل کند دور زنگ
ز غفلت صفائی دہد سینہ را	ز رحمت برد زحمت کینہ را

اس شعر پر کتاب کو ختم کیا ہے ۔

رسد باز سر کردہ اشرف شتاب | بدروازہ پیر عالی جناب [۱۳]

کنز الرحمت کے متعلق اعلیٰ حضرت نوشاہی رح کا ارشاد ۔ میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہ العزیز ۔ کتاب فیض محمد شاہی جلد اول میں کتاب کنز الرحمت کے متعلق لکھتے ہیں ۔

" رسالہ احمد بیگ فارسی نثر جو مشتمل بر حالات حضرت نوشہ گنج بخش رح مع اولاد و خلفا ہے ۔ (مولوی محمد اشرف نے) اس کا اُٹھا کر کے سب ذکروں کو نظم فارسی کا لباس پہنایا ہے بڑی سہل عمدہ فارسی ہے ۔ پہلے شرحی باب کی بیت میں فرماتے ہیں ۔ پھر چند ابیات تغزل کے فرماتے ہیں ۔ پھر آگے ذکر اصلی وزن " فعولن فعولن فعولن فعول " ہے ۔ لیکن کتاب میں آپ نے یہ نہیں لکھا کہ میرا ماخذ فلاں کتاب ہے ۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ احمد بیگ کا ترجمہ ہے کیونکہ اس کے ذکر احمد بیگ کے بالکل مطابق ہیں ۔ " [۱۴]

---

[۱۳] کتاب کنز الرحمت کو مولوی شمس الدین صاحب المعروف شمس فاروقی ساکن احمد کے حافظ کوٹ نے ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں طبع کرایا ۔ یہ مولانا اشرف صاحب کی اولاد سے تھے ۔ ۱۲

کتاب کنز الرحمت کو مولوی حبیب اللہ فاروقی نے معہ تفسیر معانی پنجابی میں نظم کر دیا تھا ، جو قومی کتب خانہ لاہور والوں نے چھپوا دی ہے ۔

[۱۴] فیض محمد شاہی قلمی ج ۱ ص ۸۰۹ شرافت

Marfat.com

مصباح الطب کا دیباچہ | یہ آپ نے اپنے چھوٹے لڑکے میاں محمد کے واسطے تصنیف کی۔ اس کا شروع اس طرح پر ہے۔ ؎

بنامِ حکیمے کہ مرضِ گناہ — کند نسخ زرحمت او تباہ
ز لطف ار کند تنقیہ مغفرت — برآرد ز دل مادۂ معصیت
بتعدیل اخلاطِ اخلاق ما — دہد شربتِ لطف سوا تہا
گر از حبِّ خود حب غذایت کند — ز دردِ قیامت حمایت کند
کسے را کہ تریاقِ نامش دہند — ز زہرِ الم ہا دامش دہند
کند دور از لطف امراضہا — رہاند دل از رنج اغراضہا
گر از کبر گیرد کسے امتلا — ہم از دار باری کند حقنہا
خوش آنکو ز لطفش بنوشد شراب — ز ناخوردنی ہا کند اجتناب
نگردد گرفتار سوء المزاج — نباشد بسوئے مسہلش احتیاج
بیا امتو خواز یار اوکن دوا — کہ از رنج عصیاں بیابی شفا
نہ بینی گہے روئے درد والم — بسوئے درِ مصطفٰی نہ قدم[۱]

چہار ارکان

چو ارکان لعو اچہار ند یار — اصولِ تن دین ز ایشاں شمار
ز تعدیلِ شاں گر بگردد مزاج — شود رنج بیماریِ لاعلاج[۱۲]

۱؎ اس کتاب کے دو قلمی نسخے میرے علم میں ہیں۔ ایک نسخہ تو مولانا اشرف کی اولاد میں سے میاں محمد منیر دلد مولوی عمر الدین کے کتب خانہ میں مقام احتکے ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔ دوسرا نسخہ فقیر خانہ میں فقیر سید مغیث الدین بخاری کے کتب خانہ میں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور موجود ہے۔ اس کے ۱۲۵ ورق سطر فی صفحہ ۱۱ ہیں۔ نمبر کتاب ۱۵۶ - ۹ ع۔ تاریخ کتابت ۲۴ شعبان ۱۲۰۲ھ ۱۶ ۱؎ بیض محمد شفیع ۶ جون ۱۸۲۵ فیرزنت۔

رسالہ وراثت | یہ پنجابی زبان میں ہے اس کا شروع اس طرح ہے۔

ے

پہلے بچ خدا دے نوں جیدا نا انہہ شمار
اصول فروع محمدی تس تھیں تھئے اظہار

تیسری ہووے آل نوں سہلنس کردڑ دعا
جو ہیں وارث شرع دے کرم جنہاں دے بھا

اس تھیں پچھے بھائیو اشرف کہے حقیر
توفیقے سیتی لوڑنے تھیوئے نانہہ زہیر

اللہ کر آسان توں صفت آسان کتاب
دیر نہ لگے اگلی ہووے تم کتاب ؎۱

تضمین بر غزل حافظ شیرازیؒ

مخمس

صبا از من پیامے بر بگو آں یار رعنا را
کہ ہر دم با جفا بودن نزیبد روئے زیبا را

ز قول حافظ شیراز خواں ایں بیت والا را
اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل ما را

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

دلا جز رحمت جیلاں دگر ہمت نخواہی یافت
جز آں مرغ ہما سایہ رہ دولت نخواہی یافت

بملک نیک نامی ہا زر عزت نخواہی یافت
بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت

کنار آب رکن آباد و گلگشت مصلا را

از ایں عفریت خوباں دازاں دیو لعین سگسار
بدرگاہ [illegible] دالا [illegible] زنہار

ز حال پر ملال خود بہ پیشش میکنم اظہار
فغاں کیں لولیان شوخ شہر آشوب شیریں کار

چناں بردند صبر از دل کہ ترکاں خوان یغما را

ز رخی غازہ و مشم رخ دلدار مستغنی ست
[illegible]

ز لمع ناقص ما شرح آں گفتار مستغنی ست
ز عشق نا تمام ما جمال یار مستغنی ست

بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

؎۱ اس کا ایک قلمی نسخہ ذخیرہ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں [illegible]

هر آں تخم جفا تنہا کہ در دل میکاشت دانستم — زلالِ نیکنامی را بخاک انباشتت دانستم
شبِ دیجور ہجراں را زروئے چاشت دانستم — من از آں حسنِ روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردهٔ عصمت بروں آرد زلیخا را

بہ الماسِ زبانِ خود دُرِ گفتار چوں سُفتی — ز صحنِ خاطرِ من گردِ کلفت را ہمے رُفتی
بخاکِ آرزوہا دانۂ مقصود بنہفتی — بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جوابِ تلخ مے زیبد لبِ لعلِ شکر خا را

دلا رازِ درونِ خود بہ پیشِ شاہ جیلاں گو — بجز نامِ محی الدین بلوحِ دل کہ داری شو
ز غازہ لطفِ جیلانی بدہ زیبے در نگے رد — حدیث از مطرب و مے گو و رازِ دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را

زہے بیدار بخت آنانکہ بر کوئے تو سر دارند — ز نعتِ ذاتِ پاکت در دہن شہد و شکر دارند
بلطفِ شاہ محی الدین ہر سخنے شبر درند — نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوستر دارند
جوانانِ سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

غمِ دنیا مخور چندیں کہ در ہر دو جہاں حافظ — سرِ شیراں شرف دارد سگِ جیلانیاں حافظ
مخور اسرارِ غم دوراں کہ داری مہرباں حافظ — غزل گفتی و دُر سفتی بیا و خوش بخواں حافظ
کہ بر نظمِ تو افشاند فلک عقدِ ثریا را

معما

چیست آں جانور کہ میباید — گاہ در رو گہے ہلال بود
گاہ در عرصۂ زمیں باشد — گاہ در گنبدِ سما را بود
گاہ بر تخت باید برخورش — گاہ در کوچہ پائمال بود
خورشِ او دائما زر و سیم ست — بار زر و سیم اتصال بود
چار سر دارد و دو رو دو پا — عمر ... چندیں ہزار بود

اوّلاً لام و آخرش لام ست باقی اش حرف جملہ دال بود
ہر کہ بکشاید این معما را مثل او در جہاں محال بود

مولانا اشرف موجودہ ادیبوں کی نظر میں۔

(۱)

کتاب پنجاب میں اردو۔ مولفہ پروفیسر حافظ محمود شیرانی رح متولد ۱۸۸۰ء متوفی ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی ایم اے فارسی۔ اردو۔ پی ایچ ڈی فارسی در اردو۔ مطبوعہ نقوش پریس لاہور ۱۹۶۳ء شائع کردہ کتاب نما لاہور۔ میں ضمیمہ اول ص۴۵۸ میں قاضی فضل حق ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کا مضمون ہے۔

"اشرف نوشاہی۔ ان کی پنجابی کافیاں فرقہ نوشاہیہ کی مجالس وجد و حال میں بہت مقبول ہیں۔ فارسی۔ اردو۔ اور پنجابی کے پُرگو شاعر تھے۔ ان کی ایک کتاب گلزارِ رحمت نام فارسی میں طبع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے مرشد حضرت حاجی محمد نوشہ (متوفی ۱۰۶۴ھ) ان کی اولاد اور ان کے خلفاء کے حالات و کرامات فارسی زبان میں منظوم کئے ہیں۔ یہ کتاب ۱۲۲۰ھ میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب سے مصنف کے حسبِ ذیل حالات مل سکے ہیں۔

ان کا اصل نام عزیز الدین تھا[19] مگر بچپن سے ہی لوگ انہیں اشرف کے نام سے بلاتے تھے۔ آخر میں یہی نام مشہور ہو گیا۔ ان کا اصلی وطن پانڈو کے میں تھا۔ وہاں کے آبا و اجداد[20] کا مسکن بھی وہی گاؤں تھا مگر اشرف بعد میں موضع [illegible] ضلع گوجرانوالہ میں [illegible]

---

[19] ڈاکٹر وحید قریشی نے یہاں حاشیہ دیا ہے گلزارِ رحمت اصل فارسی ابھی تک شائع نہیں ہوئی حالانکہ ۱۹۱۱ء میں چھپ چکی ہے۔ [illegible] ۱۹ [illegible] عزیز الدین مولانا اشرف کے والد کا نام تھا

[20] میاں معصوم مولانا اشرف کے دادا کا نام تھا۔ قاضی فضل حق نے معصوم کا [illegible]

Marfat.com

اسوقت وہاں کا سردار غلام محمد چٹھہ تھا۔ جسے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے باپ مہاں سنگھ نے شکست دے کر چٹھوں کی طاقت کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا۔ اس واقعہ کی تفصیل کے لئے چٹھیاں دی وار مرتبہ راقم الحروف ملاحظہ ہو۔ ان کی فارسی۔ اور اردو و پنجابی نظموں کا مجموعہ ایک بیاض قلمی میں ملا ہے۔ جس میں سے صرف اردو حصے کا انتخاب درج کرتا ہوں۔"

(۲)

کتاب مذکور ضمیمہ دوم صفحہ ۲۷ میں قاضی فضل حق صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"اورینٹل کالج میگزین بابت فروری ۱۹۳۲ء میں میرا ایک مضمون بعنوان (پنجاب میں اردو) شائع ہو چکا ہے۔ وہاں میں نے ایک اردو نگار پنجابی شاعر اشرف نوشاہی کا مختصر حال درج کیا تھا۔ اور اس کی چند غیر مطبوعہ غزلیں بطور نمونہ دی تھیں۔ اس کے بعد مختلف بیاضوں سے مجھے اس کے آثار میں ذیل کی غزلیں دستیاب ہوئی ہیں جنہیں ناظرین میگزین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔"

(۳)

شش ماہی رسالہ الزبیر۔ کتب خانہ نمبر ۱۱ ۱۹۶۷ء اردو اکیڈمی بہاولپور میں قاضی بدل حق محمود خلف قاضی فضل حق موصوف لکھتے ہیں۔

"جب پروفیسر حافظ محمود شیرانی نے پروفیسر سراج الدین آذر کے کتب خانے سے استفادہ کر کے اپنی کتاب پنجاب میں اردو لکھی۔ تو والد مرحوم نے اورینٹل کالج میگزین میں چند طویل مقالات شائع کئے۔ جن میں شعرا کا ذکر تھا۔ جن کا حال یا جن کا کلام پروفیسر شیرانی کو دستیاب نہ ہو سکا تھا۔ یا جس کے متعلق پروفیسر شیرانی کی تحقیق کامل نہ تھی۔ ان شعرا میں۔ فدوی لاہوری رح۔ شیخ ابو الفرح محمد فاضل الدین بٹالوی۔ غلام قادر شاہ۔ شیخ نصیر الحق نصیر۔ میاں امام بخش امامی۔ ناظمی۔ حیات۔ علیم۔ مشتاق۔ جلالہ۔ شیخ محمد حاجی۔ امام بخش قادری۔ پروانہ۔ علی۔ کامی۔ حافظ جان محمد۔ دانا گنجاہی۔ محمد علی۔ سید میرک۔ اشرف نوشاہی۔ جانی۔ ہاشم۔ بلھے شاہ۔

Marfat.com

لاہوری، حکیم ریختہ، رام سنگھ، عالم گجراتی، مقبل، طالب، شیخ احمد اور عبدالرحمٰن خلدی کے نام قابل ذکر ہیں۔"

(۴)

خواجہ عبدالرشید کراچوی۔ کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۳۲ شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی میں لکھتے ہیں۔

"نمبر ۱۹۔ اشرف۔ محمد اشرف۔ پانڈوکی، اسم شریفش محمد اشرف، وتخلص ہم اشرف بودہ اسم پدرش مولانا عزالدین بن مولانا معصوم فاروقی بود۔ و در دہکدہ پانڈوکے کہ در نواحی شہر گوجرانوالہ است در سال ۱۱۵۵ھ بدنیا آمدہ بر منصب قاضی و مفتی منصوب بود۔ در اواخر عمر خود در دہکدہ کالے والہ زندگی میکرد و ہمانجا در سال ۱۲۲۵ھ ہجری عرصہ وجود را ترک گفت سنش ہنگام وفات ہفتاد سال بود۔ و بزبان ہائے پنجابی و اردو و فارسی شعر میسرود۔ کتابے منظوم باسم گنج الرحمت نوشتہ کہ در سال ۱۲۲۰ ہجری نگاشتہ آمد۔ اشعارش ہنوز چاپ نگردیدہ است۔ از وست۔

شعر

یوسف از عشق تو بچاہ افتاد	کلفت از درد تو بجاہ افتاد
جز بسجدہ علاج او نبود	چوں نگیں ہر کہ روسیاہ افتاد
قبلہ ہر یکے چو شد مقسوم	قرعہ من بکجکلاہ افتاد
اشرف از بہر جذب رحمت او	در قضا کردن گناہ افتاد"

معترفین کمالات | ۱۔ آپ کی شاعری کے متعلق آپ کے ایک معاصر شاعر مرزا سودا دہلوی[۲۱] نے کہا ہے

شعر

اگر سودا نے دہلی میں بجایا شعر کا ڈنکا | ہوا مشہور عالم میں ہے اشرف نام پنجہ کا

---

[۲۱] مرزا محمد رفیع سودا تخلص۔ والد کا نام مرزا محمد شفیع کابلی تھا۔ سودا دہلی کا مسلم الثبوت شاعر تھا۔ اس کا دیوان مشہور ہے۔ بقول صاحب شعر العجم فی الهند اس کی ولادت ۱۱۲۵ھ میں ہوئی۔ اور وفات ۱۱۹۵ھ بیان کی جاتی ہے۔ ۱۲ مترادف۔

Marfat.com

۲ - میاں محمد بخش قادری کھڑیوالہ رح[۲۲] نے اپنے قصہ سیف الملوک میں آپ کے متعلق کہا ہے۔

شعر

اشرف شخص نوشاہی ہویا اشرفیاں شعر اُسدے
داخل دے مثل بیت محبتی بکرے وانگر کُسدے

۳ - میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی قدس سرہ کتاب فیض محمد شاہی جلد اول میں لکھتے ہیں۔

"مولانا محمد اشرف بڑے علامہ اور حاذق حکیم اور پیر طریقت اور فارسی پنجابی شاعر گزرے ہیں"[۲۳]

اھلیہ | آپ کی اہلیہ کا نام حضرت فاطمہ بی بی رح تھا جو آپ سے آٹھ سال بعد بدھوار کے دن ذی الحجہ کے مہینہ ۱۲۳۳ھ ایک ہزار دو سو تینتیس ھجری میں فوت ہوئیں۔ ان کے بطن سے اولاد ہوئی۔

قطعہ تاریخ

فاطمہ بی بی زیں جہاں برباد | پائے در سفر عاقبت بنہاد
ماہ ذی الحجہ چار شنبہ روز | مرغ روحش بعرش بال کشاد
سال تاریخ از خرد جستم | رفت در پردہ زیں جہاں باداد
۱۲۳۳ھ

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ مولانا حکیم گل احمد صاحب رح

۲ مولانا حکیم محمد صاحب رح

یاران طریقت | آپ کے مریدوں کے نام نہیں مل سکے۔ صرف دو نام معلوم ہوئے ہیں۔

۱ مولانا حکیم محمد - فرزند اصغر انجناب رح

۲ شیخ بوٹے شاہ رح

۲۲ه میاں محمد بخش بن میاں شمس الدین قادری مقیم شاہی رح۔ درگاہ بابا پیرے شاہ غازی دمڑیوالہ رح کے سجادہ نشین تھے۔ سیف الملوک اور قصہ مرزا صاحباں وغیرہ کے مصنف تھے ۱۳۲۴ھ ایک ہزار تین سو ... میں ھجری میں فوت ہوئے۔ ۲۳ه فیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص۸۰۹۔ شرافت۔

Marfat.com

تاریخ وفات | مولانا محمد اشرف صاحب رح کی وفات ۱۲۲۵ھ ایکہزار دو سو پچیس ھجری مطابق ۱۸۱۰ء ایکہزار آٹھ سو دس عیسوی میں بعہد سلطنت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ شاہ کا پانچ جلوسی تھا۔

- مہاراجہ رنجیت سنگھ کو حکومت پنجاب پر دوسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع کالے والا ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے شمال مشرق کی طرف قبرستان میں ہے۔ قبر کے آس پاس چھوٹی سی چار دیواری ہے۔ اس میں ۲ دو قبریں ہیں۔ ایک آپ کی اور دوسری آپ کے بڑے صاحبزادہ کی ہے۔ قبر کے پاس پیپل۔ دھریک۔ شریہ وغیرہ سایہ دار درخت ہیں۔ مغرب کی طرف ایک پورانا درخت وَن ہے۔ قبر کے نام شاملات گھماؤں زمین ہے ہر سال ۲۵ پچیسویں ہاڑ کو میلہ لگتا ہے۔ میں کئی بار زیارت مزار سے مشرف ہو چکا ہوں۔

قطعہ تاریخ

از بیاض مولانا فضل احمد درزند آنجناب

محمد اشرف چوں شمع پُر نور | بود در بزم نوشہی مشہور
ہم چو پروانہ دیگرے فقرا | جاں نثار در ایں [illegible]
کرد رحلت ازیں جہاں فانی | [illegible]
سال تاریخ ہاتفی برسید | گفت با [illegible]

۱۲۲۵ھ

[illegible] تاریخ

۱- از قرآن [illegible] ان المتقین فی جنت [illegible]
۲- [illegible] تاریخ [illegible]
۳- [illegible]

Marfat.com

مولانا محمد اشرف کی اولاد کا مختصر شجرہ

- مولانا محمد اشرف صاحب رح کے ۲ دو بیٹے تھے۔ مولانا فضل احمد۔ مولانا محمد رح

- مولانا فضل احمد کے ۲ دو بیٹے تھے۔ میاں پیر بخش۔ محمد حسین لاولد۔

- میاں پیر بخش کے ۲ دو بیٹے تھے۔ حکیم میراں بخش۔ حکیم قمر علی۔ یہ دونوں موضع احمد کے ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

- حکیم میراں بخش کے ۳ تین بیٹے تھے۔ مولوی عمرالدین کاتب۔ مولوی چراغ دین کاتب۔ عبدالرحیم لاولد۔

- مولوی عمرالدین کاتب کے ۲ دو بیٹے ہوئے۔ ماسٹر محمد نذیر۔ میاں محمد بشیر۔

- ماسٹر محمد نذیر خوش اخلاق صالح آدمی ہیں کتاب کراماتِ محمد مطبوعہ کے ۲۰۰ دو سو سے زائد نسخے مجھے عطا کئے۔ اسوقت ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔

- مولوی چراغ دین کے ۳ تین بیٹے تھے۔ مولوی غلام احمد کاتب۔ غلام رسول۔ محمد اشرف۔

- مولوی غلام احمد کاتب۔ کوٹ رسولپوریاں ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا بابو نذیر احمد میرے ساتھ عقیدت رکھتا ہے سلمہ اللہ

- حکیم قمر علی بن میاں پیر بخش کے ۲ دو بیٹے تھے حکیم مظفر حسین۔ میاں محمد حسین۔

- حکیم مظفر حسین کے ۲ دو بیٹے ہوئے۔ ڈاکٹر محمد مشتاق احمد۔ محمد اقبال لاولد

- ڈاکٹر حاجی محمد مشتاق اسوقت قصبہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں اور اپنا مطب کھولا ہے۔

- مولانا محمد بن مولانا محمد اشرف۔ کالے والہ میں سکونت رکھتے تھے۔ ان کے ۳ تین بیٹے تھے۔ نور احمد سلطان احمد۔ محمد ہاشم۔

- نور احمد کا ایک بیٹا فیض علی نام تھا۔

- سلطان احمد ولد مولانا محمد کے تین بیٹے تھے۔ غلام رسول لاولد۔ سید احمد۔ رسول بخش۔

- سید احمد کا ایک بیٹا غلام مصطفےٰ تھا جو لاولد فوت ہوا۔

- رسول بخش ولد سلطان احمد کا ایک بیٹا محمد حسین تھا۔

Marfat.com

- محمد حسین کے تین بیٹے ہوئے برکت علی لاولد ۔ محمد شریف ڈوڈالہ میں سکونت رکھتا ہے ۔ محمد سعید لاولد ۔

- میاں محمد ہاشم بن مولانا محمد ۔ مدنی پور ۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے ۔ ان کے پانچ بیٹے تھے ۔ میاں عبد اللہ لاولد ۔ میاں غلام محمد ۔ میاں عیسٰے ۔ میاں محمد علی ۔ میاں غلام حیدر ۔

- میاں عیسٰے کا ایک بیٹا احمد الدین نام تھا ۔ جو لاولد فوت ہوا ۔

- میاں محمد علی بن محمد ہاشم کا ایک بیٹا احمد الدین نام تھا ۔ ناکتخدا فوت ہوا ۔

- میاں غلام حیدر بن محمد ہاشم کے دو بیٹے تھے ۔ میاں فضل الٰہی ۔ میاں کرم الٰہی ۔

- میاں فضل الٰہی کے تین بیٹے ہوئے ۔ عطاء اللہ ۔ عبد الحمید ۔ محمد اسلم ۔

- عطاء اللہ کے سات بیٹے ہوئے ۔ محمد بشیر بچپن میں فوت ہوا ۔ عبد السلام ۔ امتیاز احمد ۔ اعجاز احمد ۔ محمد سلیم ۔ ریاض احمد ۔ محمد منیر ۔ یہ سب ۱۳۹۰ھ میں موجود ہیں ۔

- امتیاز احمد کے تین لڑکے ہیں ۔ محمد افضل ۔ اخلاق احمد ۔ جاوید اقبال ۔ تینوں [illegible] ہیں ۔

- میاں کرم الٰہی بن غلام حیدر ۔ علی پور چٹھہ میں چلے گئے ۔ ان کے تین بیٹے ہوئے ۔ محمد [illegible] خورشید احمد ۔ اشفاق احمد ۔ یہ دو بھائی سیالکوٹ میں چلے گئے

Marfat.com

(۳)

اعظم شاہ

شیخ اعظم شاہ چنٹیاں والہ

والد کا نام میاں بیبا تھا ۔ بن میاں محمد زمان بن صوفی شیخ صالح محمد چنٹیاں والہ قوم جنجوعہ سے تھے ۔ اپنے پردادا صاحب کے سجادہ نشین تھے ۔

بیعت و خلافت آپ کی بیعت طریقت حضرت میاں محمد زمان بن میاں ابراہیم المعروف عبدالرحیم بھڑوالہ سے تھی ۔ جن کا ذکر شریف التواریخ جلد دوم موسوم بہ طبقات النوشاھیہ کے پانچویں طبقہ میں لکھا جا چکا ہے ۔

آپ نے چندے محنت و ریاضت کرنے کے بعد خرقہ خلافت پایا ۔ اپنے پردادا صاحب کے بعد موضع چنٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں اس سلسلہ فیض کے بانی آپ ہی ہوئے ۔ اور آپ کے وجود سے از سر نو یہ سلسلہ فقر جاری ہوا ۔

روضہ کی تعمیر آپ نے کافی روپیہ خرچ کر کے اپنے پردادا صاحب شیخ صالح محمد کا روضہ گنبد دار تعمیر کرایا ۔ چار دیواری ، مسجد اور حجرے بھی تعمیر کرائے ۔ عمارت کا سارا سلسلہ آپ کے زمانہ کی یادگار ہے ۔ اور ابھی تک قایم ہے ۔

کرامت منقول ہے کہ آپ کے زمانہ میں ایک ندی بہتی تھی ۔ جب سیلاب آتا ۔ تو وہ کافی دیہات کو نقصان پہنچاتی ۔ آپ وہاں گئے ۔ اور ندی کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرف ہو جاؤ ۔ چنانچہ امر الٰہی سے اس کا رخ پلٹ گیا ۔

دفات کے بعد واقعات

میں نے (مؤلف نے) بائیسویں ۲۲ رمضان ۱۳۷۷ھ ایک ہزار تین سو ستتر ہجری کو آپ کے

Marfat.com

روضہ عالیہ کی زیارت کی۔ اُس میں مندرجہ ذیل تحریریں پائیں جو نقل کی جاتی ہیں۔

تحریرِ اول | یہ مسمی علی قلی نام افغان کابلی کے ہاتھ سے روضہ کی مشرقی دیوار پر لکھی ہوئی ہے۔

"بتاریخ ہجری ۱۲۱۱ھ (۱۷۹۶ء) کہ در رکاب نصرت مآب بلند مکان دارا دربان شاہ زمان خلد اللہ ملکہ بسمت لاہور میرفتیم۔ باتفاق میر قاسم خان عرب بایں زیارت مشرف شدہ مرا دریں حلقہ خیرباد نمودہ روانہ شدیم۔ حق تعالیٰ بخیر و عافیت و خاطر جمع بمکان اصلی برساند۔ بمحمد و آلہ و اصحابہ۔ علی قلی نوشتہ"

تحریرِ دوم | یہ مسمی فقیریا ولد گھنو ڈڈالیہ کے ہاتھ سے مشرقی دیوار پر لکھی ہوئی ہے۔

"اے فخر رسل کہ در بلاہا مددی | وز خلق و کرم مددی
از پائے فتادہ ام پریشاں حالم | فریاد رسا خدا بیدلی خدا بیدلی

دستخط فقیر حقیر فقیریا پسر گھنو ساکن ڈڈالہ بالمشافہہ راقم بجھا شیخ تحریر بتاریخ ۲۶ ماہ جیٹھ سمت ۱۸۷۲" (۱۲۳۱ھ / ۱۸۱۶ء)

تحریرِ سوم | یہ مسمی کرم دین نام نے ایک پنجابی دوہڑہ مشرقی دیوار پر لکھا ہے۔

یا محمد

"[illegible] روضۂ باغ بہشت [illegible] نور ظہور [illegible] ذات
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اولاد: آپ کا ایک ہی فرزند میاں شیخ محمد نام تھا۔

آپ کی اولاد سے اس وقت [illegible] [illegible] [illegible] اولاد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

Marfat.com

(سترافقک کو) ادب واحترام سے پیش آیا۔ سلمہٗ ربہٗ۔ ابن میاں علی محمد بن میاں مہتاب دین بن میاں فقیر محمد بن میاں پیر محمد بن میاں کرم شاہ بن میاں حفیظ بن میاں فتح محمد بن میاں اعظم شاہ مرحوم۔

آپ کی ساری اولاد کا شجرہ ذکر شیخ صالح محمد جینسنیانوالہ میں اس کتاب تذکرۃ النوشاھیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں لکھا جا چکا ہے۔

یاران طریقت | آپ کے بعض مریدوں کے نام یہ ہیں۔

۱ میاں فتح محمد۔ فرزند آنجناب رح

۲ میاں حفیظ بن فتح محمد۔ نبیرہ آنجناب رح

۳ خواجہ اختیار شاہ بن میاں بیبا۔ برادر آنجناب رح

تاریخ وفات | شیخ اعظم شاہ رح کی وفات بروز پنجشنبہ چھٹی ماہ ذی الحجہ ۱۲۰۷ھ ایکہزار دو سو سات ہجری بمطابق جولائی ۱۷۹۳ء ایکہزار سات سو ترانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ابو العدل مروج الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ ہوئی سنہ ۳۵ پینتیسواں جلوسی تھا۔

اس موقع ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ کارنوالس کی گورنری کا ساتواں سال تھا۔ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت پنجاب کا دوسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع جینسنیاں بمضافات ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ اپنے پردادا صاحب شیخ صالح محمد کے روضہ اطہر سے جنوبی طرف ہے۔ آپ کے بھائی خواجہ اختیار شاہ نے اس پر ہشت پہلو گنبد بنوایا۔ جو آج بھی موجود ہے۔ قبر کے سرھانے بسم اللہ شریف و کلمہ طیبہ بخط نسخ تحریر ہے۔ اس کے نیچے یہ مصرع ہے۔

محمد عربی کابروئے ہر دو سرا است   کسے کہ خاک درش نیست خاک برسر اوست

مادہ تاریخ   "خورشید نوال" ۱۲۰۷ھ

Marfat.com

(۴)

آلٰہی بخش

میاں آلٰہی بخش شرقپوری رح

آپ میاں ھرنی شاہ بن شاہ مراد شرقپوری رح کے فرزند اکبر اور سجادہ نشین تھے بیعت طریقت میاں محمد خوشحال شرقپوری رح سے تھی۔ غریب پروری مسکین نوازی آپ کا شیوہ تھا۔

تعمیر روضہ شاہ مراد | آپ نے اپنے عہد سجادگی میں بمشارکت اپنے بھائی میاں معصوم شاہ اور دیگر فقرا کے اپنے دادا صاحب حضرت شاہ مراد صاحب رح کے مزار شریف پر ایک چھوٹا سا گنبد تعمیر کرایا۔ میاں مردان معمار ساکن سانجوال ضلع شیخوپورہ کے ہاتھ سے تعمیر ہوا۔

کرامات

حُبّ اور عدو | ایکبار آپ کی مجلس میں عمل حب اور عدو کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا درویش کی نظر شفقت حب۔ اور نظر غضب عدو کا اثر رکھتی ہے۔ اس اثنا میں انگلی سے اشارہ کیا تو درخت پر ایک چیل بیٹھی تھی، وہ تڑپ کر آپ کے سامنے آ پڑی۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے [illegible] نہیں کہا میں تو درویشوں کی بات کر رہا تھا۔ پھر حاضرین کو فرمایا کہ یہ درویشی [illegible] وہ اس سے اور [illegible]۔

کشف القلوب | آپ ایکبار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دو مولوی صاحبان آپ کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] کہ علم حدیث [illegible] [illegible] مولوی صاحبان کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

لے ۱۲۰۵ [illegible] شرافت

فلاں صفحہ پر موجود ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے دیکھا تو حوالہ بالکل صحیح تھا۔ [۲]

حیوانات کا فرمانبردار ہونا ایک مرتبہ آپ معہ درویشوں کے موضع کوٹ حنیف ضلع گوجرانوالہ میں گئے۔ ان ایام میں چارہ کا قحط تھا۔ آپ نے اپنی گھوڑیوں کو فرمایا۔ فقیروں کے لئے صبر اور قناعت بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد چار پہر تک گھوڑیوں نے بالکل کچھ نہ کھایا۔ آخر گھر والوں نے سفارش کی تو آپ نے حکم دیا تو گھوڑیاں چارہ کھانے لگیں۔ [۳]

ایک منکر پر غیرت میاں محمد الدین شرقپوری رح بیان کرتے تھے۔ کہ مسمی دلاور قوم گھگ آپ کا مرید تھا۔ وہ آپ سے منحرف ہو کر میاں غلام مرتضیٰ نقشبندی ساکن قلعہ لال سنگھ ضلع شیخوپورہ کا مرید ہو گیا۔ وہ آپ کی غیرت سے کامیاب نہ ہو سکا۔

عملیات

خیالات غیر سے بچنا آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص چاہے کہ پراگندہ خیالات سے بچے۔ اُس کو چاہیے کہ وضو کر کے قطب کی طرف رُخ کر کے دو زانو بیٹھ کر کلمہ تمجید ایک سو بار پڑھے۔ پھر یہ شعر ایکبار پڑھے۔

یا رسول صحابے تیرے منصب حضرت پیراں کو — ہوں شوں کرن سلام ہمیشہ حکم ہوا گل پیراں کو
سینیں کولوں سجود زیادہ کیتا ترک نقیراں کو — میم کولوں مراد میسر دیہہ مراد مریداں کو
یا اللہ میرے من وچ وسّے ایہو شوق فقیراں کو

پھر کلمہ استغفار ایک سو بار پڑھے۔ اور آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے۔ اور اپنے آپ کو شیخ میں محو کرے تو انشاءاللہ خیالات غیر سے بچ جائے گا۔

مطالعہ کتب آپ صاحب علم تھے۔ کتابوں کا مطالعہ رکھتے۔ آپ نے مولوی سعد اللہ بھٹی شرقپوری کاتب سے کتاب ثمرات القدس من شجرات الانس مصنفہ مرزا لعل بیگ عرف لعلی بدخشانی تحریر کرائی۔ اُس کا دستخط یہ ہے۔

---

[۲] فیض محمد شاہ تائبی قلمی جلد اول ص ۲۸۔ [۳] گلزار نوشاہی ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

"تمت تمام شد نسخہ متبرکہ من تصنیف لعل بیگ بدستخط فقیر حقیر بندہ سعداللہ عرف عشی[۳]
ساکن شرقپور باستخاطر میاں الٰہی بخش بن میاں ھرنی شاہ جیو بن شاہ محمد مراد جیو در سنہ
یکہزار و دو صد و ہشتاد و ہشت ہجری مقدس مصطفےٰ تحریر یافت۔ بعون اللہ الملک الوھاب[۵]"

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں غلام مصطفےٰ صاحب ″

۲ میاں غلام مرتضےٰ۔ لاولد۔

۳ میاں کرم الٰہی صاحب ″

یارانِ طریقت آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱	میاں غلام مصطفےٰ فرزند اکبر	شرقپور	ضلع شیخوپورہ
۲	میاں غلام مرتضےٰ فرزند دوم	″	″
۳	میاں کرم الٰہی فرزند اصغر	″	″
۴	میاں معصوم شاہ برادر	″	″
۵	میاں دیدار بخش ولد معصوم شاہ	″	
۶	میاں فضل بخش ولد معصوم شاہ	″	
۷	میاں پیر بخش ولد حافظ برہان الدین قوم راں	ڈھول	
۸	سائیں روشن دین	وزیر	
۹	میاں نور شاہ	نوال کوٹ	″

---

[۳] مولوی سعداللہ عشی شرقپور کے مشاہیر علماء سے تھے یہ بھی اور ان کے والد مولوی شیخ محمد بھی اپنے زمانہ میں گزرے ہیں۔ ان کے دو بیٹے تھے مولوی غلام محمد اور مولوی غلام مرتضےٰ۔ مولوی غلام محمد کے چار بیٹے ہوئے حسن الدین لاولد، فضل الدین، فیروز دین اور دین محمد۔ یہ ہادی المذاہب ۱۲۸۰ھ میں موجود ہے۔ ۱۳۰۰ھ ... مولوی ... حاجی حکیم ملک محمد صاحب نقشبندی کے کتب خانہ میں بمقام شرقپور موجود ہے۔ شرقپور۔

Marfat.com

واقعہ وفات [6] آپ چند روز بیمار رہے۔ منقول ہے کہ آپ کے مرض الموت میں ایکدن بابا بلے شاہ چشتی صابری آپ کی بیمار پرسی کو آئے اور آپ کو پوچھا۔ فقر کی توحید کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تہبند۔ یعنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا۔ بابا صاحب سُن کر بہت روئے۔ اور کہا میاں الٰہی بخش تم فقیری کی لبس کر چلے ہو۔ اب ہم درویشی کے مسائل کس سے پوچھا کریں گے۔

تاریخ وفات میاں الٰہی بخش رح کی وفات بقول صحیح منگلوار بائیسویں [22] صفر ۱۲۸۴ھ ایکہزار دو سو چوراسی ہجری مطابق پچیسویں [25] جون ۱۸۶۷ء ایکہزار آٹھ سو سٹھ عیسوی مطابق بارہویں [12] ماہ دسمبر ۱۹۲۴ ایکہزار نو سو چوبیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۱۱ گیارہ جلوسی تھا۔ آپ کی قبر شرقپور، ضلع شیخوپورہ کی آبادی کے اندر حلقہ درگاہ حضرت شاہ مراد صاحب میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"الٰہی بخش اہل ذکر" ۱۲۸۴ھ

---

[6] بابا بلے شاہ رح کی سکونت ندی ڈیک کے کنارہ پر تھی چشتی صابری خاندان میں سید محمد شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید بابا رمضان شاہ کے۔ وہ مرید بابا امام شاہ کے۔ وہ مرید شیخ عبدالوہاب کے۔ وہ مرید شیخ محمد فاضل کے۔ وہ مرید شیخ محمد حیات کے۔ وہ مرید پیر امان اللہ کے۔ وہ مرید پیرا سید بھیکہ حسینی ساکن گھڑسکہ شریف کے۔ ۱۲۔ شرافت۔

Marfat.com

(۵)

امام بخش

میاں امام بخش برقندازی لاہوری رح

آپ حضرت شاہ عبدالغفور برقندازی جالندھری رح کے اکابر خلیفوں میں سے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ مسمات سکھی حضرت سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح کی مریدِ صادقات سے تھیں۔

آپ نے ظاہری تعلیم مولانا میر محمد صاحب لاہوری رح سے پائی۔ اور علوم معقول و منقول میں کمال پایا۔

تصنیف | آپ نے خاندان نوشاھی کے حالات میں ایک کتاب تصنیف کی۔ جس کا نام مراۃ الغفوریہ[1] رکھا۔ خصوصًا اپنے شیخ حضرت شاہ عبدالغفور صاحب انصاری برقندازی رح کے حالات تفصیل سے لکھے۔ کرامات اور مدحیہ قصائد وغیرہ لکھے۔

یہ کتاب آپ نے ۱۱۹۰ھ میں تصنیف کی۔ اس کے قلمی نسخہ کا دستخط اس طرح ہے

"مرقومہ بتاریخ ۲۴ شہر رجب ۱۱۹۱ھ بدستخط ضعیف نحیف محمد یوسف المعروف ملا جیتو ساکن ملتان تمام شد"

---

[1] اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ صاحبزادہ امیر حسین ولد پیر حسین [illegible] سجادہ نشین صدوال شریف ضلع سرگودھا [illegible] مخدوم حسن صاحب سجادہ نشین صدوال [illegible] وہاں سے لے آئے تھے۔ [illegible]

Marfat.com

(۶)

امام شاہ

سمی امام شاہ وزیر آبادی رح

آپ کا نام امام شاہ ۔ تحریروں میں فقیر امام شاہ ۔ مشہور نام سمی امام شاہ تھا ۔ آپ کے آباؤ اجداد ہندو تھے ۔ آپ نے شیخ قادر پیر نوشاہی سوہدروی رح کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۔ اور انہیں کے ساتھ بیعت طریقت کا شرف حاصل کیا ، اور خلافت پائی ۔

شیخ قادر پیر رح کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار کے تکملہ میں کیا گیا ہے ۔

علم و فضل | آپ صاحب علم و فضل اور اہل کمال تھے ۔ ظاہر و باطن کی صفائی حاصل تھی ۔ کتاب چار باغ پنجاب میں ہے ۔

" فقیر امام شاہ در علم ظاہر و باطن تصفیہ نیکو داشت " [1]

حکومت خالصہ کے ساتھ تصادم | ابتدا میں آپ کو سکھوں نے بعض وجوہات سے گرفتار کرنے کی کوشش کی لیکن بعد میں باہمی مصالحت ہوگئی ۔ چنانچہ اس مکتوب سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے ۔ جو وزیر آباد کے کسی صاحب علم نے گجرات میں حضرت شاہ دولہ دریائی رح کے مجاورین میں سے سائیں حسن شاہ کے نام لکھا تھا ۔ وہ پورا مکتوب بمعہ ترجمہ کے یہاں لکھا جاتا ہے ۔

مکتوب

" زبدۃ السالکین سائیں حسن شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ ۔

سالکوں کا خلاصہ سائیں حسن شاہ ۔ خدا آپ کو سلامت رکھے ۔

---

[1] منشی گنیش داس بڑیرہ قانونگوئے گجرات ۔ کتاب چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۱۸ = شرافت

Marfat.com

دیروز حسین شاہ بہ زبان شاہ گفت
کہ مارا گیتی شاہ و جیون شاہ نوشتہ
کہ امام شاہ مبلغ شصت روپیہ مدد
خرچ ہمراہ خود دارد و دہ سر انجامی بندوبست
تماکردن ندیدہ باید کہ خود را در محبوس
بکنید۔ قضارا فقیر و امام شاہ بیرون
دروازہ حویلی پنڈتان متصل ثمن
برج وقت نماز پیشین نشستہ بودیم
کہ حسین شاہ رسید ملاقات کرد چند
سخن تہ وبالا نمودہ گفت۔ نزد صاحب
میروم۔ فقیر گفت بخیریت بروید۔ سہ نفر
اردلی سنگھان آمدہ پرسیدند کہ امام شاہ
نام کیست؟ معلوم کردند۔ گفتند کہ حکم ست
تا حویلی بروید۔ و صاحب را ملاقات
کنید۔ فقیر گفت کہ بروید عیب نیست
در حویلی محبوس ساختند۔ بجوالا ناتھ
حرف بحرف گذرانیدیم متفکر شدند
اول گفتند کہ وقت فجر خود خواہیم رفت
مبادا کہ عرصہ تنگ شود۔ فقیر گفت کہ
یک کاغذ خود را باید نوشت تا حال معلوم
شود۔ کاغذ نوشت۔ صاحب [illegible]

کل حسین شاہ نے زبان شاہ کو کہا کہ
گیتی شاہ اور جیون شاہ نے ہم کو لکھا ہے
کہ امام شاہ مبلغ ساٹھ روپے خرچ کے
واسطے اپنے ساتھ لے آیا ہے۔ اور ہمارا
بندوبست کو سرانجام ہونے نہیں دیتا چاہیے
کہ خود اس کو قید کر لو۔ اتفاقاً میں اور
امام شاہ ظہر کے وقت ثمن برج کے نزدیک
پنڈتوں کی حویلی کے دروازہ سے باہر
بیٹھے ہوئے تھے کہ حسین شاہ آ گیا۔
ملاقات کی۔ چند اونچی نیچی باتیں کر کے
کہا کہ میں صاحب کے پاس جاتا ہوں۔
میں نے کہا خیریت سے جاؤ۔ سکھوں کے تین
اردلیوں نے آکر پوچھا کہ امام شاہ کس کا
نام ہے۔ جب ان کو معلوم ہو گیا تو کہا کہ
حکم ہے کہ حویلی تک چلو اور صاحب کو ملاقات
کرو۔ میں نے کہا کہ آپ چلے جائیں کوئی
حرج نہیں۔ انہوں نے حویلی میں بند [illegible]
جوالا ناتھ کو [illegible]
فکرمند ہوئے۔ پہلے کہا کہ فجر کے وقت
خود جاؤں گا۔ ایسا نہ ہو کہ عرصہ تنگ
[illegible]

Marfat.com

جواب نوشت - کاغذ مذکور بجنبس فرستادہ
شدہ مطالعہ نمایند - اتفاقاً وقت شام
صاحب امام شاہ را نزد خود طلبید
بسیار عزت کرد و تمام مردم کچہری
ممد و معاون او شدند - بزرگی و عظمت
بدرجہ نہایت بردند - صاحب پرسید کہ
تو بانی شاہ ہستی؟ امام شاہ گفت
نہ صاحب نامم امام شاہ است
کجا می باشی؟ گفت مکان شاہ صدق
و حویلی خود - و گاہے در بازار سیر میکنم
از بی بی ہا چہ میشوی؟ گفت یک کنیز
بیگم صاحب پرورده و بخانہ ما ست
پیش ازیں چرا نہ آمدی؟ گفت کہ
او شان شش ہفت نفر ند و تنہا.
صاحب گفت کہ تو بچہ ما ہستی - او شان
ازران ما کشیده نیستند - دو وقت در
کچہری حاضر باش - و اگر نہ تقصیری میشوی
و خلاص کرد - شب بخانہ رسیدند - دیگر
حقیقت حرف بحرف بھگو راشے خواہد
گفت کہ ہمراہ بود و سرکار عالی در
گھرانوالہ رسیدند ہر گاہ دارد وزیر آباد

لکھنا چاہیئے تا کہ حال معلوم ہو جائے -
رقعہ لکھا، صاحب نے اسی کی پشت پر
جواب لکھا، رقعہ مذکور جنبس میں بھیجا گیا،
کہ مطالعہ کریں - اتفاقاً شام کے وقت
صاحب نے امام شاہ کو اپنے پاس طلب
کر کے بڑی عزت کی، اور کچہری کے سب لوگ
اس کے معاون و مددگار بن گئے - اس کا
بڑا عزت و احترام کیا - صاحب نے پوچھا کہ
تم بانی شاہ ہو؟ امام شاہ نے کہا
نہیں صاحب میرا نام امام شاہ ہے -
کہاں رہتے ہو؟
- کہا - شاہ صدق کے مکان میں - اور اپنی
حویلی میں - اور کبھی بازار میں سیر کیا کرتا ہوں
- بی بیوں سے کیا رشتہ ہے؟
- کہا - بیگم صاحبہ نے ایک کنیز پالی تھی - وہ
ہمارے گھر میں ہے -
- اس سے پہلے تم کیوں نہیں آئے؟
- کہا کہ وہ چھ سات کس تھے - اور میں اکیلا
- صاحب نے کہا کہ تو ہمارا بچہ ہے - وہ لوگ
کوئی ہماری ران سے نکلے ہوئے تو نہیں -
دونو وقت کچہری میں حاضر ہوا کرو - ورنہ

Marfat.com

شوند ضرور بیسائید. دیگر خیریت ست و کار
بسرانجام خواہد شد بطمئن باشند. شلوار
خوب برائے امام شاہ و یک دو شالہ ضرور
بفرستند. برائے دربار بکار ست. هر روز
همراہ جوالا ناتھ امام شاہ در دربار
خواہد رفت وسواس ندارند"

قصوروار ہو جاؤ گے۔ اور رہا کر دیا۔
(امام شاہ) رات کو اپنے گھر آ گئے۔
دوسری سب بات حرف بحرف بھگوا رائے بتائے
گا۔ کر دہ ساتھ تھا۔ اور سرکار عالی (یعنی
رنجیت سنگھ) گجرانوالہ چلے گئے ہیں۔
جب وزیر آباد آؤ تو ضرور آنا۔ باقی خیریت ہے۔
اور کام سرانجام ہو جائے گا۔ بطمئن رہیں۔
ایک اچھی شلوار اور ایک دو شالہ امام شاہ
کے واسطے ضرور بھیج دیں۔ کچہری جانے کے
واسطے درکار ہے۔ امام شاہ، جوالا ناتھ
کے ہمراہ روزانہ کچہری میں جایا کرے گا۔
کوئی فکر نہ کریں۔

شاہی گھرانہ میں اعتماد کا حصول مہاراجہ رنجیت سنگھ کے گھرانہ میں آپ کو بہت اعتماد حاصل تھا۔ چنانچہ ایک مکتوب سے جو بنام سائیں شاہ گجراتی ہے ثابت ہوتا ہے کہ رانی گل بیگم نے اپنا ایک مراسلہ فقیر امام شاہ کے ہاتھ بھیجا تھا۔ وہ پورا مکتوب مع ترجمہ کے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مکتوب

"زبدۃ السالکین سائیں شاہ جیو
سلامت۔

بعد دعائے دوام [illegible]
[illegible]
[illegible]

سالکوں کا خلاصہ سائیں [illegible]
سلامت

[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

روبروئے سرکار عالی شدہ نذرانہ اسپ مجنون
گرفتند۔ ازانجا کہ حضور بقدس بسیار ملتجی بودند
ازحد زیادہ خورم وخوشحال شدند۔ وآنچہ
کدورات فیما بین جانبین بمیان آمدہ بود
بالکل رفع شد۔ وروز شنبہ یراق طلا
وکنٹھہ مرداریدہ اسپ مجنون را پوشانیدہ
بسیر شکار رجوع فرمودند وگفتہ ماندند۔ بلکہ
متعاقب یک پروانہ بنام شاہزادہ عالمین
نوشتہ فرستادند کہ دینا ناتھ را درمیان
نشاندہ حساب بواجبی نمایند تا زیادتی
نشود کہ طبع صاحب رنجش نپذیرد۔ وامروز
فردا امیدست کہ قدمبوسی آنجناب خواہم شد
واز بابت رفتن کنجہ نمودن ہیچ واہمہ نیارند
کہ ان اللہ مع الصبرین آمدہ است
وسابقاً یک پروانہ گل بیگم ہم بدست
امام شاہ مرسول داشتہ شد۔ خواہد رسید
وبخدمت امام بخش ورکن الدین وحضرت
کرم علی شاہ ومحمد علی شاہ وغیرہ کسے
کہ دوست این جانب باشند سلام دعا رسانند
والسلام مع الاکرام۔

نے سرکار عالی کے روبرو گھوڑا کا نذرانہ لیا،
چونکہ حضور اقدس بہت آرزومند تھے۔ اس لئے
حد سے زیادہ خوش ہوئے۔ اور جو کچھ کدورتیں
ایک دوسرے کے درمیان آ گئی ہوئی تھیں۔ سب
رفع ہو گئیں۔ ہفتہ کے دن سونے کی مالا
اور مروارید کا کنٹھہ گھوڑے کو پہنا کر سیر شکار
کو رجوع فرمایا۔ اور کہہ گئے۔ بلکہ اس کے بعد
ایک پروانہ شاہزادہ کے نام لکھ کر بھیج دیا،
کہ دینا ناتھ کو پاس بٹھا کر حساب صحیح کریں،
تا کہ کوئی زیادتی نہ ہو کہ صاحب کی طبیعت
ناراض ہو جائے۔ اور امید ہے کہ آجکل
میں آنجناب کی قدمبوسی کروں گا۔ اور
(بابت رفتن کنجہ نمودن) کوئی فکر نہ کریں۔ کہ
اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
اس سے پہلے ایک پروانہ گل بیگم نے بھی
امام شاہ کے ہاتھ بھیجا ہے۔ پہنچ جائے گا۔
اور امام بخش ورکن الدین اور حضرت کرم علی شاہ
ومحمد علی شاہ وغیرہ کی خدمت میں جو ہمارے
دوستوں میں سے ہیں۔ سلام اور دعا پہنچا دیں
والسلام مع الاکرام۔

Marfat.com

دوستوں سے اخلاص | آپ اپنے دوستوں کے کاروبار میں امداد کیا کرتے۔ وزیرآباد کے ایک دوست نے ایک مکتوب بنام سائیں حسن شاہ گجراتی لکھا۔ اور آپ کو کہا کہ دلے ل پہنچائیں چنانچہ آپ وہ مکتوب لے کر گجرات چلے گئے۔ وہ مکتوب بلفظہٖ مع ترجمہ کے یہاں درج کیا جاتا ہے

مکتوب

"برادرِ عزیز وافر تمیز خوب خصال پسندیدہ افعال بھائی صاحب حسن شاہ جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از پیش پیر محمد شاہ بعد اظہار مراتب اشتیاق ملاقات بہجت سمات داہر زمر اسم اشواق مقالات فرحت آیات کہ خلاصہ یاری ست مشہود ضمیر محبت تخمیر بیگرداند۔ دریں ولا یک مصلحت کار در دل مصمم گردیدہ۔ و دراں کار بغیر آں عزیز کسے دیگر را مطلع کار کردن مصلحت ندیدہ۔ بنا براں بخدمت ایشاں فقیر امام شاہ را متعرف گردانیدہ۔ امید کہ یک شب ہمراہ نامبردہ قدم رنجہ در وزیرآباد دریابید و دراں کار ہر چہ صلاح دید آں برادر عیاں برائے ایشاں [illegible] عمل کردہ شود۔ زیرا کہ اعتماد [illegible] ایشاں نظر آمدہ است [illegible]

پیارے بھائی۔ بڑے عقلمند۔ اچھی خصلتوں والے۔ بہترین کاموں والے بھائی حسن شاہ صاحب۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

پیر محمد شاہ کی طرف سے اشتیاق ملاقات کے ظاہر کرنے کے بعد واضح ہو کہ اس وقت ایک کام کرنے کا ارادہ پختہ ہو گیا ہے۔ اس کام کے متعلق سوائے آپ کے کسی کو آگاہ کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لئے آپ کی خدمت میں فقیر امام شاہ کو بھیجا گیا ہے [illegible] وزیرآباد [illegible] آپ کی [illegible] اس لئے [illegible] آپ کی [illegible] اور دل [illegible]

Marfat.com

فراموش نمیشود۔ و دل محبت منزل میخواہد
کہ ہر وقت حقیقت کار خود پیش ایشاں
اظہار کردہ مصلحت خویش جستہ آید۔ چوں
قرب مسافت بود۔ لہذا مکلف گردیدہ
مضائقہ نیست۔ اگر ایشاں از ہر جا کہ
طلب دارند بلا توقف بخدمت رسیدہ
خواہد شد۔ طریق برادری ست۔ در
ہر مشکل شریک کار کردن بہتر ست۔ امید کہ
دفع الوقتی را شعار نہ فرمایند۔ و آئندہ
ہم امیدوار دارند۔ زیادہ چہ نوشتہ
شود۔۔" [1]

آپ کے سامنے ظاہر کر کے اپنی مصلحت کو
تلاش کیا جائے۔ چونکہ فاصلہ قریب
ہی ہے۔ اس لئے آپ کو آنے کی تکلیف
دی گئی ہے۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ
جہاں سے مجھے طلب کیا کریں گے۔
بلا توقف خدمت میں پہنچ جایا کروں گا۔
چونکہ برادرانہ طریقہ ہے۔ ہر مشکل کام میں
شریک کرنا بہتر ہے۔ امید ہے کہ دفع
الوقتی سے کام نہ لیں گے۔ اور آئندہ
بھی امیدوار رکھیں گے۔ زیادہ کیا
لکھا جاوے۔

ترکِ دنیا | آخری ایام عمر میں آپ نے دنیا کو بالکل ترک کر دیا۔ انہیں دنوں میں ایک دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وزیر آباد میں آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور آپ کے لئے اُس علاقہ کے تمام چاہات کی آمدنی سے ایک پائی (چار پیسہ) علاوہ آپ کے حج کے واسطے مقرر کیا۔ آپ نے فرمایا "مردوں لاہی تے پائی کھوہ نہیں کی لینا پائی کھوہ" اور وہ عطیہ قبول نہ کیا۔

تصانیف

شعر گوئی | آپ پنجابی زبان میں اکثر اشعار کہا کرتے۔ چنانچہ آپ کی تین سیحرفیاں مکمل موجود ہیں۔ ہر ایک شعر میں کسی آیت یا حدیث یا کسی ولی اللہ کا قول ضرور درج کرتے ہیں۔ میں نے ۱۳۲۷ھ میں اُن کو مرتب کر کے بنام رموزِ عشق جمع کر دیا ہے۔

---

[1] یہ مضمون مکتوب مولوی احمد حسین قریشی قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات کے لکھنے میں دیکھے گئے۔ ترالف

Marfat.com

آپ کی تینوں سیحرفیوں کا ایک ایک شعر بطور نمونہ یہاں لکھا جاتا ہے

۱۔ سیحرفی اول سے۔ ؎

الف اللہ دل آ دسیخیو سربسر آ و یکھو یار پیارا اکھیں بھر نظر

او ہ آیا ساز پیارا اندر ہر ہُنر او ہ آپے ہوالارواح تے آپے ہوالبشر

واہ اندر باہر لایا شاہ امام جھشر

۲۔ سیحرفی دوم سے۔ ؎

الف آ و سہیلیو سنگ ساڈے سُنو شکھ سنہوڑا یار دا نی

ڈیرہ یار بیٹھا یار وچ انگن ڈھونڈہ دیس نہ یار اُڈار دا نی

جنہاں چاہ ہے یار رجھاونے دی تنہاں آ بیٹھ ہار سنگا دا نی

شکھ سُنتیاں شوہ دی سیج اُتے مکھو لا مکھے نال یار دا نی

۳۔ سیحرفی سوم سے۔ ؎

الف اللہ اسماں اک کر جاتا احد میم محمد پایا

میم سنوں عین علی کر جاتا احد دل نقطہ لایا

لا الٰہ دے تیشے جوں مارو ں الا اللہ نظری آیا

لے امام ہمو عرف نفسہٗ اسماں الغول اللہ پایا

- شاہ جی کو بیعت یافتہ [illegible] آپ کے خلفاء میں [illegible]

یارانِ طریقت آپ کے مرید [illegible] بیعت ہوئے [illegible]

ہوئے ہیں۔

۱۔ [illegible] شاہ بن سید الٰہی بخش بن [illegible]

ان کا [illegible] تعریف التواریخ کی دوسری جلد [illegible]

۲۔ اللہ جوایا [illegible] سائیں جوڑی [illegible]

Marfat.com

زمانہ وفات | سخی امام شاہ کی وفات سکھوں کے ابتدائے سلطنت میں ہوئی۔ مزار قصبہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں شہر سے مغربی جانب میں ہے۔ میں (مؤلف) متعدد مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

وزیرآباد کی آبادی کا ذکر | اس کے متعلق مورخوں کے اقوال درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات۔ کتاب چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"قصبہ وزیرآباد شہریست بر شاہ گذر دریائے چناب کہ حکیم علم الدین کہ مخاطب باسم وزیرخاں از امرائے شاہجہاں صاحبقران در سنہ ۱۰۴۵ یکہزار و چہل و پنج ہجری بنا نہادہ و بنام خود آباد نمودہ است و چند دیہات از پرگنہ سودھرہ و سیالکوٹ جدا کردہ پرگنہ علیحدہ مقرر گشت چنانچہ بدیع الزمان فوجدار قصبہ وزیرآباد در ہمیں جا از جہان انتقال نمود مقبرہ او مغرب رویہ وزیرآباد نشان اوست گویند این قصبہ تا عہد محمد شاہ خوب رونق داشت۔ ابتدائے ظہور خالصہ آبادی وزیرآباد برباد شد۔ باز سردار گورنجش سنگھ وڑائچ و جودھ سنگھ پسرش این شہر را بسازگی عمارت نمود و خوب

قصبہ وزیرآباد ایک شہر ہے۔ دریائے چناب کے گھاٹ پر حکیم علیم الدین مخاطب وزیرخاں نے جو کہ شاہجہاں بادشاہ کے امرا سے تھا۔ سنہ ۱۰۴۵ ایک ہزار پینتالیس ہجری (سنہ ۱۶۳۵ء) میں بنا رکھی، اور اپنے نام پر آباد کیا، اور پرگنہ سودھرہ و سیالکوٹ سے چند دیہات جدا کر کے علیحدہ پرگنہ مقرر ہوا۔ چنانچہ بدیع الزمان فوجدار قصبہ وزیرآباد نے اسی جگہ دنیا سے انتقال کیا۔ اس کا مقبرہ وزیرآباد سے مغرب کی طرف اس کا نشان ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ قصبہ محمد شاہ کے زمانہ تک بہت رونق رکھتا تھا۔ سکھوں کے شروع زمانہ میں آبادی وزیرآباد کی برباد ہو گئی۔ پھر سردار گورنجش سنگھ وڑائچ اور اس کے بیٹے جودھ سنگھ نے اس شہر کو بنا تعمیر کرایا، اور اچھی رونق ہو گئی۔ اب تک

Marfat.com

رونق پذیرفت در این دلا در سمت ۱۸۸۹ ب
در عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر و اپیطابیلہ
صاحب بہادر کہ ناظم اینجا شدہ بود بطرف
دروازہ لاہوری رام گڑھ تعمیر نمودہ و
رستہ بازار را وسیع تر ساختہ۔ و در
سرائے سرکاری برج ثمن و باراں دری
مرمت نمودہ۔ و شہر را بنوع دل پسند ترتیب
دادہ زینت دیگر افزود» ۲ے

سمت ۱۸۸۹ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر اور
اپیطابیلہ صاحب کے اس جگہ کا ناظم تھا،
کے زمانہ میں لاہوری طرف (دروازہ کا) رام گڑھ تعمیر ہوا
اور بازار کے رستہ کو بہت کھلا بنایا۔
اور سرکاری سرائے میں ثمن برج اور
باراں دری کو مرمت کرایا۔ اور شہر کو
دل پسند طریقہ پر ترتیب دے کر اس کی
زینت کو بڑھایا۔

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری، تاریخ مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں:

"قصبہ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ کے ضلع میں ایک مشہور و نامور قصبہ ہے۔ دریائے چناب کے بائیں کنارے بفاصلہ تین میل کے آباد ہے۔ اور نالہ پلکھو اس کے دیوار کے نیچے بہتا ہے۔ یہ قصبہ آباد کرایا ہوا نواب وزیر خاں صوبہ لاہور کا ہے۔ جو عہد شاہجہان بادشاہ میں لاہور کا صوبہ اور پنجاب کا فرمانروا تھا۔ اس نے اس کو آباد کیا، اور اپنے نام پر اس کا نام وزیر آباد رکھا۔ اور ایک جامع مسجد عالی شان لاہور میں تعمیر کرائی جو اب تک اس کی یادگار میں موجود ہے۔ یہ شخص قوم کا [illegible] لاہور کا رہنے والا تھا۔ علم الدین اس کا اصلی نام تھا۔ طبیب حاذق طبابت کا علم اس کو اس قدر تھا کہ لاہور میں کوئی [illegible] کا اس کے ساتھ رہتا تھا۔ ایک مرتبہ نورجہاں بیگم [illegible] اس کا علاج کر کے اچھا کر دیا۔ اس روز سے رسوخ اس کا بادشاہی [illegible] اس قدر پہنچا [illegible] نواب وزیر خاں [illegible] پنجاب میں تین بڑی عمارتیں نواب وزیر خاں لاہور کی [illegible] جامع مسجد [illegible]

۲ے تاریخ مخزن پنجاب قلمی ورق ۱۱۶ الف۔

Marfat.com

ہے۔ کہ خشتی کا نسی کار ایسی تمام سندھ میں نہیں ہے۔ دوسری بڑی محل جواب گر چکا ہے اور بعض دکانیں اس کی موجود ہیں۔ تیسری ایک زنانہ مسجد اور رہنے کی محل نواب وزیر خان کی ٹکسالی دروازے کے پاس تھی۔ وہ بھی سکھوں کے عہد میں سب گرا دی گئی۔ صرف زنانہ مسجد موجود ہے۔ جواب مردانہ ہے۔ یہ قصبہ گذرگاہ مسافرین خطہ پشاور ہے جس شخص کو لاہور سے براہ راست پشاور جانا منظور ہو گا۔ وہ دریائے چناب اس قصبہ کے پاس سے عبور کرے گا۔ اور اس گذر سے گذرے گا جس کو گذرگاہ وزیر آباد کہتے ہیں۔ یہ گذر نہایت عمدہ ہے۔ اور پل کشتیوں کا اس پر سرکاری بندھا رہتا ہے۔ اور آبادی سے یہ قصبہ ویران نہیں ہوا۔ البتہ آفتیں اس پر بہت سی برپا ہوتی رہی ہیں۔ جب احمد شاہ درانی و شاہ زمان وغیرہ کی آمد و رفت اس طرف ہوتی رہی تو لاہور سے اول یہ قصبہ لٹ جاتا رہا۔ جب افغان رہ چکے تو غارتگران سکھ کی غارتگری کا بازار گرم رہا۔ اور سکھوں نے کئی مرتبہ اس پر حملے کئے۔ آخر جب سردار چڑھت سنگھ سکر چکیہ کی حکومت کا زور شور ہوا تو اس کی اجازت سے سردار گوربخش سنگھ و جودھ سنگھ یہاں قیام پذیر ہوئے۔ اور صورت امن کی نظر آئی۔ پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ تین مرتبہ اس پر حملہ آور ہوا۔ اور یہاں کے سردار اس کو نذرانے دے کر ٹالتے رہے۔ آخر فقیر عزیز الدین ایک بڑی فوج لے کر رنجیت سنگھ کے حکم سے اس پر حملہ آور ہوا۔ اور اگلے سرداروں نے مغلوب ہو کر شہر دے دیا۔ اور رنجیت سنگھ کی عملداری ہو گئی۔ کاردار مختلف یہاں آتے رہے۔ جب اویطویلہ فرانسیسی کاردار یہاں ہوا تو اس نے اس شہر کو بڑی رونق دی اور ایک نئی طرز و نئی قطع کا شہر بنا دیا۔ چار بازار بنائے۔ ایک دوسرے کے روبرو چار دروازے رکھے۔ اور وسط میں چوک تجویز کیا۔ سڑکیں ایسی سیدھی ہیں کہ اگر ایک دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھیں۔ تو دوسرا دروازہ نظر آتا ہے۔ پلکھو ندی کے کنارے پر ایک مثمن برج منقطع و خوشنما رنجیت سنگھ نے حکم

Marfat.com

بنوایا تھا جس میں خود ۵۰ آدمی اُترا تھا۔ باغ بھی مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بنوایا ہوا یہاں
تھا جس مقام پر مہاراجہ کا باغ بنایا گیا تھا پہلے وہاں مکانات [illegible] پٹھان کے
بنائے ہوئے موجود تھے۔ وہ سب گرائے گئے اور باغ و برج جو اب تک موجود ہے
پہلے پہل سرکار انگریزی نے یہاں فوج کی چھاؤنی مقرر کی تھی مگر [illegible] ہو
کے برخاست ہو گئی۔ اس شہر میں [illegible] تحصیلداری [illegible]
[illegible] کے واسطے خوشنمائی کے [illegible]
[illegible] بوقت ضلع بندی ملک پنجاب کے [illegible]
۱۸۵۱ء (۱۲۶۷ھ) میں [illegible]
[illegible] ۱۸۵۱ء (۱۲۶۸ھ) میں [illegible]
تحصیل [illegible] ۱۸۵۶ء (۱۲۷۳ھ) میں [illegible]
[illegible]

Marfat.com

ہے۔ جس کا نام پیچ گنج رکھا ہے۔ اس قصبہ میں میلہ بلیا کھی کا بڑی ہجوم سے بکنارہ دریا اور شہر کے بازاروں میں ہوتا ہے۔" سے

سے مخزن پنجاب ص۳۷۸۔ تنہا رفت۔

Marfat.com

(۷)

امانت

مرزا شاہ امانت منگلاں والے رح

آپ کا نام امانت شاہ ، اور شاہ امانت تھا ۔ وطن منگلاں ریاست جموں کشمیر تھا ۔ کتاب کشکول نوشاہی میں ہے کہ پہلے آپ نے خواجہ بخت جمال الملقب بہ تیر انداز جھنگوالہ سے اجازت خاندان نوشاہی پائی ۔ بعدازاں شاہ عبدالغفور برخورداری جالندھری رح سے فیض کامل پایا ۔ اور خلافت ارشاد سے مشرف ہوئے ۔ صاحب مقام بلند تھے ۔

آپ کا نام شجرہ طریقت کتاب تشریف الفقرا میں بھی آتا ہے ۔ مزید حالات نہیں ملے ویسے حقائق و معارف میں آپ کا کلام عالی تھا ۔

تصنیف آپ نے اردو زبان میں ایک مثنوی لکھی ہے جس میں تصوف کا مضمون ہے ۔ مولانا خلیفہ محمد ابراہیم برخورداری جالندھری رح نے کتاب کلید [illegible] مثنوی کے یہ چند اشعار بطور حوالہ لکھے ہیں ۔ فرماتے ہیں ۔

" حضرت مرزا شاہ امانت [illegible] در مثنوی خود میفر ماید ۔ "

تو نہ کر کشف [illegible] خیال — [illegible]

اپنے ہادی [illegible] دیکھو — [illegible]

[illegible]

[illegible]

شاہ [illegible] — [illegible]

Marfat.com

جب خدا آیا تو بندہ پھر کہاں   آفتاب آیا تو سایہ پھر کہاں [۱]

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱	مولانا شاہ فقیر اللہ کلانوری رح	مدفون میکریاں ضلع ہوشیارپور
۲	فقیر فضل الدین بن شیخ محمد ناصر گوندلاں والیہ	" " لاہور
۳	فقیر سید غلام محی الدین بن سید غلام شاہ بخاری رح	" بازار حکیماں "
۴	شیخ درگاھی شاہ رح	

مدفن | مرزا شاہ امانت تیر اندازی کی قبر پنگلاں ریاست جموں میں ہے۔

---

[۱] سفینہ محمد شاہی نمبر چہارم اول ۹۵۹ شرافت۔

Marfat.com

ب

(۸)

بُرہان الدین

حافظ بُرہان الدین ڈھولوی رح

آپ کے والد کا نام حافظ محمد حسین بن محمد بن پنجہ بن پیر محمد بن نانک قوم راں[1] تھا۔ قصبہ قصور۔ ضلع لاہور میں رہتے تھے۔

ڈھول میں آباد ہونا آپ کو جاذبہ الٰہی نے کشش کی تو آبائی وطن کو چھوڑ کر سفر کرتے ہوئے شرقپور ضلع شیخوپورہ میں پہنچے۔ اور میاں خوشحال رح سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور خلافت پائی۔

میاں ھری شاہ ولد شاہ مراد صاحب نے اپنی بیٹی حیات بی بی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ اور آپ کو چند عرصہ شرقپور میں اپنے پاس رکھا۔ جب موضع ڈھول آباد ہوا۔ تو وہاں کے لوگ امامت مسجد کے واسطے آپ کو وہاں لے گئے۔ [illegible]

اولاد آپ کے ایک ھی فرزند میاں پیر بخش تھے۔

---

[1] شرقپور ذیقعد ۱۲۱۳ھ ایک اور دستاویز [illegible] نسب نامہ درج ہے۔ "حافظ محمد حسین بن [illegible] نانک عرف راں" اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ میاں [illegible] اور [illegible] کے بیٹے تھے۔ یہ قلمی تحریر مولوی محمد حیات [illegible] نے دکھائی [illegible] ۱۵ [illegible]

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب (مریدین) یہ تھے۔

۱ میاں محمد عثمان بن حافظ سلیمان۔ برادر زادہ

۲ میاں علی محمد بن محمد عثمان رح

۳ میاں شیر محمد بن پیر بخش۔ نبیرہ۔

۴ سائیں ٹھموں شاہ فقیر۔

واقعہ وفات | آپ کا جب وقتِ وفات قریب ہوا تو آپ خاموش ہو گئے۔ آپ کے بیٹے میاں پیر بخش نے چند بار کلمہ طیبہ و شہادت پڑھا۔ پھر سورۂ یٰس شروع کی جب آیت شریف وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ پر پہنچے تو ذرا ٹھہر گئے۔ تو آپ نے بلند آواز سے پڑھا فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ اور جان بحق تسلیم کی۔

تاریخ وفات | حافظ برہان الدین کی وفات ۱۲۶۹ھ ایکہزار دو سو انہتر ہجری مطابق ۱۸۵۲ء ایکہزار آٹھ سو باون عیسوی میں ہوئی۔ اسوقت حکومت کمپنی بہادر میں لارڈ ڈلہوزی کی گورنری کا چھٹا سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع دھول متصل شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

• مادۂ تاریخ

"داخلِ خُلد" ۱۲۶۹ھ

شجرۂ فقرائے حافظ برہان الدین رح

- میاں شیر محمد رح بن پیر بخش رح
  - میاں مولا بخش بن شیر محمد رح
- سائیں ٹہموں شاہ رح
  - بابا الف شاہ رح

Marfat.com

(۹)

بُرہان الدین

شیخ بُرہان الدین قصوری رح

فرزند اکبر شیخ عثمان قصوری ابن شیخ شہیر قلندر لاہوری رح اپنے والد کے مرید اور خلیفہ تھے ۔ بچپن سے ہی حمیدہ اطوار تھے ۔

آپ کے چھوٹے بھائی شیخ پر کمال نے تحائف قدسیہ میں آپ کے لئے دعائیہ اشعار لکھے ہیں ۔ ل

شدہ برہان دین پُر نور معصوم　　　الٰہی کن مثالِ جدِ مرحوم

ہمہ اطوار و احوالش حمیدہ　　　شود در دین و دنیا نور دیدہ ۔

ل تحائف قدسیہ قلمی ص۵۶۹ ۔ تراوت

Marfat.com

(۱۰)

بہادر

میاں بہادر لاہوری رح

والد کا نام میاں نور محمد لاہوری تھا۔ اپنے بڑے بھائی داتا شاہ فاضل قلندر لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

شجرہ اولاد میاں بہادر لاہوری رح

- میاں بہادر کا ایک ہی فرزند پیر بخش نام تھا۔
- پیر بخش کے تین بیٹے تھے۔ نتھا۔ عبد اللہ اور الٰہی بخش۔
- نتھا۔ بابا یقین شاہ کا مرید تھا۔ اس کا ایک بیٹا احمد نام تھا جو لاولد فوت ہوا۔
- عبد اللہ ولد پیر بخش کا ایک بیٹا محمد بخش تھا۔
- محمد بخش کا ایک بیٹا غلام محمد تھا۔
- غلام محمد کا ایک بیٹا غلام صوفی تھا۔
- غلام صوفی کا ایک بیٹا محمد حشم موجود ہے۔
- الٰہی بخش ولد پیر بخش تین بیٹے تھے۔ شہاب الدین۔ فتح الدین اور الہ دین۔
- شہاب الدین کے تین بیٹے ہوئے۔ نظام الدین۔ اللہ بخش۔ اور بشیر محمد لاولد۔
- شہاب الدین موصوف ۱۲۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں زندہ موجود تھے۔ اور شجرہ میں بے بھری شاہ جمان کے [illegible]
- [illegible] مرید [illegible] ہو گئے [illegible]۔ ان کا ایک بیٹا [illegible] موجود ہے
- [illegible] کا ایک بیٹا [illegible] موجود ہے۔
- [illegible] ولد تھا۔ [illegible] کا ایک بیٹا [illegible] موجود ہے۔

Marfat.com

پ

(۱۱)

پیر بخش

مولوی حاجی حکیم پیر بخش فاروقی [illegible]

آپ مولانا حکیم قُل احمد بن مولانا حکیم محمد شریف فاروقی [illegible] کے [illegible]
جن کا ذکر اسی حصہ میں آگے آئے گا۔ آپ کی بیعت [illegible] خواجہ [illegible]
نظام آبادی [illegible] سے تھی۔ صاحب خلافت تھے۔

علم، عبادت اور اخلاق: آپ علم فقہ و تصوف وغیرہ میں ماہر تھے [illegible]
ہوئے۔ کرامات بھی دکھاتے۔ شریعت کے پابند، نماز اور وظائف [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے مشرف ہوئے [illegible]
تھے [illegible] خلق [illegible]

تلامذہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

اور دوہڑے بھی موجود ہیں ۔ چند اشعار یہ ہیں دوہڑہ

کرڑیاں دست محبوباں دے بیاں لٹن نال اشارے
ہستی ہس ہس کرے مزاخاں جیویں سپ گنڈل مارے
زلفاں نانگ ایانے وانگر اوہ متھے تے نیں اولارے
پیر بخشا ایہ کنگن ڈنگن میںنوں سبھے کھاون ہارے

دوہڑہ

اک سوہنا دوجا دل داڈاہڈا تریا نیں شرمائے
جو تھا نظر قہر دی ویکھے رہا جیوں کر آتش لائے
نازک بدن گلابی آہا اوہ ھنتھلا یاں کرمائے
پیر بخشا جنہاں اکھیں ڈٹھا اوہ جیوندے پھیر نہ آئے

دوہڑہ

ھائے میری پیڑ ونڈائیں کر کجھ حیلہ سازی
اساں قبلہ مکھ محبوب دا جاتا لوک کیتے طرف نمازی
تسبیح ذکر سی نام سوہنے دا جیوں آیت دسدی وانی
پیر بخشا ہور غیر نہ بھا لیں اک نوں رکھیں راضی

دستخط | کتاب لطف احمد یاری سے آپ کا دستخط نقل کیا جاتا ہے ۔

" باتمام رسید نسخہ لطف احمد یاری بدست پیر بخش ولد ڈل احمد وارد تی بڑے پاس خاطر کرم الٰہی پسر غلام مصطفٰے ساکن کوٹ مولیوریہ در روز چہار شنبہ وقت چاشت تحریر یافت تم تم تم ۔ سے هر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندہ گنہ گارم " [1]

---

[1] یہ قلمی نسخہ میاں محمد اقبال ولد غلام قادر امام مسجد گگھڑ میں بمقام گھگھے والا ضلع گوجرانوالہ موجود ہے : شرافت

Marfat.com

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ مولوی حکیم پیران بخش صاحب رح

۲ مولوی حکیم فقیر علی صاحب رح

یارِ طریقت | آپ کے ایک مرید میاں محمد بخش ولد میاں فقیر اللہ نظام آبادی تھے۔

تاریخ وفات | حکیم پیر بخش وارثی کی وفات ۱۲۹۸ھ ایک ہزار دو سو اٹھانوے ہجری مطابق ۱۸۸۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکاسی عیسوی میں ملکہ وکٹوریہ کے عہدِ سلطنت میں ہوئی اس کی حکومت کا چوبیسواں ۲۴ سال تھا

قطعہ تاریخ

آں نورِ قلبِ احمد، جہاں رفت دریغا — شوئے صاحبدل بود بلا شبہ بحر دین

تاریخِ وفاتش چو بجستم خردم گفت — آں مردِ خدا بودہ و ہم حاجی حرمین [2]

۱۲۹۸ھ

مادہ تاریخ

"طوطیِ بیدار مغز" ۱۲۹۸ھ

---

[2] [illegible]

(۱۲)

پیر کمال

مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح

آپ شیخ عثمان قصوری بن سید شہیر قلندر لاہوری رح کے فرزند دوم اور مرید خلیفہ تھے کبھی لاہور اور کبھی قصور میں سکونت رکھتے۔ دادا صاحب کے منظور نظر تھے۔

تعلیم | آپ نے علم ظاہری مولوی محمد عارف لاہوری رح سے حاصل کیا۔ ایکدن اُستاد نے آپ کو مارا تو آپ کے جد امجد شہیر قلندر ناراض ہو گئے۔ ادھر مولوی صاحب پر نگاہ غیرت ڈالی تو وہ انتقال کر گئے۔ اس کے بعد آپ نے دوسرے اساتذہ سے تکمیل کی۔ ۱؎

خدمات والد | آپ اپنے والد صاحب کے کمال خدمت گار اور مودب تھے۔ اپنی کتاب تحائف قدسیہ میں ان کو مرشد اور اپنے آپ کو خادم کے لفظ سے ہی تحریر کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ ان کو وضو کرانے کی خدمت کی۔ ایکدن انہوں نے پانی مانگا۔ تو آپ نے تین مرتبہ برتن دھو کر پانی دیا تو وہ کمال خوش ہوئے۔ اور آپ کو فیض باطنی عطا کیا۔ ۲؎

ایک مرتبہ شیخ عثمان رح کو وجد ہوا۔ آپ دست بستہ حاضر رہے جب اُن کو افاقہ ہوا تو انہوں نے آپ پر ایسی توجہ کی کہ فائز المرام ہو گئے۔ ۳؎

[illegible] ذات کا حصول | ایک مرتبہ والد صاحب نے آپ کو فرمایا۔ پیر کمال تیمم کر کے نماز پڑھو اگرچہ پانی حاضر تھا۔ اور یہ مسئلہ بھی آپ کو یاد تھا کہ پانی کی موجودگی میں بغیر کسی خاص عذر کے تیمم جائز نہیں۔ مگر آپ نے امر والد بزرگوار کو تسلیم کرتے ہوئے تیمم کر کے نماز

۱؎ تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۹۶ ۲؎ ایضاً ص ۵۵۶ ۳؎ ایضاً ص ۵۵۵ ترات

Marfat.com

پڑھی۔ آپ فرماتے تھے کہ تمام عمر کی نمازوں میں جو وضو کر کے پڑھی ہیں کبھی وہ لذت اور جمعیت قلب حاصل نہیں ہوئی جو اس تیمم والی نماز سے ہوئی۔ بلکہ تصوف کے کئی مقامات کا انکشاف ہو گیا۔ ؎۴

اسرار باطن کا ظہور | اکثر آپ کی زبان سے اسرار و رموز باطن ظاہر ہوا کرتے تھے۔ صاحب تصرف بھی تھے۔ تصور میں ایک روز شیخ سلطان درویش جو بڑا زاہد عابد تھا کسی بات سے آپ کو خفا ہوا تو اس کی طبیعت سے سب سوز و گداز جاتا رہا۔ آخر آپ کے پاس آ کر معافی کا خواستگار ہوا۔ ؎۵

تصنیفات

آپ کو تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا۔

مثنوی تحائف قدسیہ | آپ کو تین مرتبہ خواب میں آپ کے جد بزرگوار شیخ شمس قلندر لاہوری نے حکم دیا کہ اپنے پیران طریقت کے حالات میں کتاب لکھو۔ چنانچہ آپ نے دو ماہ [illegible] میں مثنوی تحائف قدسیہ فارسی میں نظم کی اور [illegible] ہوا۔ جو [illegible] رمضان ۱۱۸۲ھ [illegible] کو ختم کی۔ جیسا کہ لکھتے ہیں۔ ؎۵

دوشنبہ روز از رمضان چہارم — اتمام آمد این ادہم مکارم

ز ہجرت سال او جوئی تمنا — ہزار و یکصد و ہشتاد و دو (۱۱۸۲)

ابتدائے کتاب | کتاب تحائف قدسیہ اس طرح پر شروع ہوتی ہے۔

؎۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

Marfat.com

وجودِ ذاتِ کامل در شب و روز | ز ہر مویش برآید حمدِ پُرسوز
ہمہ گلزار و گلشن دفترِ اوست | کہ ہر برگش ثنا خوانِ دعاگوست
ز بوئے ہر گُل آید بوئے عرفاں | کسے را کاں دہد کو مغزِ انساں
ہمہ ذرات بر ذاتش گواہ اند | تضرعہا کنند و عذر خواہ اند
تو دادی ہر کرا دادند شاہاں | تو بخشیدی ہم از اہلِ نگاہاں
جہاں ہست آستینِ دستِ قدرت | بخواہند راز داناں از تو نصرت
تو بخشی جملہ عالم را گناہے | درے بکشادہ بر عذر خواہے
نہ مانع ہر کرا در پیش خوانی | نیارد ہر کرا از پیش برانی
مقیمِ کوئے تو چوں دربدر شد | مسافر دربدر زاں در بدر شد
چو آدم از بہشت افتاد بیدل | تو بازش خواندی و کردی حلہ فرد
مر آں را فضلِ تو آموخت زاری | چو بروے کردی ابرِ کرم باری
چو شیطاں قُربِ خود دید و خودی کرد | بیفتادہ ببدخوئی شدہ سرد
مر آں را قہرِ تو بر روئے افگند | کہ بودہ بے ادب در کبر خورسند

اس کتاب میں حضرت شاہ سلیمان نوری رح۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح۔ شیخ پیر محمد سچیار، شیخ شہیر قلندر لاہوری رح۔ شیخ عثمان قصوری رح کے مستقل حالات ہیں۔ بعض دیگر بزرگوں کے مختصر حالات ضمناً بھی آگئے ہیں۔ [6]

---

[6] تحائف قدسیہ کا کوئی ماخذ نہیں۔ شیخ پیر کمال نے محض شنیدہ واقعات قلمبند کئے ہیں۔ اسی لئے کئی واقعات غلط درج ہو گئے ہیں۔ مثلاً شاہ سلیمان نوری کی سیاحت کا واقعہ، حضرت نوشہ صاحب کی بیعت کا واقعہ، حضرت نوشاہ عالیجاہ کی سیر دنیات کا واقعہ وغیرہ صریح غلط ہیں۔ جو کشف نوشاہان۔ رسالہ احمد بیگ۔ ثواقب المناقب۔ تذکرہ نوشاہی۔ مرآۃ العشقیہ۔ کلید گنج الاسرار کے بالکل خلاف ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی نے یہ واقعات بعد میں الحاقی طور پر داخل کتاب کر دئے ہوں۔ اور آپ ان سے بری الذمہ ہوں۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

اس کتاب میں آپ وعدہ کرتے ہیں کہ باقی خاندان کے حالات میں دوسری جلد میں تحریر کروں گا۔

شعر

بگویم حال باقی خاندان را — بجلد دوم کہ جان و لسان را

خدا جانے یہ وعدہ آپ پورا کر سکے یا نہیں۔ کیونکہ آجتک دوسری جلد ہماری نظر سے نہیں گذری۔

تحائف قدسیہ | آپ اس کتاب تحائف قدسیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

شعر

کلام اولیا ہر کس کہ خواند — شود تاثیر دے حالی نماند
ہر آنکس این کتابے را بخواند — بفضل حق بدرد و شوق ماند
کلام دردمنداں جمع کردم — ز دل سوزاں ہمہ را نام بردم
بنالے دل دریں ساعت ز حق خواہ — وصال یار حالی انور از راہ
قبول افتد مگر دردِ دلت را — کند مست این جان و کلت را
الٰہی صدقہ این گروہ دل — مرا از دردمنداں نیز گرداں

کتاب کے نسخے | یہ کتاب ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی اس کے متعدد [illegible] نسخے موجود ہیں جن کے متعلق میں جانتا ہوں وہ یہ ہیں

(۱) یہ نسخہ پرانا ہے [illegible] آجکل ۱۳۹۰ [illegible] [illegible]
[illegible] میاں [illegible] مرحوم [illegible] موجود ہے [illegible]
[illegible] میں دیکھا مولانا [illegible] الدین مرحوم [illegible] [illegible]
[illegible] دیکھا تھا [illegible] [illegible]

(۲) یہ نسخہ [illegible] [illegible] ۱۱۱۲ [illegible]
[illegible] [illegible]

Marfat.com

فقیر نوشاہی کے گھر میں بمقام تترقیور ضلع شیخوپورہ موجود ہے۔ یہ میں نے دیکھا ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"تمت تمام شد بعون اللہ الملک الوھاب بدستخط فقیر حقیر بندہ پُرتقصیر راجی الی رحمۃ اللہ تعالیٰ جل وعلا۔ سعد اللہ عرف بھٹی ساکن موضع تترقیور صانہ اللہ عن الآفات والخطر در ۱۲۲۷ھ یکہزار و دو صد و بیست و ہفت ہجری بمقدس معلّٰی تحریر یافت۔

اگر خوانی برائے حق دعا گو | شوم ثابت القدم بر حوض پو
قیامت حشر باد رخاک پائے | بداں پُر نور باشد جان مصطفےٰ"

(۳) یہ نسخہ مولوی حکیم صوفی نیک محمد بن میاں روشن دین صاحب نوشاہی تترقیوری نے نسخہ ثانی سے ۱۳۲۹ھ ایکہزار تین سو انتیس ہجری میں نقل کیا۔ اور اب بھی اُن کے کتبخانہ میں موجود ہے۔

(۴) یہ نسخہ میرے چھوٹے بھائی مولانا صاحبزادہ سید بشیر احمد تبارک خلف ثانی سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح ساکن ساہن پال شریف نے ۱۳۵۶ھ ایکہزار تین سو چھپن ھجری میں تحریر کیا۔ یہ نسخہ میرے (شرافت کے) کتبخانہ میں موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"تمام شد کتاب تحائف قدسیہ مصنفہ سید پیر کمال صاحب فقیر نوشاہی لاہوری بید احقر من عباد اللہ الصمد فقیر بشیر احمد نوشاہی عفا اللہ عنہ نبیرہ قطب الاوتاد۔ فرد الافراد۔ اکمل الکملاء۔ سید النبلاء۔ شیخ الشیوخ مولانا وجدونا حضرت شاہ حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی عباسی قادری قدس سرارہ بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ ڈاکخانہ پاھڑیانوالی۔ بتاریخ ششم رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق بست و ششم کتک سمت ۱۹۹۴ب موافق یازدہم نومبر ۱۹۳۷ء بروز پنجشنبہ تحریر یافت۔

الا الہ الا اللہ محمد مولائد | گر خطائے رفتہ باشد در کتاب | وار یا رحمٰن مکن ترح و عتاب"

Marfat.com

(۵) یہ نسخہ میاں گوہر نوشاہی فرزند اصغر مولوی محمد حیات شرقپوری نے سنہ ۱۳۸۱
ایک ہزار تین سو اکاسی ہجری میں تیسرے نسخہ سے نقل کیا۔ پورا نسخہ نہیں لکھا۔ بلکہ بعض جگہوں سے
اقتباسات اور حسبِ مرضی خود خلاصے لکھے ہیں۔ تقریباً تین حصے کتاب چھوڑ دی ہے۔ اور
چوتھا حصہ کا قدر تحریر کیا ہے۔ یہ نسخہ اُن کے پاس بمقام کرشن نگر۔ ساندہ روڈ لاہور موجود ہے۔

فضائل و کمالات

یہ آپ کے کمالات سے ہے کہ آپ کے جدِ امجد آپ پر بہت مہربان تھے۔

۱۔ ایک روز آپ شیخ قلندر رح کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے آپ پر نگاہ توجہ کی تو آپ کا باطن صاف ہو گیا۔ ے

بسوئے من توجہ کرد جوشن دید — کہ جانم از عصیاں پاک گردید

۲۔ کسی شخص نے عرض کیا کہ پیر کمال کو وجد نہیں ہوتا۔ اُنہوں نے فرمایا ہم تو یہ بات پسند کرتے ہیں کہ یہ علم پڑھے۔ اور اہل علم ہو جاوے۔ ہم نے اس کو ایسی نعمت دی ہے جو مخفی رہے گی۔ صاحب علم اور صاحب ہوش ہو جائے گا۔ اگر آج میں اس کے دام سے سر ہوش اُٹھاؤں تو علم سے بے خبر رہ جائے گا۔ چنانچہ آپ عالم و فاضل ہو گئے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے

۱۔ میاں شمس الدین رح

۲۔ میاں برہان الدین

آپ کی اولاد کا مختصر تذکرہ امیر نقارہ تذکرہ [illegible]
معارف الابرار میں آپ کے والد [illegible]

ے حالات [illegible] ص ۲۲۱ [illegible]

Marfat.com

ج

(۱۳)

جعفر شاہ

سید جعفر شاہ مجذوب برقندازی پٹیالوی ؒ

آپ سادات صحیح النسب سے موضع شفیع پور متصل جالندھر کے رہنے والے تھے۔ حضرت شاہ عبدالغفور دانشمند انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ فقر میں شان بلند رکھتے تھے۔

واقعہ بیعت | منقول ہے کہ اوائل میں آپ کاشتکاری کیا کرتے تھے فقیروں سے ملنے کی عادت تھی۔ کبھی کبھی آپ شاہ عبدالغفور صاحب رح کے پاس آیا جایا کرتے۔ آخر جذبۂ الٰہی نے کشش کی تو آپ ان کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

ریاضت و مجاہدہ | پیر روشن ضمیر نے آپ کو ایک اسم الٰہی کا وظیفہ فرمایا اور حکم دیا کہ دریائے جمنا کے کنارے جاکر اس کی دعوت کرو۔ چنانچہ آپ نے بارہ سال تک ریاضات و مجاہدات کیے۔ اور بڑے بڑے کمالات آپ کو حاصل ہوئے۔ بارہ سال کے بعد واپس جالندھر درگاہ شیخ پر حاضر ہوئے۔ پیر صاحب نے فرمایا "جعفر شاہ تم تو ہم سے بھی آگے نکل گئے۔" پھر آپ کو خلافت سے نوازا۔

پٹیالہ میں ورود | منقول ہے کہ حضرت شاہ عبدالغفور صاحب رح نے آپ کو حکم دیا کہ آپ کا مقام ارشاد پٹیالہ ہے۔ وہاں جاکر راجہ کرم سنگھ والی ریاست پٹیالہ کو ہدایت کرو کہ وہ مسلمانوں کو تنگ نہ کیا کرے۔ چنانچہ آپ اپنے شیخ کے حکم کے مطابق پٹیالہ میں تشریف لے گئے۔

Marfat.com

راجہ کا مسخر ہونا | منقول ہے کہ جب آپ حضرت شیخ کے حکم سے پٹیالہ کی طرف جا رہے تھے۔ تو راجہ کرم سنگھ ہاتھی پر سوار شہر سے باہر شکار کو جا رہا تھا۔ وہ مسلمانوں کا چہرہ دیکھنے سے نفرت کرتا تھا۔ جب بابا جعفر شاہ سامنے آئے۔ تو ہاتھی تعظیماً ٹھہر گیا۔ راجہ نے ہر چند کوشش کی مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ آخر راجہ ہاتھی سے اتر کر آپ کا سلامی ہوا۔ اور مسخر ہو گیا۔ اور حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا۔

مسلمانوں کو راجہ کی تکالیف سے بچانا | منقول ہے کہ راجہ نے اپنے فیلخانہ کا بالاخانہ آپ کی رہائش کے لئے مقرر کیا۔ آپ اُسی جگہ رہا کرتے۔ آپ نے راجہ کو فرمایا کہ مسلمانوں سے پابندیاں اٹھا لو۔ چنانچہ اُس دن سے راجہ نے مسلمانوں کو کبھی کوئی اذیت نہ پہنچائی۔

خوارق و کرامات

چیچک کو دفع کرنا | ایک مرتبہ راجہ کرم سنگھ کے محلات میں چیچک [illegible] آپ کے پاس بھیجی۔ آپ نے [illegible] نکل کر چلی جا [illegible] سے پکڑ کر نکال [illegible] تندرست ہو گئے [illegible]

پٹیالہ سے چھاونی ہٹا دیا | انگریزوں کا اقتدار [illegible] قائم کریں۔ انگریز افسروں نے حکم [illegible] [illegible] حاضر ہوا [illegible] کیا جاتا ہے راجہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

وزیر کے گھوڑوں پر سوار میدان میں پھرنے لگے۔ تو آگے جنگل میں ایک جوجی اپنا سامان اور اوزار پھیلا رہا تھا۔ اُس کے سامنے وہ ٹھیکری رکھ دی۔ اُسی وقت جوجی نے اپنے اوزار سمیٹ لئے اور چلا گیا۔ دوسرے روز پھر راجہ کرم سنگھ بابا جعفر شاہ کی خدمت میں گیا اور عرض کیا کہ یا حضرت ابھی تو انگریز لوگ اس علاقہ میں پھر رہے ہیں۔ فرمایا کوئی فکر نہ کرو، جو اُن کا باطنی افسر تھا وہ سامان لے کر چلا گیا ہے۔ چنانچہ وہ چھاؤنی پٹیالہ کی بجائے انبالہ میں جا تیار ہوئی۔

سلطان الاذکار اور لطائف ستہ جاری ہونے کی توجہ | حضرت سید غوث علی شاہ قلندر گیلانی قادری پانی پتی رح کے ملفوظات موسوم بہ تذکرہ غوثیہ مرتبہ سید گل حسن قادری میں منقول ہے۔ بلفظہٖ درج کیا جاتا ہے۔

" ایک روز ارشاد ہوا کہ ہم جب پٹیالہ میں مولوی فضل امام صاحب سے پڑھتے تھے۔ تب بھی فقیروں کی تلاش و طلب رہتی تھی اور ہمارا ایک ہم سبق بھی اس مرض میں مبتلا تھا۔ سنا کہ راجہ کے فیلخانہ میں ایک سالک مجذوب رہتے ہیں۔ جعفر شاہ ان کا نام ہے۔ ہم دونو حسب وقت سبق سے فراغت پاتے۔ ان کی خدمت میں جاتے۔ یونہی برس دن گذر گیا۔ ایک دن ہمارے ہم سبق نے اُن سے کہا کہ حضرت آج تو سلطان الاذکار کی اجازت دے دیجئے۔ اسوقت جذب کی حالت تھی۔ تین بار ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ جاؤ اجازت ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس طالبعلم کے بدن میں اثر ظاہر ہونے لگا۔ پہلے تو کچھ لرزہ سا محسوس ہوا۔ پھر وہ نفخ صور کی طرح بڑھتا گیا۔ تمام جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ہم سے کہا کہ دیکھو مولوی صاحب کو اس بات کی خبر نہ ہونے پائے۔ اثنائے راہ میں ہر بُن مُو سے خون ٹپکنے لگا۔ بہزار دقت اس کو مکان پر لائے۔ مولوی صاحب کو خبر ہوئی۔ حکیم صاحب کو بلوایا۔ کہا اس کے قلب پر صدمہ پہنچا ہے اور حرارت شدید ہے۔ تو ابہ کے قرابہ گلاب کیوڑے کے پلا دیئے۔ مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

Marfat.com

ہر رگ و پے سے ایک آواز نکلنے لگی۔ گھنٹہ بھر کے بعد دونوں طرف کی نسیں رگیں پھٹ گئیں اور وہ جاں بحق ہوئے۔ مگر خون اور آواز لرزہ بند نہ ہوا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میاں! پہلے سے کیوں نہ کہا۔ خیر اب کیا ہوتا ہے منظورِ خدا یہی تھا۔ "رضائے مولا از ہمہ اولیٰ" غرض نہلا دھلا کر کفن پہنا۔ جنازہ جعفر شاہ کے سامنے لے گئے اور مولوی صاحب نے کہا کہ میاں صاحب! یہ کیا کیا۔ بولے میں کیا کروں۔ تمہارے یہ دو مُنڈے روز آن کر مجھ کو ستاتے اور اُنگلی کرتے تھے۔ آج میری زبان سے بھی ایک بات نکل گئی۔ اب لے جاؤ۔ مولوی صاحب نے کہا کہ حضرت یہ خون کا بہنا اور بدن کا ہلنا تو بند ہو جائے۔ فرمایا کہ بس صاحب۔ یہ تو قیامت تک یونہی رہے گا۔ ایسے شہیدوں کا کہیں خون بند ہوتا ہے؟ آخر لے جا کر دفن کر دیا۔ مولوی صاحب پھر جعفر شاہ صاحب کے پاس آئے۔ اور ہماری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس لڑکے کو کہیں مار نہ ڈالنا۔ بولے صاحب میں کیا کروں۔ یہ روز آن کر چھیڑتے ہیں۔ ان کو منع کرو۔ گو یہ واقعہ روبرو گذرا اور مولوی صاحب نے بھی منع فرمایا۔ مگر ہم نے بھی اُن کے پاس جانا نہ چھوڑا وہ بھی ہمیشہ التفات فرماتے رہے۔ ایک بار حضرت قبلہ غلام علی شاہ صاحب کے ایک خلیفہ آگئے ہم سے پوچھا کہ یہاں کوئی کامل فقیر بھی ہے۔ ہم نے کہا کہ ہاں چلئے۔ ہم ان کو جعفر شاہ کے پاس لے گئے۔ اور کہا کہ حضرت آج ایک اور شکار لایا ہوں۔ فرمایا کہ اچھا بیٹھ جاؤ۔ باتیں ہونے لگیں۔ خلیفہ صاحب بولے کہ حضرت میرے لطائف جاری نہیں ہوتے۔ آپ نے کہا کہ نہیں ہوتے؟ یہ کہہ کر اپنے ہاتھ کو جھٹکا دینا شروع کیا۔ اور کہنے لگے چل بے چل۔ چل [illegible] کہ خلیفہ جی قلب کو پکڑ کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔ ہم نے کہا کہ میاں صاحب! [illegible] بولے کہ خوب ہوا جو تم نے یاد دلا دیا۔ خیر آئندہ یوں مناسب ہے کہ [illegible] ہمارے سامنے آکر بیٹھ جایا کرو۔ خواہ ہم تمہاری جانب متوجہ ہوں یا نہ ہوں۔ ہم نے [illegible] طریق تعلیم کا غرض ان خلیفہ صاحب کو تعلیم پا کر رخصت کیا۔ لیکن اتفاق [illegible] کے کام کے تو وہ [illegible] کل [illegible] ہو گئے۔

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے مریدین تو بہت تھے خواص درویش یہ ہیں۔

۱ شیخ سرفراز شاہ پٹیالوی رح

۲ حافظ شیر محمد پٹیالوی رح

۳ راجہ مہرم سنگھ پٹیالوی رح

زمانہ وفات | سید جعفر شاہ کی وفات تقریباً ۱۲۴۷ھ (۱۸۳۱ء) ایک ہزار دو سو سینتالیس ہجری کے حدود میں بعہد حکومت راجہ رنجیت سنگھ ہوئی۔ اُس وقت کمپنی بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ولیم بینٹنک تھا۔ اس کی گورنری کا پانچواں سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر پٹیالہ شہر میں ہے۔ آپ کے خلیفہ شیخ سرفراز شاہ کے اہتمام سے روضہ تعمیر ہوا البتہ خرچ سارا راجہ پٹیالہ نے اپنے خزانہ سے دیا۔ مصارفِ درگاہ کے واسطے بہت سارا رقبہ زمین بھی معاف کیا، اور چراغ بتی کے خرچ کے واسطے ساٹھ روپیہ نقد بھی ماہانہ مقرر کئے۔ ایک مرتبہ راجہ مذکور اجنبی مسافر بن کر رات کو دعا ل گیا تو اس کو لنگر سے روٹی مل گئی۔ تو اس نے وظیفہ اور زیادہ کر دیا۔

ماده تاریخ

ولی رضی اللہ عنہ ۱۲۴۷ھ

شجرۂ فقرائے سید جعفر شاہ پٹیالوی

حافظ شیر محمد

- بابا سیدے شاہ کھبڑو شریف
  - بابا فتح محمد کھبڑو شریف
- بابا موسے شاہ پٹیالہ
  - بابا روڑے شاہ پٹیالہ
    - پیر عبد اللہ شاہ پٹیالہ
- سید محمد

ان کا ذکر اس کتاب کے ساتویں حصہ ———— موسوم بہ منابع الآثار میں لکھا جائے گا

Marfat.com

(١٤)

جنت بی بی

مائی جنت بی بی کوہستانی

شیخ عثمان قصوری رہ کی مریدہ تھیں۔ علاقہ پہاڑ میں سکونت رکھتی تھیں۔ ہر وقت خدا کی یاد میں مشغول رہتی تھیں۔ اولاد اور مال و زر کی محبت دل سے بالکل دور ہو گئی تھی۔ اپنے پیر کی عاشق و شیدا تھیں۔ درد و ذوق بہت تھا۔

شوہر کا مسخر ہونا ایک روز آپ مصلے پر بیٹھ کر یاد الٰہی کر رہی تھیں کہ آپ کا شوہر باہر سے آیا اور غصہ سے آپ کی پشت پر لات ماری اور کہا کہ مصلے پر بیٹھنا تو نے یار سے سیکھا ہے۔ غیرت خداوندی نے ایسا انتقام لیا کہ اسی وقت اُس کی ٹانگیں خشک ہو گئیں۔ پھر وہ آپ کے پاؤں پڑتا اور معافی مانگتا۔ آخر پیر و مرشد صاحب شیخ عثمان رہ کی سفارش لایا تو آپ نے معافی دی اور وہ تندرست ہو گیا۔ ۱؎ شیخ زماں لکھتے ہیں

جمال حضرت شد دلیل ما رہا ۔۔۔ [illegible] ۲؎

۱؎ تحائف قدسیہ صفحہ ۵۸۲ ۲؎ انعام [illegible] صفحہ ۵۸۲ [illegible]

ح

(۱۵)

حسین شاہ

سید حسین شاہ منادری رح

آپ بابا ماھی شاہ صاحبؒ ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ اپنے وطن موضع منادر، ضلع جموں، ریاست کشمیر سے چل کر سیر و سیاحت کرتے ہوئے موضع مکیانہ ضلع گجرات میں آئے۔ کافی مخلوق کو فیض سے سیراب کیا۔ چھ ماہ تک وہاں رہے۔ بہادر خاں گوجر کو فیضِ طریقت سے بہرہ ور کر کے بنام بہادر شاہ موسوم کیا۔ اور فرمایا کہ ہمارا وطن دور ہے۔ تم ہمارے پیرخانہ جھنگی شریف میں جایا کرنا۔ وہاں سے تمہارے سب مقصود حاصل ہو جائیں گے۔ یہ کہکر آپ واپس وطن چلے گئے۔

فراخیِ رزق کی دعا | آپ نے بہادر شاہ کو دعا دی کہ تجھ سے بہت سلسلہ جاری ہوگا۔ دیوان خانے، طویلے، خراس، گائیں، بھینسیں، گھوڑے، اور شان و شوکت ظاہری بھی حاصل ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص اصحاب یہ تھے۔

۱	بابا بہادر شاہ گوجر۔	کوٹ عنایت خاں ضلع گوجرانوالہ	
۲	چوہدری حسن محمد ولد ولایت وڑائچ	معروف آباد	"
۳	میاں الٰہی بخش ھنجرا	مکیانہ	گجرات

مدفن | سید حسین شاہ کا مزار منادر، ضلع جموں میں ہے۔

Marfat.com

(۱۶)

حیات اللہ

مرزا حیات اللہ خاں لاہوریؒ

آپ نواب خاں بہادر لاہوریؒ کے بیٹے تھے۔

واقعہ بیعت ایک مرتبہ حضرت سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالویؒ لاہور وارد ہوئے۔ اُن کی نگاہ سے مجلس میں وجد و تاثیر کا ہنگامہ گرم ہوا۔ چنانچہ مرزا صاحب کو بھی وجد ہو گیا۔ افاقہ کے بعد اُن کے مریدوں میں داخل ہوئے۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی قدس سرہٗ کتاب تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

"مرزا حیات اللہ خاں فرزند نواب معز الیہ تاثیر شد بوجد آمد بر دست بابد و دست بیعت شد" [1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۸۹ شرافت

Marfat.com

ا

خ

(۱۷)

خدا بخش

شیخ خدا بخش لاہوری رح

مشہور نام بخشو تھا۔ شیخ عثمان قصوری رح کے مرید تھے۔ لاہور میں آپ کی مسخرات بہت تھی۔ محبوب خلائق ہو گئے۔ خواص و عوام کا انبوہ ہر وقت آپ کے دروازہ پر موجود رہتا۔ آپ ہجوم خلائق سے تنگ آکر دہلی چلے گئے۔[1]

---

[1] حدائق قدسیہ قلمی ورق ۵۸۲-۳ ثمرات

Marfat.com

(۱۸)

خیر محمد

باوا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ پوٹھوہاری رح

آپ حضرت پیر کلاں پیر ڈھکیاہ والے رح کے بزرگ خلیفہ تھے۔ موضع موہڑہ [illegible] علاقہ پوٹھوہار میں سکونت رکھتے تھے

محبت شیخ | آپ اپنے پیر و مرشد کی محبت میں اسقدر سرشار تھے کہ زیادہ تر آستانہ عالیہ پر ہی حاضر رہا کرتے اور ہر طرح کی خدمات بجا لاتے۔

یار طریقت | آپ کے درویشوں میں سے سائیں کالا بڑ کی بدھال والے خواص میں سے تھے۔ آپ نے اُن کو فرمایا تھا کہ ڈھکیاہ شریف میں ہمارے مرشد صاحب کا عرس [illegible] چنانچہ انہیں کی اولاد آج تک اس خدمت کو انجام دیتی ہے۔

زمانہ وفات | باوا خیر محمد صاحب رح کی وفات تقریباً ۱۱۹۵ھ ایک روایت [illegible] ہجری مطابق ۱۷۸۴ء [illegible] محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم بن عالمگیر ثانی [illegible] ۱۲ [illegible]

مدفن | آپ کا مزار موضع موہڑہ [illegible] تالاب کے کنارے پر [illegible]

عرس | آپ کا عرس ہر سال [illegible]

Marfat.com

د

(۱۹)

دیدار بخش

میاں دیدار بخش لکھنوالی رح

آپ میاں کرم قلی ولد میاں شاہ محمد بھٹی لکھنوالی کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔
دیوان مست عمر نوشاہی نے قادری نوستان ص۱۹ میں لکھا ہے۔

ھ

کرم قلی گھر لعل عجیبہ واہ دینہ ادچمکارے — اسم دیدار بخش دیدار دل کھُلتے نور پھوہارے
لکھاں خلقت دید کرن نوں آوے پیڑیوں دُور دُور — مستا جلوہ چمک کھلوتا جیوں موسیٰ کوہ طور
ہر ہر طرفے دھانگاں پیاں کھُلا فیض رحمانی — مست عمر اوہ قطب زمانے وحدت گنج حقانی
لکھاں عجب کرامت حضرت لکھاں فیض جہانے — صاحب شان بیان نہ ہووے کیتے رحم خدانے

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں غلام حیدر صاحب تھے۔

مدفن | آپ کا مزار قصبہ لکھنوال ضلع گجرات میں روضہ مقدس حضرت میر شاہ سلطان سے شرقی جانب علیحدہ روضہ میں ہے۔

Marfat.com

ک

(۲۰)

رحمان شاہ

بابا رحمان شاہ ٹکہ پوری ؒ

آپ حضرت بابا ماہی شاہ صاحب ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے مرید تھے۔ کمال [illegible] کر خلافت پائی۔ تذکرۃ المشائخ میں آپ کا ذکر اس طرح تحریر ہے

"بابا رحمان شاہ ٹکہ پور ضلع امرتسر میں کامل ولی اللہ گذرے ہیں۔ آپ بڑے عابد [illegible] تھے۔ چلہ دریائے بیاس پر کئے خصوصاً بیّن غازیوال پر آپ کا حجرہ تھا۔ اور وہاں ابھی باغ و کھوہ اراضی گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے معافی بنام خانقاہ اندراج کاغذات ہے۔"

لے تذکرۃ المشائخ قلمی ص [illegible]

Marfat.com

(۲۱)

روشن دین

سخی روشن دین اُبھریروی رح

آپ درویشوں کی زبان میں سخی صاحب، یا سخی لال مشہور ہیں۔ آپ حضرت شیخ فیض بخش رحمن آبادی رح کے اکابر خلفا اور سجادہ نشینوں سے تھے۔ آپ نے فقر میں بلند مقام پایا، سرگروہ فقرائے نوشاہیہ اور فخر درویشان رحمانیہ تھے۔ عشق و ذوق اور وجد و حالات میں بے مثل تھے۔ تمام عمر اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں گذاری اور انہوں نے اپنے پاس رکھا۔

اوراد و وظائف | آپ نماز پنجگانہ کے پابند، نوافل تہجد کے بعد بغداد شریف کی طرف متوجہ ہو کر تسبیح شیخ میں مشغول ہو کر دعائے شوقیہ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ شَوْقِکَ گیارہ سو مرتبہ پڑھا کرتے۔ اس سے آپ کو عشق حقیقی عطا ہوا۔

سخی کا خطاب ملنا | اپنے پیر روشن ضمیر کی وفات کے بعد ایک مرتبہ اپنے وطن سے ننگے پاؤں پیدل چلتے ہوئے، درگاہ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب رح بر مقام بھڑی شریف حاضر ہوئے۔ اُس وقت آپ کے ہمراہ آپ کے خادم مولوی حافظ نور محمد صاحب کھلا نوالہ؟ بھی تھے۔ آپ مزار شریف سے لپٹ گئے۔ اور زار زار روئے۔ درگاہ رحمانیہ سے آپ کو حکم ہوا "میاں روشن! ہم نے تم کو سخی روشن دین کر دیا ہے۔ تم جا کر موضع ابھریال میں ڈیرہ لگا دو۔ تمہارا فیض عام ہو گا۔"

کرامات

دولتمندی کی دعا | ایک دفعہ آپ کسی مرید کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ مرید بہت غریب تھا۔ رات کو

Marfat.com

اُنہوں نے اپنی افلاس و غربت کا بہت رونا رویا۔ آپ کو اُن کے حال پر رحم آگیا۔ سحر گی کے وقت صاحب خانہ کی عورت کو فرمایا کہ وضو کے لئے پانی گرم کر دو۔ جب اُس نے چولھے میں آگ پھونکنے کے لئے ہاتھ ڈالا۔ تو اُس کو وہاں سے ایک سونے کی اینٹ مل گئی۔ اور وہ بہت دولتمند ہو گئے۔ ؎۱

مخالفوں کا مطیع ہو جانا ایکبار آپ دریائے ستلج کے کنارہ پر جا رہے تھے۔ ایک عورت پر نظر پڑی جو پانی کا گھڑا اُٹھا کر لے جا رہی تھی۔ آپ کو وجد ہو گیا۔ وہ بھی متاثر ہوئی اُس کے وارثوں نے جب یہ واقعہ سُنا تو لاٹھیاں لے کر آپ کو مارنے کے واسطے آئے۔ آپ نے اُن پر نگاہ کی تو وہ سب مطیع و مسخر ہو کر قدمبوس ہوئے۔ ؎۲

سجادگی آپ تمام عمر مجرد رہے۔ آپ کی اولاد نہیں چلی۔ لہذا آپ کے چھوٹے بھائی میاں سلطان محمود صاحب سجادہ نشین ہوئے۔

یاران طریقت آپ کے مریدوں کا سلسلہ وسیع تھا۔ آپ فرماتے جو ہمارا مرید نہ ہو گا وہ پچھتائے گا کہ میں کیوں نہ مرید ہوا۔ آپ کے درویش روشن شاہی کہلاتے ہیں۔ جو حسب ذیل تھے

۱	میاں سلطان محمود۔ برادر آنجناب	اھرپرت	ضلع بہاولنگر
۲	مولوی حافظ نور محمد رح	کھرل شریف	ساہیوال
۳	بابا سلطان شاہ رح	حضرت شیر گڑھ	
۴	شیخ تاج محمود چوڑ یگر رح	پاک پتن شریف	
۵	بابا ثابت شاہ	[illegible]	[illegible]
۶	بابا رحمت شاہ	[illegible]	بہاولپور
۷	بابا سلطان شاہ رح ساکن شمیانوالہ مدفون ختم		لاہور

؎۱ [illegible] شاہی قلمی جلد دوم ص ۲۰۸۔ ؎۲ ایضاً ص ۲۱ شرافت

Marfat.com

۸ شیخ شہاب الدینؒ

۹ میاں باقر قوال خاص

۱۰ میاں عظمت۔ برادر باقر قوال۔

۱۱ میاں سلطان۔ برادر باقر قوال۔

مدفن آپ کا مزار بمقام بستی نوشا میاں متصل الہ برشے مضافات نوشہرہ ضلع بہاول نگر میں ہے۔ ہر سال عرس پر گیارہویں چیت کو رسم غلاف پوشی اور چودھویں چیت کو چراغ افروزی کی رسم ادا ہوتی ہے۔

شجرۂ فقرائے سخی روشن دینؒ

شیخ شہاب الدینؒ

میاں علی محمدؒ

پیر سبحان شاہ

حاجی مراد علی شاہ

پیر مہر علی شاہ صاحب۔ بستی جوہر کانہ ضلع بہاولپور میں سکونت رکھتے ہیں۔ چوبیسویں رمضان ۱۳۸۶ھ ایک ہزار تین سو چھیاسی ہجری چھبیس جنوری ۱۹۶۷ء ایک ہزار نو سو سڑسٹھ عیسوی کو زندہ موجود ہیں۔ پیری مریدی کا سلسلہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

(۲۲)

ذکریا خاں

نواب ذکریا خاں بہادر لاہوریؒ

آپ کا نام ذکریا خاں، خطاب نواب خان بہادر سیف الدولہ دلیر جنگ تھا۔ عہد محمد شاہ اعز الدولہ ہزبر جنگ کا خطاب بھی پایا۔

والد کا نام نواب عبدالصمد خان سیف الدولہ غالب جنگ۔ دادا کا نام خواجہ عبدالکریم تھا۔ حضرت خواجہ محمد سید الاحرارؒ کی اولاد سے تھے۔

آپ کی والدہ کا نام بیگم جان تھا جس نے لاہور میں محلہ بیگم پورہ اپنے نام پر آباد کرایا۔

نواب عبدالصمد خان بہادر دلیر جنگ کا آبائی وطن سمرقند تھا ... پیدائش آگرہ میں ہوئی [illegible]

[illegible]

منصب پنجہزاری | آپ کو عہد معزالدین بادشاہ شریک جنگ ہونے کے صلہ میں منصب پنجہزاری ملا۔ اور عہد مغلیہ میں جس کو یہ منصب ملتا تھا۔ اس کو یہ کچھ اعزاز میں دیا جاتا تھا۔

(بقیہ حاشیہ ص...) سے سرفراز ہوئے۔ عہد محمد فرخ سیر بادشاہ میں منصب ہفت ہزاری اور صوبہ داری لاہور پائی۔ اور گورو کی مہم میں مامور ہو کر جنگ میں فتح پائی۔ اور خطاب دلیر جنگ سے مخاطب ہوئے۔ اور محمد شاہ کے زمانہ میں صوبہ داری ملتان اور خطاب سیف الدولہ سے سرفرازی پائی۔ نماز پانچوں وقت باجماعت پڑھتے تھے۔ ہر جماعت میں تین چار سو آدمی ہوا کرتے۔ ختم احزاب اور تہجد کبھی فوت نہیں ہوئی۔ روزانہ دو سو (٣٠٠٠) آدمی ان کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ ہر ایک سال میں تین ہزار خلعت فاخرہ اور لباس عیدین پر اور سردیوں میں ارباب حاجات کو دیتے تھے۔ ان کی مجلس میں علما و شرفا و شعرا دوام حاضر ہوا کرتے۔ تفسیر و حدیث بیان کیا کرتے۔ ظہر و عصر کے درمیان مشاعرہ کرایا کرتے دیوان مرزا صائب کو پسند کیا کرتے۔ کہا کرتے "دنیا کی زندگی ایسی ہے جیسے کسی چیز کی تلاش ہے جب مر جاتا ہے تو بے فکر ہو جاتا ہے جیسے وہ چیز مل گئی ہے۔ کچھ عرصہ صوبہ داری ملتان کرنے کے بعد ۱۱۵۰ھ ایک ہزار ایک سو پچاس ہجری میں وفات پائی۔ مصرع تاریخ ہے " زہے وصل عبد الصمد خاں بحق " ابوالبرکات خاں صوفی نے مادہ تاریخ لکھا " احرار دوم رفت " مرزا محمد بیگ نے یہ اشعار مدحیہ لکھے۔

خامہ را ہر گاہ مے پرسم کہ ممدوح تو کیست — نام سیف الدولہ عبد الصمد خاں مے برد
آں دلیر عرصہ جنگ آں بہادر روز رزم — آنکہ تیغش رنگ از روئے هژبراں مے برد
قدر دانا قدر من نشناخت کس از ناکساں — حیف کش آئینہ را در شہر کوراں مے برد
بر امید قدر دانی آمدم در حضرت — خود سخن صاحب سخن پیش سخنداں مے برد*

* نواب عبد الصمد خاں کے یہ حالات کتاب تذکرہ مردم دیدہ[۶] مشمولہ اورینٹل کالج میگزین لاہور نومبر ۱۹۶۰ء / ۱۳۸۰ھ مرتبہ ڈاکٹر سید عبد اللہ سے لئے گئے ہیں۔ ۱۲۰ ۔ ش

۶ اس تذکرہ کا مصنف ۱۱۳۰ھ / ۱۷۰۸ء میں پیدا ہوا۔ ۱۲۰ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

۱	ماہوار تنخواہ درجہ اول		تیس ہزار روپیہ	(۳۰۰۰۰)	
۲	گھوڑے	عراقی	چونتیس	(۳۴)	
۳	〃	مجنس	〃	〃	
۴	〃	ترکی	اٹھاسٹھ	(۶۸)	
۵	〃	یابو	〃	〃	
۶	〃	تازی	〃	〃	
۷	〃	جنگلہ	〃	〃	
۸	ہاتھی	شیر گیر	بیس	(۲۰)	
۹	〃	سادہ	تیس	(۳۰)	
۱۰	〃	منجھولہ	بیس	(۲۰)	
۱۱	〃	کرہیہ	〃	〃	
۱۲	〃	پھنڈرکیہ	دس	(۱۰)	
۱۳	باربرداری	اونٹ	ایک سو	(۱۰۰)	قطار
۱۴	〃	خچر	دو سو	(۲۰۰)	قطار
۱۵	〃	عرابہ (گاڑی)	ایک سو ساٹھ	(۱۲۰)	ے۲

بیعت طریقت | آپ کی بیعت طریقت حضرت سید شیر محمد [illegible] میاں شاہ [illegible] نوشاہی برخورداری ساہن پالوی [illegible] کے ذکر میں لکھا ہے۔ "نواب ذکریا خاں بہادر [illegible] الخ"

---

۲ ے بہ تفصیل کتاب امرائے ہنود صفحہ ۳۸۱ [illegible] ۱۹۱۰ء شائع کردہ انجمن ترقی اردو [illegible]

Marfat.com

اولاد | کتاب راجگان پنجاب بمصنفہ سر لیپل گریفین صاحب۔ اور کتاب تاریخ پنجاب مصنفہ کننگھم صاحب میں آپ کے ۲ دو بیٹے لکھے ہیں۔

۱۔ امیر یحییٰ خاں بہادر رح بقول صاحب تحقیقات چشتی یہ دکن کو چلا گیا۔

۲۔ امیر شاہ نواز خاں رح متوفی ۱۱۵۸ھ ۱۷۴۵م۔ تذکرہ نوشاہی سے تیسرا بیٹا حیات اللہ خاں ثابت ہے

کتاب تذکرہ مردم دیدہ میں امیر یحییٰ خاں کے ایک بیٹے کا نام نواب عز الدولہ داؤد خاں ہے

تاریخ وفات | نواب زکریا خاں کی وفات یکم جمادی الاخریٰ ۱۱۵۸ھ میں ہوئی۔

مسجد نواب زکریا خاں | رائے کنہیا لال کی تاریخ لاہور سے ظاہر ہے کہ آپ کی مسجد درگاہ مادھو لال حسین سے مغرب کی طرف ہے تین محرابیں ہیں۔ درمیانی محراب پر بخط ثلث کاشی کار رنگ آسمانی بسم اللہ و کلمہ شریف لکھا ہے اور شمالی محراب پر یہ اشعار لکھے ہیں۔

خواست در دور شاہ ملک پناہ — شاہ ہندوستان محمد شاہ
عالم و عادل و سخی زمان — در صف معرکہ چو شیر ژیان
زبدۂ بارگاہ او نواب — زکریا خان صوبہ پنجاب
بدخواہش اگرچہ جمشید ست — لرزہ در تن فتادہ چون بید ست
نیک نام آنکہ نیک نامی او — ہمچو بوئے گل ست در ہر سو
چاہ و مسجد ز خود بنا بکند — عالی و خوب و خوشنما بکند
محض بہر خدا کنند این کار — تا نمازی شود نماز گذار
باز ہر چہ ثواب زان آید — بسوئے بانیش شود عاید

محراب جنوبی پر یہ اشعار درج ہیں

یارب از فضل خود نگاہش دار — از شکستن تو در پناہش دار
کرد احداث مسجد محکم — نیز خوش در چاہ مستحکم
نزد درگاہ صاحب عرفان — واقف سر حضرت رحمان
آنکہ معروف شد بہ لال حسین — خاک نعلین اوست سرمۂ عین

تاریخ تعمیر

چو این سجدہ گہ از پئے خاص و عام — بنا یافت از سرور نیک نام
ز تاریخ او ہر کہ جوید شمار — بیابند ہزار و صد و چہل و چار
۴۴ ۱۱ ھ

Marfat.com

س

(۲۳)

سپاہی شاہ

بابا سپاہی شاہ جھنگی والا رحمۃ اللہ علیہ

آپ بابا باہی شاہ صاحب جھنگی والا رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی اور اُن کے مرید و خلیفہ تھے۔ اُن کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ والد کا نام میاں علی محمد تھا۔ قوم آرائیں سے تھے۔

تذکرۃ المشائخ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"آپ نے فقر کا تاج سر پر پہنا۔ چونکہ آپ بڑے سلیم الطبع و معدن محاسن و اخلاق و صاحب کرامات و خرق عادات تھے اور آپ کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے عابد زاہد تھے اور گوشہ تنہائی اختیار رکھتے تھے۔ اور شب روز سوائے عبادت خداوند کریم کے اور کچھ کام نہ تھا۔ اور ذکر اللہ ہی آپ کی غذا تھی۔ پنجگانہ نماز کے علاوہ آپ تہجد خوان بھی تھے۔ اور عالم جماعت آپ سے قرآنی تعلیم پاتے تھے۔"

آپ کے زمانہ میں ہی تمام معافیات اراضی اندراج کاغذات گورنمنٹ ہوئیں۔ آپ کی رجوعات بہت تھی۔ خلائق کا ہجوم ہر وقت رہتا۔ آپ پابند شریعت تھے۔

تحریر تصنیف | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے کہ آپ نے چند کتب اپنے ہاتھ سے تحریر کی ہیں۔

اول آپ کا ایک مجموعہ وظائف قلمی ہے جو آپ نے ماہ رجب ۱۱۰۲ھ (۱۶۸۸ء) میں بابا باہی شاہ صاحب کی وفات سے آٹھ برس بعد ختم کیا تھا اور اس میں مدت سے عملیات عملی درج ہیں اور مجموعہ وظائف کی تحریر حضرت بابا باہی شاہ صاحب کے

Marfat.com

زمانہ میں ہوئی ہے اور بعض عملیات بعد وفات تحریر کئے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل آپ نے اپنے مرشد حضرت جناب بابا باھی شاہ صاحبؒ سے تحریر کئے ہیں۔

۲ دوم۔ آپ نے اپنے قلم سے قرآن مجید قلمی تحریر کیا ہے۔ جو بہت عمدہ خوشخط ہے۔

۳ سوم۔ کتاب دلائل الخیرات درود شریف کی کتاب آپ نے قلمی تحریر کی ہے۔ وہ بھی قابل دید ہے۔

صاحبزادہ پیر میر احمد صاحب مولوی فاضل تذکرۃ المشائخ میں لکھتے ہیں کہ۔ یہ تینوں کتابیں حضرت بابا سیاھی شاہ صاحب کی بندہ کے پاس ہیں اور بحفاظت تمام بزرگ اس کو رکھتے رہے ہیں اور اب بھی بدستور حفاظت سے رکھی گئی ہیں اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جو آپ کی اولاد میں کئی اشخاص کے پاس ہیں اور بہت سی قلمی کتابیں گم ہوگئی ہیں۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں شہاب الدین نام تھے جو آپ کی زندگی میں ہی فوت ہوگئے۔ اُن کا مزار جھنگی باھی شاہ میں چار پہلو روضہ کی صورت میں ہے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱ میاں شہاب الدین فرزند آنجناب

۲ میاں عبدالغفور بن شہاب الدین۔ نبیرہ آنجناب

دفن | بابا سیاھی شاہ صاحب کا مزار جھنگی باھی شاہ ضلع ہوشیارپور میں بابا باہی شاہ صاحبؒ کے دربار شریف سے غربی جانب ہے۔

شجرۂ فقرائے بابا سیاہی شاہ رح

میاں شہاب الدین رح
|
میاں محمد بخش رح
|
حاجی عطا محمد
|
سائیں رام شاہ۔ ساکن سیدپور تحصیل و ضلع امرتسر

ان کے حالات اس کتاب کے آٹھویں حصہ موسوم بہ شواہد الافکار میں لکھے جائیں گے۔

Marfat.com

(۲۴)

سلطان

شیخ سلطان رح

آپ شیخ عثمان قصوری رح کے یاروں سے فقیر کامل تھے۔ شیخ صاحب آپ کے حق میں فرمایا کرتے۔ "میاں سلطان خدا کے دفینوں سے ہے۔" [1]

شیخ پیر کمال لاہوری رح آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

ذکر سلطان بس عجب صفا شد [2]
بدل پر نور مرد اولیا شد

---

[1] مخالف تذکرہ قلمی ص ۵۸۳ [2] ایضاً ص ۵۸۳ مترادف۔

Marfat.com

(۲۵)

سیف اللہ

میاں سیف اللہ بگھولوی رح

آپ کے والد کا نام دسوندھی بن سوہاوہ بن چوہڑ تھا۔ قوم ڈھلو زمیندار سے تھے آباؤ اجداد سے موضع سوہاوہ متصل آدھی ڈھلواں (حال ضلع گوجرانوالہ) میں سکونت رکھتے تھے۔

تعلیم و بیعت طریقت | آپ نے ظاہری علم کی تحصیل موضع سوہاوہ سے کی۔ پھر باطنی تعلیم کے واسطے حضرت سید عبدالواسع بن سید فیض اللہ قادری نوشاہی ساکن چک ساداں کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی اور خلافت حاصل کی۔ چند سے فیض شیخ بگھولی رح سے بھی پایا۔ اُن کی مجلس میں بیٹھتے اور فیضیاب ہوتے۔

سکونت | آپ نے سکونت موضع کالے کے میں رکھی۔ جو دریائے چناب کے دائیں کنارہ پر گجرات سے چار میل مشرق کی طرف ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ لوگ وہیں حاضر ہو کر آپ سے مستفید ہوتے۔ پنڈی تاتار کے لوگ اکثر آپ کے مرید تھے۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں غلام محمد رح

۲ میاں عبدالقادر المعروف قادر بخش رح

۳ میاں حسن محمد رح ——— تینوں بھائی چکیاں راداں میں شادی شدہ تھے۔

- آپ کی اولاد میں سے دو شخص میرے احباب میں سے ہیں۔

اول میاں محمد حسین صاحب۔ یہ موضع چک چھب علاقہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں امام مسجد ہیں۔

Marfat.com

میرے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔ اسوقت ۱۳۹۰ھ ایکزار تیں سو نوے ہجری میں موجود ہیں۔ ابن میاں کرم دین بن میاں غلام حسین بن میاں غلام محمد بن میاں سیف اللہ صاحب رح

دوم میاں تجمل حسین صاحب پروفیسر زمیندار سائنس کالج گجرات۔ یہ میرے خاص احباب میں سے ہیں گجرات میں سکونت رکھتے ہیں۔ میری کتاب مواعظ نوشہ پیر کا پیش لفظ لکھا تھا۔ اسوقت موجود ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔ یہ میاں قادر بخش صاحب کی اولاد سے ہیں۔

مدفن | میاں سیف اللہ کی قبر موضع کھوڑے ضلع گجرات میں ہے۔

Marfat.com

ش

(۲۶)

شیخ جی

باوا شیخ جی برقندازی پوٹھوہاری؟

آپ عابد و زاہد منظورِ درگاہِ الٰہی تھے حضرت میر کلاں بیرو کھیاھی؟ کے بڑے خلیفوں میں تھے۔ موضع جنڈ نجار، علاقہ پوٹھوہار میں سکونت رکھتے تھے۔

طریق عبادت | آپ ادائے فرائض کے علاوہ زیادہ تر مراقبہ میں بیٹھے رہتے تھے۔ ایک چوکی پر دوزانو بیٹھتے۔ اور اپنی ٹھوڑی گھٹنے پر ٹکا رکھتے۔ اسی لئے آپ کی داڑھی ٹھوڑی سے گھس گئی تھی۔ اور دائیں بائیں سے لمبی تھی۔ آپ کو ابدال کا مرتبہ عطا ہوا تھا۔

کرامات

کیمیا دی نگاہ | چونکہ آپ پر فقر و فاقہ کا اکثر دورہ رہتا تھا اور درویشوں کا خرچ کافی تھا۔ ایک مرتبہ کوئی کیمیاگر آپ کے پاس آیا اور آپ کی مسکنت کو دیکھ کر چاہا کہ کچھ خدمت کرے۔ عرض کیا میرا خیال ہے کہ گاؤں سے جسقدر دودھ مل سکے لے کر نالہ کانسی پر جا کر آج کھیر پکائیں۔ خود بھی کھائیں اور آئندہ روندہ مسافروں کو بھی کھلائیں۔ اس بہانہ سے دودھ اکٹھا کر لیا۔ اور نالہ کانسی پر سے جا کر ایک کڑاھی میں ڈال دیا۔ اور نیچے آگ جلا دی جب دودھ کو جوش آیا۔ تو اس نے ایک ایسی دوائی ڈال دی جس سے وہ سب چاندی بن گئی۔ اس نے عرض کیا کہ یہ سب چاندی آپ کے لئے ہے۔ آپ اس کو محفوظ کریں اور ضرورت کے وقت کام میں لایا کریں آپ نے فرمایا سورج غروب ہولے پھر چلیں گے چنانچہ جب اندھیرا چھا گیا تو آپ نے قضائے حاجت کی اور اس کو فرمایا کہ مٹی کا ایک ڈھیلا پکڑاؤ۔ اس نے ہر چند جستجو کی مٹی کا کہیں نام و نشان

Marfat.com

نہ پایا۔ جہاں دیکھتا چاندی پر نظر پڑتی۔ آخر معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا تو ہم کو دُنیاوی لالچ میں پھنسا کر یادِ الٰہی سے غافل کرنا چاہتا تھا۔

ایک درویش سے مقابلہ | آپ کے دادا مرشد حضرت سید حافظ قائم الدین محمد برخوردار یار جنگی کے صاحبزادہ سید غلام رسول رح ایک دفعہ سفر کرتے ہوئے آپ کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے حسبِ توفیق خدمت کی اور نذرانہ دیا۔ کسی شخص نے کہہ دیا کہ باوا صاحب تو کیمیاگر ہیں انہوں نے خدمت بہت کم کی ہے۔ اس کی بات سُن کر سید صاحب نے اپنے درویشوں کو کہا کہ فقیر صاحب کے مکان میں جو کچھ موجود ہے لوٹ لو۔ چنانچہ انہوں نے سب کچھ لوٹ لیا۔ جب گھوڑے پر سوار ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ " ظالم فقیر کی اولاد نہ ہونی چاہیئے "۔ سید صاحب نے سمجھ لیا کہ اب اس درویش کا بول پورا ہو کر رہے گا۔ انہوں نے بھی کہہ دیا کہ اگر میری اولاد نہیں ہوگی تو تیرے ہاں بھی اولادِ نرینہ نہیں ہوگی۔ اس دو بزرگوں کی اولاد کا سلسلہ نہ چلا۔

مدفن | باوا شیخ جی صاحب رح کا مزار موضع جنڈ تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی میں ہے۔ آپ کا عُرس ہر سال ستائیسویں ماہِ جیٹھ کو ہوتا ہے۔ آپ کی بیٹی کی اولاد اس کو انجام دیتے ہیں۔

Marfat.com

ص

(۲۷)

صدرالدین

حضرت سید صدرالدین مشہدی رضوی برقندازی بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ مشہدی رضوی سادات سے موضع بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ حق کی طلب ہوئی تو سفر کرتے ہوئے جالندھر پہنچے اور حضرت شاہ عبدالغفور دانشمند انصاری نوشاہی برقندازی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ چند سال اُن کی خدمت میں رہے اور خلافت سے مشرف ہوئے۔

بہاولپور میں ورود بہاولپور کے لوگ شاہ عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آگے ملتمس ہوئے کہ آپ اپنا ایک درویش ہم کو دیں۔ جو ہماری تربیت کا کفیل ہو۔ انہوں نے سید صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب کیا اور اُن کے ساتھ بھیج دیا۔ آپ نے بہاولپور کے اور اطراف و اکناف کے لوگوں کو اپنے فیض سے سیراب کیا۔ کافی عرصہ عمر کا وہیں گذارا۔

یارِ طریقت آپ کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اپنے وطن بدوملہی میں اپنے برادرزادہ سید احمد شاہ کو پیغام بھیجا کہ میں اب دُنیا سے سفر کرنے والا ہوں آکر جائداد سنبھال لو۔ وہ بہاولپور آپ کی خدمت میں گئے۔ آپ نے ان کو مرید کیا اور اپنے باطنی فیض سے معمور کر دیا اور فرمایا۔ بس میری یہی جائداد تھی۔

وفات سید صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۱۲۴۰ھ ۱۸۲۴ء میں ہوا۔ مزار بہاولپور میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"شہزادہ بفردوس بریں شد" ۱۲۴۰ھ

Marfat.com

(۳۸)

صدیق بیگ

مرزا صدیق بیگ لاہوری رح

آپ مرزا محمد امین خان قصوری لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے پیر صاحب کی وفات کے بعد مزار حضرت شاہ فرید لاہوری (ڈھولن وال) کے سجادہ نشین ہوئے۔ ۲۹ سال تک مسند خلافت پر متمکن رہے۔ ڈیرہ کو بارونق بنایا۔ [1]

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفہ یہ تھے۔

۱۔ مرزا محمد [illegible] بیگ لاہوری۔ آپ کا بیرہ۔

۲۔ شیخ جہان شاہ مجذوب لاہوری رح

تاریخ وفات | آپ کی وفات بقول صاحب تحقیقات چشتی [2] ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۴۵ھ [illegible] بارہ سو پینتالیس ہجری بمطابق ۲۶ [illegible] مئی ۱۸۳۰ء [illegible] ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی ۱۸۰۵ء [illegible] اس وقت [illegible] بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ولیم بینٹنک تھا [illegible] تیسرا سال تھا۔

اس وقت حکومت لاہور پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کا [illegible]

مدفن | مرزا صدیق بیگ کی قبر لاہور [illegible] [illegible] حلقہ [illegible] [illegible]

لہ تحقیقات چشتی ص ۲۴۹ [illegible]

Marfat.com

ظ

(۲۹)

ظاہر

شاہ ظاہر ولی گھڑتلی رح

آپ میاں محمد زمان بن ابراہیم عُرف عبدالرحیم جسمانی بھڑیوالہ رح کے بزرگ خلیفوں میں سے تھے۔ میاں سجادہ صاحب بھڑیوالہ رح سے بھی فیض پایا آپ صاحب ترک و تجرید تھے۔

مدفن | آپ کی قبر موضع گھڑتل ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ سالانہ عُرس ماہ ہاڑ میں ہوتا ہے۔

مسمی دولت رام کھتری نے آپ کی قبر پختہ بنوانے کے واسطے ہندوؤں اور مسلمانوں سے چندہ جمع کیا۔ جب قبر بنوانے لگا تو ہندوؤں نے مخالفت کی کہ تو مسلمان درویش کا مزار بنواتا ہے ہمارے روپے واپس کردے۔ اُس نے آپ سے استمداد کی۔ اسی وقت قبر کی بنیاد کھودنے میں سات روپے برآمد ہوئے۔ یہ کرامت دیکھ کر ہندو معتقد ہو گئے۔

Marfat.com

(۳۰)

ظہور الدین

شاہ ظہور الدین کابلی پشاوری رح

آپ شاہ عبداللہ بابا بانی پشاوری رح کے خواص خلیفوں سے تھے۔ ولادت اور نشو و نما پنجاب میں ہوئی۔ بلکہ مرشد کے حکم سے خلیفت کابل پر مامور ہوئے۔ چند عرصہ وہاں رہ کر تبلیغ اسلام اور ترویج سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی۔ اکثر لوگ حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔

مجاورت درگاہ پیر | جب آپ کے پیر دستگیر کا انتقال ہوا تو تجہیز و تکفین کی خدمت آپ نے ہی انجام دی اور پھر وہیں مزار پر مجاور بنے رہے۔[1]

یاران طریقت | آپ کے مریدوں سے تین صاحب خلافت ہوئے۔

۱ شیخ مستان شاہ پشاوری رح

۲ شیخ عظمت شاہ پشاوری رح

۳ میاں اعظم الدین پشاوری رح

زمانہ وفات | شاہ ظہور الدین رح کی وفات تقریباً سنہ ۱۲۰۰ھ ایک ہزار دو سو ہجری سنہ ۱۷۸۶ء ایک ہزار سات سو چھیاسی عیسوی کے حدود میں بعہد سلطنت ابو المظفر جلال الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ سنہ ۲۸ اٹھائیس جلوسی تھا۔

اس وقت کمپنی بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر [illegible] گورنر ہوا۔

---

[1] ملفوظ خلیفہ میر احمد پشاوری رح [illegible]۔

Marfat.com

مدفن | آپ کا مزار شہر پشاور میں بیرون کچہری دروازہ اور ریتی دروازہ اپنے مرشد کے پاس ہے۔ مشرقی قبر شاہ عبد اللہ بیابانی کی ہے۔ اور مغربی قبر آپ کی ہے۔

مادۂ تاریخ

"نیک خصلت" ۱۲۰۰ھ

شجرۂ فقرائے شاہ ظہور الدین رح

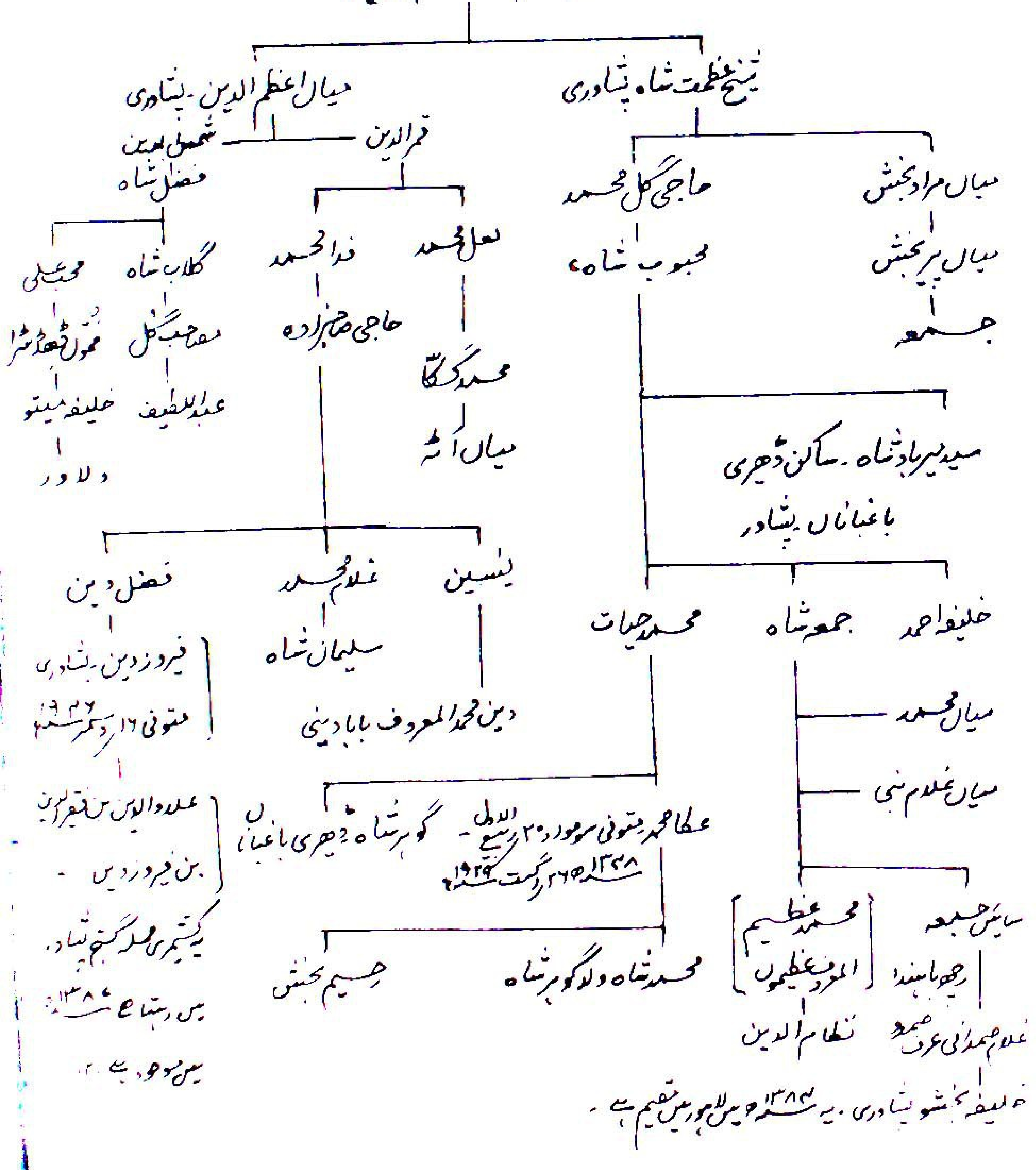

Marfat.com

ع

(۳۱)

عادل شاہ

شیخ عادل شاہ لاہوریؒ

والد کا نام میاں نور محمد راجپوت عرف کمہار تھا۔ ۱۰۸۹ھ [illegible]
مطابق ۱۶۷۸ء اکبر [illegible] چھ سو اٹھتر عیسوی بعہد اورنگ زیب عالمگیر [illegible]
پیدا ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر میں اپنے والد اور بھائی کے ہمراہ لاہور [illegible]
میں اقامت کی۔ میاں وارث چوہدری کے باغ کی [illegible]
کر دی۔ ۱

بیعت طریقت | آپ نے اپنے بڑے بھائی [illegible]
کی بیعت کر کے [illegible] آپ کا [illegible]
بھائی [illegible]

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے

۱ میاں [illegible]

۲ میاں محمد [illegible]

۳ میاں [illegible]

– [illegible]

۱ [illegible]

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سائیں یقین شاہ فرزند آنجناب رح

۲ بابا جوائے شاہ رح

۳ بابا امیر شاہ رح

۴ بابا جیون شاہ رح

۵ بابا علی اکبر شاہ رح

مدفن | شیخ عادل شاہ رح کی قبر لاہور تکیہ داتا فاضل شاہ میں ہے۔

شجرۂ فقرائے شیخ عادل شاہ لاہوری

- بابا علی اکبر شاہ مدفون تالاب
  - بابا گلاب شاہ
    - بابا کرم بخش
      - سائیں محمد دین ولد کرم بخش
        - میاں محمد شریف لاہوری
- بابا جیون شاہ
  - بابا جیوے شاہ
    - سید حیدر شاہ
      - سید نواز حسن علی شاہ پیرہ ضلع گڑھی شاہو لاہور میں رہتے تھے چشتی صابر طریقہ میں میاں محمد فاروق کے مرید تھے وہ مرید شاہ محمد حسن رسولی مصنف کتاب آئینہ تصوف کے تھے ۔۱۲
    - بابا طلاب شاہ پاکپتن شریف
      - سائیں جیجان شاہ
        - سیرانی فقیر ہے ۱۳۸۴ھ میں بعمر ستر سال موجود ہے
          - صوفی محمد صدیق نوجوان متشرع ہے ۱۵ شعبان ۱۳۸۴ھ میں مجھے گوجرانوالہ میں ملا
    - بابا حسین شاہ پیرانی گھنیاں کی
      - بابا محمد بخش عرف مستان شاہ ولد رنگر سنگھ والی گھنیاں کی
        - بابا غلام محمد مالک ہوٹل آیا اعظم سابق انچارج ستارِ دل پنجاب دھدہ ولالور
          - صوفی عبدالخالق سائیں ہمارے رشتہ میں سیالکوٹ ۱۱ محرم ۱۳۶۰ھ کو مجھے حلیم محمد ہوتے امرتسری کی دکان پر لاہور میں ملے
- بابا امیر شاہ - اپنے مرشد کے بعد داتا فاضل شاہ کے دربار کا سجادہ رہا
  - سائیں گلاب شاہ - اپنے مرشد کے بعد یہ سجادہ نشین رہا۔
- بابا جوائے شاہ
  - بابا عمر شاہ بھونڈ - ضلع گوجرانوالہ
    - بابا امام الدین بھونڈ
      - بابا دہقان شاہ بھونڈ
        - سائیں محمد علی بھٹی بھونڈ
          - بابا مولا بخش چوہان المشہور رسالہ میں یہ ۱۳۶۶ھ میں شیخوپورہ میں موجود ہے
            - سائیں باغ علی ترکھان یہ راست گو آدمی ہے ۱۳۶۶ھ کو دانا جی پر بمقام شکور پیر سیف علی رح

سید شبیر حسین ۔ ۔ ۔ عمر عشرین دنیا شفقت ایم اے اور کالج لاہور میرے احباب سے ہیں ۔۱۲

Marfat.com

(۳۲)

عالم شاہ

بابا عالم شاہ موسٰی والہ رح

آپ حضرت میاں محمد زمان بن میاں ابراہیم عرف عبدالرحیم رحمانی بھڑ والہ رح کے بزرگ خلیفوں سے تھے۔

ابتدائی حالات | آپ کے آبا و اجداد کا وطن دہلی تھا۔ قوم مغل سے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۱۱۹ سنہ ایک ہزار ایک سو انیس ہجری میں بعہد بہادر شاہ ولد اورنگ زیب شہر دہلی میں ہوئی۔ جب جوان ہوئے تو راہ حق کا شوق دل میں موجزن ہوا۔ وطن سے نکلے پھرتے پھراتے اور بزرگوں کی زیارتیں کرتے بھڑی شاہ رحمان میں پہنچے اور میاں محمد زمان کی بیعت ہو کر خلافت سے مشرف ہوئے۔

پیشہ آہنگری | پیر صاحب نے آپ کو حکم دیا کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے [illegible] اختیار کرو جس سے حلال کی روزی کما سکو۔ چنانچہ آپ [illegible] گوجرانوالہ میں آکر پیشہ آہنگری سنبھالا [illegible]

کرامات

ڈاکوؤں کا مقابلہ | منقول ہے [illegible]

[illegible]

Marfat.com

تصرف فی الاجسام | منقول ہے کہ ایک عورت نے آپ کی خدمت میں التجا کی کہ میرے گھر میں لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں، آپ دعا فرمادیں کہ لڑکا پیدا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اب خدا تعالیٰ تجھے لڑکا ہی عطا فرمادے گا۔ وہ خوش ہو کر چلی گئی۔ امر الٰہی سے بوقت ولادت اس کے ہاں پھر لڑکی پیدا ہوئی۔ رات کا وقت تھا۔ اس نے ناراض ہو کر مکان کے ایک کونے میں پھینک دی۔ اس وقت ہاتف سے ندا آئی کہ اس کو پکڑ لو یہ لڑکا ہے۔ جب دیکھا تو واقعی وہ لڑکا ہو گیا تھا۔ اس کا نام مستانہ رکھا گیا۔ اب تک اس کی اولاد موجود ہے۔[۲]

وفات کے بعد کرامت

چور سے آگاہ کرنا | منقول ہے کہ آپ کے پوتے میاں اللہ دتہ ولد پیر بخش کو چوروں نے نقب لگائی۔ آپ اس کو خواب میں ملے اور ہاتھ مار کر بیدار کیا کہ اٹھو اور اپنے مال کی حفاظت کرو۔ وہ بیدار ہوا تو چور بھاگ گئے اور سارا سامان بچ گیا۔[۳]

اولاد | آپ کی اہلیہ کا نام بی بی بھٹی تھا۔ اس کے بطن سے آپ کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔

۱ میاں پیر بخش المعروف پیر شاہ رح

۲ میاں عمر بخش المعروف عمر شاہ رح

- آپ کی ایک بیٹی بی بی زاہدہ نام تھی۔

خلفاء عظام | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	میاں پیر بخش المعروف پیر شاہ فرزند اکبر	موضع دعلال ضلع گوجرانوالہ
۲	میاں عمر بخش المعروف عمر شاہ فرزند اصغر	چک نظام "
۳	بابا حسن شاہ ترکھان	جھجھر والی "
۴	بابا رحمت شاہ	چک ہندو "
۵	شیخ محمد علی خوجہ	" "

له تا ۳ تذکرہ مشائخ قادریہ جلد دوم صفحہ ۶۷ تصرف

Marfat.com

۶	بابا نتھو شاہ ماچھی رح	چک بندہ	ضلع گوجرانوالہ
۷	بابا حکمت شاہ رح	اگو چک	سیالکوٹ
۸	بابا فقیر محمد مراسی رح	تبسرا	"
۹	سید مست شاہ مجذوب رح	علاقہ ڈگر	"
۱۰	بابا مراد شاہ سیلاری رح	ہردیو	شیخوپورہ
۱۱	بابا ولی محمد رح	جگراؤ	امرتسر
۱۲	بابا سلطان شاہ رح		
۱۳	سائیں مستانہ خادم رح		

تاریخ وفات | بابا عالم شاہ کی وفات بعمر نوے سال، سوموار، چھبیسویں رجب ۱۲۰۹ھ ایکہزار دو سو نو ہجری مطابق سولہویں فروری ۱۷۹۵ء ایکہزار سات سو پچانوے عیسوی موافق پانچویں بیساکھ ۱۸۵۱ ایکہزار آٹھ سو اکاون بکرمی میں بعہد سلطنت ابوالعدل محی الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ہوئی۔ ۳۷ سینتیس جلوسی تھا۔

اسوقت ہندوستان کا گورنر کمپنی بہادر کی طرف سے سرجان شور تھا۔ اس کی گورنری کا پہلا سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع ٹوٹے علاقہ متصل قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ قبر پختہ ہے اور چار دیواری بھی بنی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲۰۹ھ

شجرہ اولاد بابا عالم شاہ صاحب موہڑے والے

- بابا عالم شاہ کے ۲ دو بیٹے تھے۔ میاں پیر بخش المعروف پیر شاہ۔ میاں عمر بخش المعروف عمر شاہ۔
- میاں پیر بخش کے چار بیٹے تھے۔ کرم دین۔ اللہ دتہ۔ جلال الدین اور ماہیا۔
- کرم دین کا ایک بیٹا نبی بخش نام تھا جو لاولد فوت ہوا۔
- اللہ دتہ ولد پیر بخش کے دو بیٹے ہوئے۔ نواب الدین اور میاں عبد العزیز۔
- نواب الدین کے تین بیٹے ہیں۔ محمد حسین۔ محمد شریف اور غلام رسول۔ تینوں موجود ہیں۔
- محمد حسین خوش اخلاق ہے اس کے تین بیٹے ہوئے منظور احمد کوٹ للہ میں ہیڈ ماسٹر ہے۔ اور بشیر حسین و غلام حسین بچپن میں فوت ہو چکے ہیں۔
- میاں عبد العزیز ولد اللہ دتہ ضعیف العمر ہے زیست میں ۱۳۴۸ھ میں آباؤ اجداد کے سجادہ نشین ہیں۔
- جلال الدین ولد پیر بخش کا ایک بیٹا غلام حیدر تھا۔
- غلام حیدر کا ایک بیٹا غلام نبی موجود ہے۔
- ماہیا ولد پیر بخش کا ایک بیٹا نادر شاہ تھا۔
- نادر شاہ کا ایک بیٹا اللہ رکھا موجود ہے۔
- میاں عمر بخش ولد بابا عالم شاہ کے ۳ تین بیٹے تھے۔ فتح الدین۔ رنگ علی اور بڈھے شاہ
- فتح الدین کے ۲ دو بیٹے تھے۔ گھسیٹا۔ اور بوٹا لاولد۔
- گھسیٹا کے ۲ دو بیٹے اللہ دتہ اور اسمٰعیل موجود ہیں۔
- رنگ علی ولد عمر بخش کا ایک بیٹا مولا داد تھا۔
- مولا داد کا ایک لڑکا شریف بچپن میں فوت ہو گیا۔
- بڈھے شاہ ولد عمر بخش کے دو بیٹے محمد الدین واحد الدین اس وقت موجود ہیں۔

انتباہ: شجرہ میں جو موقعہ پر جا کر ۱۳۴۸ھ میں لکھا تھا جن کو موجود لکھا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس سال میں زندہ تھے۔

Marfat.com

شجرہ فقرائے بابا عالم شاہ موچھے والا

بابا سلطان شاہ

بابا نورے شاہ

بابا مراد شاہ موچی ساکن الاے پور متصل شہر [illegible]
ضلع گوجرانوالہ ان کا ذکر
کتاب باغ اولیاء ہند میں بھی ہے

بابا چراغ شاہ ساکن [illegible]

بابا سلطان شاہ
ولد مراد شاہ
مستانہ نو مسلم

بابا سارے شاہ ساکن [illegible]

بابا صوبے شاہ [illegible]
[illegible]

بابا گلے شاہ عیسائی ساکن [illegible]

بابا گنڈے شاہ مسلمان ساکن [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

(۳۳)

عبدالرحیم

میاں عبدالرحیم صاحبؒ

آپ حضرت شیخ کرم قلی لکھنوالی رحمۃ اللہ علیہ کے اکابر یاروں سے تھے۔ آپ کا آبائی وطن چندھڑ (قوم چندھڑ تھی) متصل جلالپور جٹاں تھا۔ وہاں سے جسوڑاں تحصیل پسرور میں آگئے۔ سرچشمہ فیض، صاحب ہدایت و ارشاد تھے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص یاران باصفا یہ تھے۔

۱	شیخ نور محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	جاجووالی متصل ناروال ضلع سیالکوٹ
۲	بابا فتح محمد فرزند آنجناب	جسوڑاں تحصیل پسرور "
۳	بابا دلیل شاہ قوم کاہلوں	شبہ مدفون گدھیاں۔ تحصیل ڈسکہ "
۴	بابا جلیل شاہ	" "
۵	میاں بولاق شاہ	

مدفن | میاں عبدالرحیم کا مزار جسوڑاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

شجرہ فقرائے میاں عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ

میاں فتح محمد ولد عبدالرحیم
میاں صدرالدین ولد فتح محمد
میاں رکن الدین ولد صدرالدین جاجوپوری
بابا عمر شاہ جاجوپوری ولد رکن الدین م ۱۲۹۷ھ
بابا برکت علی ولد عمر شاہ م ۱۳۲۵ھ
میاں محمد دین ولد برکت علی م ۱۳۶۰ھ
سائیں [illegible] جوگی
[illegible] جوگی [illegible]
[illegible] متصل پسرور
[illegible] سیالکوٹ
[illegible] مسعود [illegible] دارالی

شیخ نور محمد شاہ جاجووالی
جواہر علی شاہ برادر زادہ جاجووالی
بابا رکن الدین تیلی سنگیال متصل ناروال
بابا غلام نبی مسافر

یہ سید امام علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی رتڑ چھتڑ والا کے خاندان سے تھے اور لکھ رہتے تھے۔ حاجی صاحب کے ضلع میں جو ڈپٹی کمشنر لگتا وہ ان کے سلام کو آیا کرتا۔ تمام عمر مسافرت میں گزاری۔ سو سال سے زیادہ عمر پاکر ۱۳۳۷ھ میں انتقال کیا۔ مزار شریف متصل ناروال میں مدفون ہوئے۔

پیر فضل کریم
کوٹلی [illegible]
ضلع سیالکوٹ

سائیں امام دین
موچی [illegible]
متصل ناروال

حاجی غلام رسول پٹھان۔ اصلی وطن کالا شیخاں موضع کوٹلی متصل ناروال میں سکونت
متوفی ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء مدفون مزار شریف متصل ناروال۔

Marfat.com

(۳۴)

عبدالرحیم

شیخ عبدالرحیم لاہوری رح

آپ لاہور میں رہتے تھے۔ [illegible] کہ اگر میرا قرض ادا ہو جائے تو [illegible] خاندان [illegible] میں مرید ہو جاؤں گا۔ چنانچہ آپ کا قرض اتر گیا تو آپ [illegible] مرید ہونے [illegible] پہلے سید محمد سعید ذوالاؔبن سید محمد ہاشم دریادلؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] بلکہ انہوں نے روٹی بھی نہ دی۔ پھر آپ سید شاہ [illegible] سید شاہ عصمت اللہ [illegible] کے پاس گئے اور ان کی لطف سے اپنے مقصود میں کامیاب ہو گئے۔

مولانا سید حافظ محمد دیان [illegible] [illegible] کہ او اپاؤں سے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(٣٥)

عبداللہ خاں

نواب سید عبداللہ خاں لاہوری رح

والد کا نام نواب عبدالصمد خاں بہادر المعروف ابو صمد خاں سیف الدولہ غالب جنگ صوبہ دار لاہور [متوفی ۱۱۵۰ھ / ۱۷۳۷ء مدفون بیگم پورہ لاہور] تھا۔ ابن عبدالکریم احراری رح

آپ کی والدہ کا نام شرف النساء بیگم تھا جس کی قبر بنام مقبرہ سرو والا لاہور میں موجود ہے۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت شیخ دانا سیالکوٹی رح سے تھی جیسا کہ کتاب تذکرہ نوشاہی سے ظاہر ہے۔ وہ مرید حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ قطب اعظم نوشاہی برخورداری کے تھے۔

نظامت لاہور | آپ کو احمد شاہ بن محمد شاہ نے ۱۱۶۱ھ ایک ہزار ایک سو اکسٹھ ہجری مطابق ۱۷۴۸ء ایک ہزار سات سو اڑتالیس عیسوی میں لاہور کا ناظم مقرر کیا۔ آپ کے عہد میں جب احمد شاہ ابدالی نے لاہور پر چڑھائی کی تو آپ نے اس کے ساتھ شجاعانہ جنگ کی۔ بے شمار لوگ مارے گئے۔ آخر گرفتار ہو کر آپ ابدالی کے پیش کئے گئے۔ ابدالی نے پوچھا اب تمہارے ساتھ کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اگر تو قصاب ہے تو قتل کر دے۔ اور اگر بقال ہے تو فروخت کر دے۔ اور اگر بادشاہ ہے تو تاج بخشی کر دے۔ چنانچہ ابدالی نے پھر آپ کو اپنی طرف سے لاہور کا حاکم مقرر کر دیا۔

اولاد | آپ کا ایک لڑکا رحمت اللہ بیگ تھا جس کی قبر بیگم پورہ میں ہے۔

تاریخ وفات | سید عبداللہ خاں کی وفات چوتھی ذیقعدہ ۱۱۶۶ھ ایک ہزار ایک سو چھیاسٹھ ہجری مطابق دوسری ستمبر ۱۷۵۳ء ایک ہزار سات سو ترپن عیسوی میں عہد المنصف ابو المظفر مجاہد الدین احمد شاہ بن محمد شاہ ہوئی۔ یہ سنہ چھٹا جلوسی تھا۔ قبر لاہور بیگم پورہ میں مقبرہ سرو والا کے شرقی جانب ہے۔

مادہ تاریخ "صداقت شعار" ۱۱۶۶ھ

Marfat.com

غ

(۳۶)

غریب شاہ

سید غریب شاہ بنگو دالہ

آپ بابا ماہی شاہ ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے مرید و خلیفہ تھے۔ تذکرۃ المشائخ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

'' یہ بھی کامل ولی اللہ ہوئے ہیں۔ ان کا مزار موضع [illegible] بن محمود [illegible] ضلع [illegible] ملتان ہے مکان میں سے تمام [illegible] ہیں اور میاں [illegible] جاری ہے اور [illegible] متولی مکان سید صادق علی شاہ [illegible] [illegible]

پیر طریقت | آپ کے [illegible] بابا امیر شاہ نام تھا۔

— شجرۂ طریقت سید غریب شاہ بنگو [illegible] سلسلہ

بابا امیر شاہ

سید [illegible] شاہ

بابا [illegible] شاہ

بابا [illegible] شاہ

میاں [illegible]

[illegible] ضلع [illegible] میں [illegible] ۱۲۰۴ھ [illegible] میں [illegible]

[illegible] ۱۳۵۲ھ تذکرۃ المشائخ [illegible]

Marfat.com

غلام رسول

سید غلام رسول سبزداری برقندازی پاکپتنی

سلسلۂ نسبتِ طریقت | آپ حضرت سید حافظ قائم الدین برقنداز سبزداری پاکپتنی کے اکابر فرزند و سجادہ نشین تھے۔ والد بزرگوار نے اپنی زندگی میں ہی اپنے خلیفہ اکبر حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرایا۔

فقر و فاقہ | آپ ابھی کمسن ہی تھے کہ والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا۔ والدہ ماجدہ عرصہ تک حیات رہیں۔ فقر و فاقہ از حد تھا۔

فراخ دلی | ایک مرتبہ حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں کوئی شادی تھی مجلس میں سماع ہو رہا تھا۔ صاحبزادگان چشتیہ کے ہمراہ آپ بھی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اُن لوگوں نے بہت کچھ دیا قوالوں کو دیا۔ آپ کے پاس کوئی چیز موجود نہ تھی۔ آپ نے اپنے شیخ کی طرف خیال کیا۔ فوراً شاہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ نے جالندھر سے نگاہ کی تو آپ کو اپنی جیب بھاری معلوم ہوئی۔ دیکھا تو روپیوں سے بھری تھی۔ آپ نے وہ سارے روپے مجلس میں اُلٹ دیئے۔ قوالوں نے لئے۔ سب چشتیہ حیران رہ گئے۔

تولید فرزند کی دُعا | ایک مرتبہ آپ سیر کرتے ہوئے کسی زمیندار کے گھر چلے گئے۔ اس کی عورت نے اولاد کے واسطے التماس کی۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم کو اولاد سے بہرہ ور فرما دے گا لیکن بیلا تم کو ہم کو دینا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے ان کو فرزند بخشا جس کا نام پیر بخش رکھا گیا۔ آپ اس کو اپنے پاس ۔۔۔۔

وُرود دربار طریقت | آپ کی صلبی اولاد نہ ہوئی۔ بادا شیخ جی جنڈ بجار والے کے تصرف سے سلسلہ والا منقطع ہو گیا تھا۔ آپ نے شیخ پیر بخش مذکور کو اپنا متبنّے بنایا۔ اور اپنی خلافت سے نوازا۔

Marfat.com

مدفن | سید غلام رسول کا مزار اپنے والد اکرم کے روضہ میں مشرقی جانب ہے شہر بالہ تیمو ضلع ساہیوال میں موجود ہے۔ میں نے شرف اکثر مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں

شجرۂ فقرائے سید غلام رسول برقندازی

میاں پیر بخش فرزند ششم

سائیں غلام رسول ن سائیں کا لا، سائیں بڑی ڈھال متصل کوہ مان ضلع راولپنڈی۔ ان کا ذکر اس کتاب کے چھٹے حصہ سوم میں الگ کر کے بیں لکھا جائے گا

میاں غلام حسین بساکن بڑکی

میاں برخوردار [illegible]

سائیں موسیٰ کی تیمری منصور والی

سائیں سلطان لنگری منصور والی مقبرہ [illegible] آباد ضلع گوجرانوالہ

سائیں سید [illegible] غلام رسول [illegible]

سائیں [illegible] منصور والی

سید نواب شاہ منصور والی ضلع گوجرانوالہ

[illegible]

سید [illegible] شاہ [illegible]

[illegible] ضلع [illegible]

Marfat.com

(٣٨)

غلام رسول

میاں غلام رسول صاحب رح

آپ صاحب علم و فضل تھے حضرت میاں غلام مرتضیٰ نظام آبادی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ عاشقان مشائخ نوشاھیہ سے تھے۔

شجرہ شریف قادری نوشاھی | آپ کے ہاتھ کا شجرہ شریف قلمی دستیاب ہوا ہے جو آپ کی عبارت میں تحریر کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم وصل علیہ۔

شجرہ مبارکہ

کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء

قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم

قال الفقیر الحقیر غلام رسول۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب الاقطاب حضرت شیخ غلام مرتضیٰ بن شیخ محمد صابر رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب العالم مخدوم شیخ رحمت اللہ شاہ بن حافظ حبیب اللہ قادری و نوشاہی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب العالم شیخ پیر محمد بن علی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حاجی محمد نوشہ بن علاءالدین رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ سلیمان بن سعد رح

Marfat.com

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ معروف چشتی و قادری رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید مبارک رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمد غوث رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شمس الدین رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ میر رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید علی حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید مسعود حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید احمد حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید صوفی الدین حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید سیف الدین عبد الوہاب حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت غوث الثقلین رب المشرقین و رب المغربین حضرت ابو محمد عبد القادر ابن ابو صالح بن عبد اللہ جیلانی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو سعید بن مبارک بن علی مخزومی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو الحسن بن علی قرشی بن محمد یوسف قرشی الہکاری رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو الفضل بن عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوبکر محمد شبلی بن یونس بغدادی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سری سقطی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ معروف کرخی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ داؤد طائی رح

Marfat.com

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ حبیب عجمی رح

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ حسن بصری رح

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سلطان الاولیا وخلفاء الراشدین المہتدین علی ابن ابی طالب رض

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین احمد مجتبٰی محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم۔ [1]

---

[1] یہ شجرہ شریف ایک قلمی بیاض میں تحریر ہے۔ یہ بیاض میاں غلام سرور ولد میاں غلام رسول کے گھر میں بمقام کاجگولہ ضلع گوجرانوالہ میں نے ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں دیکھا ہے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(۳۹)

غلام محمد

میاں غلام محمد سوہدروی رح

آپ کے والد کا نام میاں عبدالسلام بن میاں ہدایت اللہ بن میاں عبدالرحمٰن بن حافظ سعد اللہ قریشی تھا۔ قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش ہفتہ کے دن چاشت کے وقت گیارھویں ذی الحجہ ۱۱۸۲ھ ایک ہزار ایک سو بیاسی ہجری ۱۵ اپریل ۱۷۶۹ء ایک ہزار سات سو انہتر عیسوی میں ہوئی۔

بیعت و خلافت | آپ حضرت میاں غلام مرتضٰے بن میاں صابر شاہ قریشی نظام آبادی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔

علم نجوم | آپ کو علم نجوم و رمل اور عملیات میں کافی دسترس تھی۔ عامل کامل تھے۔ چنانچہ آپکے واسطے میاں عبدالقادر کاتب نے ایک رسالہ علم نجوم میں تحریر کیا۔ اُس پر سے دستخط نقل کیا جاتا ہے

"تمت بید الضعیف المحتاج الرحمۃ الی اللہ الغنی المستعان نحو فہم الباب مسکین الضمیر و نجات خواہ از مین قدوم درویشاں کاتب الحروف المقصر سیت عبدالقادر بن میاں حافظ اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ و ستر عیوبہما فی الدارین فی شہر جمادی الاول ...
بوقت چاشت برائے نظر مبارک برخوردار غلام محمد ولد عبدالسلام قوم ... نوشتہ صاحب قادری تحریر یافت۔

[illegible]   [illegible]

قابا [illegible]   [illegible]

Marfat.com

ف

(۴۰)

فاضل شاہ

بابا فاضل شاہ نادون والے رح

آپ بابا ماھی شاہ صاحب رح ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے خلیفہ تھے۔ صاحب کرامات و تصرفات تھے۔ صاحب تذکرۃ المشائخ نے آپ کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

"آپ بڑے کامل ولی اللہ گزرے ہیں۔ آپ کی جائے مزار شہر نادون میں ہے جو ضلع کانگڑہ میں ہے۔ آپ بڑے عابد زاہد تھے۔ صدہا کرامتیں ظہور میں آئیں۔ راجہ کا لڑکا مردہ دوبارہ زندہ کرامت سے ہوا۔ راجہ معتقد ہو گیا۔ اور پانچ سو گھماؤں اراضی معافی بنام خانقاہ اندراج کا غذات ہے۔"

Marfat.com

(۱۴)

فتح الدین

حضرت سید فتح الدین برخورداری رح

خلف الرشید سید محمد عظیم بن سید شاہ عصمت اللہ حضرت پہلوان نوشاہی برخورداری ہیں۔ والد صاحب کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔ کبھی ساہنپال شریف اور کبھی ڈھل شریف میں سکونت رکھتے۔

آپ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے پانچویں باب میں گذر چکا ہے۔ یہاں چند مزید حالات لکھے جاتے ہیں۔

علم دوست ہونا | آپ بڑے عالم فاضل ادیب و علم دوست تھے۔ آپ نے مطالعہ کے واسطے [illegible] بارہ آنہ سے دیوان آصفی خرید کیا تھا۔ جیسا کہ اس قلمی نسخہ سے ثابت ہوتا ہے جو کہ ابھی موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

" تم تم تمام شد کار من نظام شد این کتاب بدستخط فقیر حقیر سراپا تقصیر خاکپائے عالمیان سید لطف شاہ بخاری بوقت چاشت در روز یکشنبہ اتمام رسیده بود [illegible] ۱۱۹۵ الہجری "

" [illegible] شاہ دوازدہ آنہ خرید کردہ حضرت میاں فتح الدین [illegible] " [۱]

عطیہ مکان | میاں رکن الدین ولد شیخ رحمٰن نے میاں [illegible] قبضہ میں تھا۔ آپ کو عطیہ دیا [illegible]
نقل کی جاتی ہے۔

---

[۱] دیوان آصفی کا خطی نسخہ کتب خانہ سید محمد شریف بن سید محمد عالم کے گھر میں بمقام ڈھل شریف ضلع گوجرانوالہ [illegible]

Marfat.com

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

تمسک میاں نصا صاحب میاں رکن الدین بن شیخ صاحب شیخ رو شن بریں وجہ نوشتہ میدہم
کہ سکان میاں محمود شاہ بمیاں فتح دین بخش کردم ۔ بار دیگر دعوے کسے مسموع نشود ۔
اگر بار دیگر دعوے کنم تا چہار پیر خود نزد خدا و رسول دروغ باشد ۔ تحریر بتاریخ ۱۴ ماہ اسوج
سمت ۱۹۰۳ ب ۔ [۹ر شوال ۱۲۶۲ھ]

گواہ شد ۔ قطرہ شاہ (کذا)

گواہ شد ۔ ملک میاں

گواہ شد ۔ باہنول مہتم

گواہ شد ۔ قطب شاہ مہتم ۔

گواہ شد ۔ میاں الٰہی بخش حجام

گواہ شد ۔ غلام فرید بن سلطان ۔

گواہ شد ۔ فضل دین ۔

گواہ شد ۔ کریم ۔۔۔۔۔

گواہ شد ۔ قائم دین مہتم

گواہ شد ۔ خدا یار بن سیفل ۔

گواہ شد ۔ ملک بولا کی

گواہ شد ۔ غلام محمد کوال ۔ (کذا)

گواہ شد ۔ ملک فتح الدین ۔

مہر [اولاد مرتضیٰ / سردار شاہ]

مہر (حسن) " لہ

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند سید اللہ دتہ صاحب تھے ۔

مدح شریف | کسی معتقد نے یہ دو شعر آپ کی تعریف میں کہے ہیں :-

مرد ہوں سچے فتح دین غازی — عشق و محبت دی جس جائی بازی

نبی پیغمبر سبب ہوئے راضی — بخشیں فقری کر عشق مجازی

تاریخ وفات | سید فتح الدین کی وفات ۱۲۲۷ھ ایکہزار دو سو ستائیس ہجری مطابق ۱۸۱۲ء
ایکہزار آٹھ سو بارہ عیسوی میں بعہد سلطنت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن
شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی ۔ اس کا حکومت دہلی پر ساتواں سال تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار ڈھل شریف متصل سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں ہے ۔ مادہ تاریخ "خلاصی یافتہ" ۱۲۲۷ھ

ل ت ۲۲ عمر / ۱۲۶۲ھ کی ہے ۔ اور سید فتح الدین ۱۲۲۶ھ میں وفات پا چکے تھے ۔ سراسر

(۴۲)

فقیر اللہ

میاں فقیر اللہ نظام آبادی رح

آپ حضرت میاں صاحب میاں غلام مرتضٰی بن میاں محمد صابر نظام آبادی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ چونکہ اُن کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اس لئے باتفاق رائے جمیع خادمان میاں صاحب آپ سجادہ نشین ہوئے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ - میاں محمد بخش رح

۲ - میاں نظام الدین رح

شجرہ اولاد میاں فقیر اللہ نظام آبادی رح

- میاں فقیر اللہ کے ۲ دو بیٹے تھے۔ میاں محمد بخش۔ او میاں نظام الدین لاولد۔
- میاں محمد بخش۔ درویش صفت۔ میاں پیر بخش بن مولانا فضل احمد فاروقی نوشاہی ساکن [illegible] ضلع گوجرانوالہ کے مرید تھے۔ اکیسویں ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ ایک ہزار تین سو پانچ ہجری بمطابق نمبر جولائی ۱۸۸۸ء ایک ہزار آٹھ سو اٹھاسی عیسوی کو منگوار کے دن وفات پائی۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ میاں نور حسین، میاں غلام حیدر، میاں فضل حسین۔
- میاں نور حسین متوفی ۶ شعبان ۱۳۲۸ھ ۲ جنوری ۱۹۳۰ء [illegible] ۱۹۸۶ [illegible] دو بیٹے تھے۔ میاں چراغ علی اور میاں محمد شفیع۔
- میاں چراغ علی صاحب [illegible] درویش تھے۔ [illegible] عملیات کی کتاب [illegible] قلمی نسخہ ان کے پاس تھے۔ [illegible] وقت اپنے پاس [illegible]

Marfat.com

واحترام سے پیش آئے۔ یکم رمضان ۱۳۶۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۴۴ء کو دنیا سے لاولد فوت ہوئے۔

- میاں محمد شفیع بن میاں نذیر حسین کا ایک لڑکا محمد الیاس ۱۳۶۵ھ ۱۹۴۶ء میں موجود ہے۔

- میاں غلام حیدر ولد میاں محمد بخش متوفی رمضان ۱۳۴۲ھ ۱۰ اپریل ۱۹۲۴ء کے ایک ہی فرزند میاں حیات محمد اس وقت موجود ہیں۔

- میاں فضل حسین بن میاں محمد بخش۔ مہذب صورت نیک اخلاق تھے۔ ایک مرتبہ میں نظام آباد میں ان کے پاس گیا۔ بزرگوں کے حالات پوچھے بہت عقیدت سے پیش آئے۔ ان کی وفات ۲۵ ذیقعد ۱۳۵۹ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۰ء ۱۱ روز عمر ۱۹۹۷ ب کو ہوئی۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ میاں محمد یونس میاں غلام محمد۔ دونو اس وقت موجود ہیں۔

- میاں محمد یونس کا ایک بیٹا محمد صدیق موجود ہے۔

انتباہ

یہ شجرہ میں نے ۱۳۶۵ھ ایک ہزار تین سو پینسٹھ ہجری ۱۹۴۶ء ایک ہزار نو سو چھیالیس عیسوی میں مکمل کیا تھا۔ جن حضرات کو زندہ موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ سنہ مذکور میں موجود تھے۔

(۴۳)

فیض بی بی

مائی فیض بی بی لاہوری رح

شیخ عثمان قصوری رح کی مریدہ تھیں۔ ہر وقت یادِ خدا میں مشغول رہتی تھیں۔ قوتِ باطنی میں اپنی ہم عصر پیرنیوں سے اعلیٰ تھیں۔[1]

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۵۸۴ مترادفت۔

Marfat.com

ق

(۴۴)

قل احمد

مولانا حکیم قل احمد فاروقی رح

آپ مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منچری مصنف کنز الرحمت بن مولوی اعزالدین بن محمد معصوم کے فرزند اکبر تھے۔ بیعت و خلافت شیخ ضیاء اللہ صاحب ساکن جا کے چیمہ ضلع سیالکوٹ سے تھی۔ اپنے والد صاحب کے پیر بھائی تھے۔ علم ظاہر فقہ، ادب، تصوف، حکمت اور طب وغیرہ اپنے والد صاحب سے پڑھے۔ کاتب اور شاعر بھی تھے۔

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی دسترس تھی۔

برائے اٹھرا | اگر کسی عورت کو حمل نہ ہوتا ہو یا ساقط ہو جاتا ہو تو آیت ذیل تین عدد تعویذ لکھ کر تین روز عورت کو کھلائے۔ انشاء اللہ وہ حاملہ ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔

" ثم انزل علیکم من بعد الغم ..... تا ..... واللہ علیم بذات الصدور "

تصنیفات

آپ کا ایک قلمی بیاض[1] ملاحظہ سے گذرا ہے۔ اس میں آپ کے فارسی غزلیات، اردو ترجمے، پنجابی قصے، بارہ ماہ، دوہڑے وغیرہ ثبت کئے ہیں۔ ان کو میں نے (شرافت نے) ۱۳۸۴ھ ایکہزار تین سو چوراسی ہجری ۱۹۶۴ء ایکہزار نو سو چونسٹھ عیسوی میں مرتب کرکے بنام کلیات قل احمد جمع کر دیا ہے۔ آپ کا نمونہ کلام یہ ہے

---

[1] یہ قلمی بیاض میرے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

غزل فارسی

راز دل خویش پیش کس گویم — من چه سازم کجا طرف پویم
از زبانم نمی‌شود پیدا — سرّ پنهان نمی‌کند رویم
شد بیماری شدید دارد مرض — از کدامی طبیب می‌جویم
نوحهٔ عاجزی کنم همه وقت — صفحهٔ رخ ز اشک خود شویم
ای درونم تپیده چون آتش — شعله آید بر دل زهر مویم
از پسے ہجر چشم گریه کنند — اشک ما شد روان چون جویم
کن معطر دماغ قل احمد — از گل وصل خود رسان بویم

ریختہ اردو

اے دل عشق کا مقصد پایا نہ جائے گا — مشکل ہے کام تجھ سے کمایا نہ جائے گا
یہ بھار عاشقی کا بہت ثقیل ہے — لوہیں اٹھایا ہرگز جایا نہ جائے گا
اے مرغ دل کا دام ترے پیچ قید ہے — ہاں چھوڑ اس کو پھر بھی سمایا نہ جائے گا
دل لے کے پھر نہ دیا ہائے ہم جو بیدردیاں — [illegible] نہ جائے گا
ایسی راہ عاشقی سے جانا نہ تجھ سے ہو — [illegible]
شمس شمس کے بات عشق کی وہ الٹ پلٹ رہا — [illegible]
[illegible]

[illegible]

دوہڑہ

پیرا ساڈا اُچھوڑے ، الحمد ھا نور الٰہ دے نوروں — کندھی سوی جھناں دے اُتے روضہ دِسے دُور دل
جھاڑو دآں ہمیشہ کردے خاصے ملک حضوروں — عشق پیالہ چکھ قل احمد چُھٹ پویں شراب طہوروں

دوہڑہ

ہادی میرا اُچھوڑے والا جنھے رکھاں داغ غلامی — لبندیوں چڑھدیوں دکھن پربت سب کے دن لوک سلامی
نوشہ نوشہ کھلے پوکارن آدم جن تمامی — چنگے بخت قل احمد تنہاں جو رہن حضور مدامی

دوہڑہ

ہادی میرا نوشہ حاجی نت دل دے اندر وسدے — روضہ ندی جھناں دے اُتے روشن دینہ تھیں دِسدے
روز برات نوشہ دی تھیں رب آپ کرائے حصے — بخشیا گیا قل احمد سب کو جو سنگ رلیا اِسدے

دوہڑہ

چشماں چشمہ آب حیاتی جو پیوے سو جیوے — یا اوہ جام شراب طہوروں ڈُٹھیاں ہوندے کھیوے
یا اوہ جام سکندر والا جتھوں سب جہان دسیوے — آکھ قل احمد دو نویں زہر پیالے جو پیندا اترت مر پوے

دوہڑہ

نانا نانا کرکر تھکی نانی آکھے نانی بہہ کر آئی — دادا دادا نال سمجھائے حانی دل نہ جانی بنی سیانی
چاچا چاچا مارے ببلوں دانی ہو نادانی سمجھ دیوانی — بابا نونو کرے قل احمد پانی آتش پانی اگ بجھائی [2]

دوہڑہ

تائی تائی چھاتی میری بیں تائی دی تائی بول سوائی — دائی دائی بدھی بیں نال بیں دائی دی دائی تور چڑھائی
کائی کائی مارے طعنہ بیں بھی کائی کائی بولی لائی — جائی جائی گھراں قل احمد جو سرجائی آہی رب اپڑائی [3]

---

[2] [3] یہ دونوں دوہڑے بیاض فارقیہ اور کتاب الفوائد مصنفہ مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رحہ سے لکھے گئے ہیں۔ ہو شرافت۔

Marfat.com

مولانا فضل احمد مؤرخین کی نظر میں خواجہ عبدالرشید کراچوی نے کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"نمبر ۳۲۹۔ فضل۔ فضل احمد فاروقی پنجابی۔ مولانا فضل احمد فاروقی پسر محمد اشرف بن عزیز الدین بن مولانا محمد معصوم فاروقی بود۔ اسم پدرش درہمین تذکرہ مذکور گردیدہ است۔ او در زمان شورش سکھہائے پنجاب کہ زمان بدنظمی و افتشاش بودہ۔ بدنیا آمد۔ زبانہائے فارسی و عربی را پیش پدر خود فرا گرفت۔ وے اشعار بسیار شیوا بزبانہائے اردو۔ فارسی و پنجابی ملسرود۔ اقرار ارادت و صمیمیت خود را در مجلس سلسلہ قادریہ نوشاہیہ باختہ بود۔ و در میان صوفیائے عام خود قرار داشت۔ در سال ۱۲۵۱ھ درگذشت۔ و قبرش در کالے والا در نزدیکی گوجرانوالہ است۔ اشعار فارسی او ہنوز چاپ نگردیدہ است۔ اما اشعار یکہ بدستم رسیدہ است نقل میکرد [illegible]"

اس سے آگے فارسی غزل کے چار اشعار لکھے ہیں۔ جو اس سے پہلے پوری غزل لکھی جا چکی ہے۔

دستخط مفتاح الحکمت آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب مفتاح الحکمت موجود ہے۔ اس سے آپ کا دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

" تمت تمام شد رسالہ مفتاح الحکمت من تصنیف حکیم درویش محمد [illegible] بروز [illegible] چار شنبہ بدست خط فقیر حقیر فضل احمد ولد محمد اشرف برائے پاس خاطر [illegible] خواندن۔ خوردار ان محمد بخش و محمد قاسم و محمد ہاشم تحریر یافت۔ "ھ

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

١ مولوی حکیم پیر بخش صاحب۔

٢ مولوی محمد حسین صاحب۔

آپ کی اولاد کی تفصیل اس سے پہلے آپ کے والد مولانا [illegible]

ھ تذکرہ شعرائے پنجاب ص ٢٩٦ شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی [illegible] مفتاح الحکمت [illegible]

میاں [illegible] اقبال ولد میاں غلام قادر [illegible] والا [illegible] گوجرانوالہ [illegible]

Marfat.com

تاریخ وفات | مولانا حکیم فضل احمد فاروقی کی وفات ۱۲۵۱ھ ایک ہزار دو سو اکاون ھجری
مطابق ۱۸۳۵ء ایک ہزار آٹھ سو پینتیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی
بن شاہ عالم ثانی ہوئی۔ ۳۱ء اکتیسواں جلوسی تھا۔

اسوقت کمپنی بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر سر چالس مٹکاف تھا۔ اس کی گورنری
کا دوسرا سال تھا۔

اسوقت حکومت لاہور پر رنجیت سنگھ کا چھتیسواں ۳۶ سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع کالے والہ ضلع گوجرانوالہ میں اپنے والد صاحب مولانا محمد اشرف ؒ
کی چار دیواری میں اُن کے ساتھ مغربی جانب ہے۔

مادۂ تاریخ

"فیاض عصر" ۱۲۵۱ھ

Marfat.com

ک

(۴۵)

کرم شاہ

میاں کرم شاہ گاجر گولیہ

آپ میاں لال شاہ بن شاہ غریب صاحب رح ساکن گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔

گری ہوئی بوڑ کا کھڑا کرنا | ایک مرتبہ درگاہ شاہ غریب کی باؤلی بوہڑ کا درخت آندھی سے گر پڑا۔ بہت سے آدمیوں نے چاہا کہ اس کو اٹھا کر سیدھا کر دیں۔ مگر وہ نہ اٹھ سکا۔ ایک شخص نے آپ کو طنزاً کہا کہ آپ تو فقیر ہیں آپ ہی کوشش کریں۔ آپ نے الا اللہ کا نعرہ لگایا تو وہ درخت اسی وقت کھڑا ہو گیا۔ بلکہ جن لوگوں نے اٹھانے کے لئے رسے ڈالے ہوئے تھے وہ بھی ساتھ لٹکتے رہے۔ ؎

اولاد | آپ کا ایک ہی فرزند میاں غلام علی تھا۔ آپ کی اولاد کی تفصیل آپ کے جد امجد کے حالات میں اس کتاب کے دوسرے حصہ لطائف الاخیار میں لکھی جا چکی ہے۔

یاران طریقت | آپ کے مندرجہ ذیل مرید تھے۔

۱ میاں غلام علی فرزند آنجناب

۲ میاں شرف شاہ ولد امام شاہ ؟

؎ فیض محمد شاہی قلمی حصہ اول ص ۶۲ تذکرہ۔

Marfat.com

گ

(۴۶)

گامے شاہ

بابا گامے شاہ لاہوری رح

آپ کا اصلی وطن لاہور بستی دروازہ حویلی کابلی مل تھا۔ آپ کے آباؤ اجداد وہیں کے رہنے والے تھے۔ جب طریقہ حق کا شوق ہوا تو بھڑی شاہ رحمان میں پہنچے اور میاں محمد زمان بن میاں ابراہیم عرف عبدالرحیم رحمانی رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔ [1]

سکونت | آپ نے بھڑی سے واپسی کے وقت شہر گوجرانوالہ میں اپنی رہائش کی اور تمام عمر وہیں رہے۔ جب بھی گھوڑی پر سوار ہو کر دیہات میں چکر لگایا کرتے۔

یاران طریقت | آپ کے مرید کافی تھے۔ اُن میں سے ایک درویش بابا الٰہی شاہ لاہوری تھا۔ جو درگاہ شاہ کنتھ لاہوری پر مجاور رہا۔

تاریخ وفات | بابا گامے شاہ کی وفات پانچویں جیٹھ سمت کو ہوئی۔

مدفن : آپ شہر گوجرانوالہ میں دفن ہوئے۔ کافی عرصہ کے بعد سائیں فتح دین المعروف بابا ڈھینگے شاہ براچہ لاہوری نے آپ کا صندوق نکال کر موضع ڈھلانوالی متصل ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں دفن کیا۔ سالانہ عرس تاریخ مذکور کو ہوتا ہے۔

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۶۹ ترافت۔

Marfat.com

(۴۷)

گیتی شاہ

بابا گیستی شاہ مجردیؒ

آپ خواجہ پیر محمد غریب نواز ساکن حجرہ متصل آدم پور ضلع جالندھر کے مرید تھے۔ وہ مرید و خلیفہ خواجہ بخت جمال سرانداز جھنگی والا کے تھے۔ جن کا ذکر تذکرۃ النوشاہیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں گزر چکا ہے۔ آپ بڑے کمال صاحب فقر اور اہل کلام درویش تھے۔

وفات کے بعد کرامت

نواب معشوق یار جنگ بہادر بی۔ اے (علیگ) کمشنر حیدرآباد دکن نے کتاب مقامات محمود میں لکھا ہے۔

مولوی نیاز محمد خاں صاحب وکیل جالندھر اور ٹرسٹی ایم اے او کالج علی گڑھ۔ غریب نواز (یعنی قاضی سلطان محمود صاحب اعوان شریف والے) کے بہت مقرب سنگی تھے۔ اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ غم نے دل کو دبا لیا۔ مرحومہ سے روحانی تعلق قائم کرنے کی درخواست کی۔ شیخ کریم نے منظور فرمائی۔ پھر تو ان کو کشف القبور میں اتنا ملکہ ہو گیا کہ چلتے چلتے اہل مزارات سے اشارے کنائے ہو جاتے تھے۔ فرمانے لگے۔ میں آدم پور کی مجلس سماع کی شرکت کے لئے جا رہا تھا۔ راستے میں حضرت بابا گیستی شاہ نوشاہیؒ کا مزار پڑا۔ سلام کیا۔ ارشاد ہوا "ارے ہاں نیتے کو ڈنڈا" مفہوم سمجھ نہ آیا۔ چلتے گئے مجلس سماع بھی اتفاقاً ایک شخص جو نشہ کا عادی تھا بھی پی کر آنکھیں سرخ کئے کالا کمبل اوڑھے مجلس میں عین وسط میں آ بیٹھا اور ادھر ادھر لڑنے لگا۔ حاضرین نے پہلے تو تحمل و تامل سے کام لیا پھر یکایک ایا ... ڈنڈا اٹھا کر شخص پر برس پڑے

Marfat.com

خستی کردہ بھاگ نکلا۔ فرمانے لگے اسی کی طرف صاحب مزار نے ایما فرمایا تھا[1]"

شجرۂ فقرائے بابا گیتی شاہ

پیر نظام الدین ولد گیتی شاہ

پیر چراغ علی شاہ ولد نظام الدین

پیر سلطان علی شاہ فرزند اکبر پیر چراغ علی شاہ ساکن پیپلز کالونی لائل پور۔ سلسلہ قادریہ میں پیر بہاء الدین قادری کے بھی مرید ہیں۔ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں موجود ہیں۔

پیر نواب علی شاہ فرزند اصغر پیر چراغ علیشاہ یہ بھی پیپلز کالونی لائل پور میں رہتے ہیں۔ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں موجود ہیں۔ انہوں نے اپنے خاندان کا ایک شجرہ شریف زیلینہ پریس رائل پارک لاہور میں چھپوایا ہے جو یہاں پورا درج کیا جاتا ہے۔

سید غلام شبیر شاہ ولد سید حامد علی شاہ بخاری ساکن بھوپال والا محلہ ھموپہ متصل چک جھمرہ ضلع لائل پور میرے احباب سے ہیں۔ مجھ کو تاریخ تذکرہ اولیائے ہند۔ اور تذکرہ صوفیائے سرحد و دیگر دینی کتابیں تحفہ میں دی ہیں۔ نقشبندی سلسلہ میں پیر علی حسین صاحب علی پوری کے مرید ہیں۔ اس وقت ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں موجود ہیں۔

شجرۂ طیبہ سلسلہ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ

یا محیی یا قادر یا مرشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

الٰہی بجلال قدسک و بجمال انسک۔

---

[1] مقامات محمود ص ۱۵۳ طبع استقلال پریس لاہور ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء۔ مؤلف۔

Marfat.com

- الٰہی بحق رسلک والملٰئکۃ المقربین الاربعۃ منھم روح الامین علیہ السلام۔
- الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین محمد ن المصطفٰی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
- الٰہی بحرمت حضرت علی مرتضٰے مشکلکشا کرم اللہ وجہہ۔
- الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ۔
- الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت سید جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن ہنکاری رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت غوث الاعظم قطب الانام سید [illegible] عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔
- الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب قدس سرہ
- الٰہی بحرمت حضرت سید ابوالنصر قدس سرہ
- الٰہی بحرمت حضرت سید [illegible] قدس سرہ
- الٰہی بحرمت حضرت میاں احمد [illegible] قدس سرہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت سید مسعود غازی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سید علی قدس سرہٗ۔

الٰہی بحرمت حضرت میر میراں قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ محمد غوث اوچ گیلانوی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سید مبارک قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف خوشابی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سخی سلیمان نوری بھلوالی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت نوشہ گنج بخش دولو عرف غلام محی الدین قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد سچیار غریب نواز قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت بابا بخت جمال صاحب قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت بابا پیر محمد غریب نواز حُجروی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت ہادی دیناد دستگیر بابا پیر شاہ گیتی رحمۃ اللہ شاہ حجروی قدس سرہٗ۔

الٰہی بحرمت حضرت سید پیر نظام الدین شاہ حُجروی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت قدوۃ السالکین وزبدۃ العارفین مرشدی ومولائی سرکار سید پیر محمد چراغ علی شاہ حجروی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت مسکین سید نواب علی شاہ حجروی۔

اسم مبارک پیراں والے شجرہ ہویا تمام ٭ پڑھے پڑھاوے سُنے جو کوئی دوزخ اُتے حرام

ہو حق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللھم نور قلوبنا بنور معرفتک واسقنا بشراب محبتک وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

Marfat.com

ل

(۴۸)

لچھمی نرائن

منشی لچھمی نرائن دبیر کنجاہی

فرزند منشی رام ولد رائے بسونت رائے[1] قوم کھتری قصبہ کنجاہ ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔ ان کے باپ اور دادا شہر دہلی میں امرائے عالمگیری و محمد شاہی کی وکالت سے مفتخر تھے۔ یہ بچپن میں مولانا غنیمت کنجاہی رح کے بھتیجا شیخ محمد[2] سے تعلیم پاتے رہے۔ بارہ سال کی عمر میں نظم اور نثر کے شوق میں سراج الدین علی خاں آرزو کی مجلسِ ادب میں جاگزیں ہوئے۔ اور علوم عروض و معانی و بیان و قوافی کا استفادہ کیا۔ اور بیشمار ذخائر جمع کر کے مستثنائے روزگار ہوئے۔ اور علوم صرف و نحو کی تحصیل لالہ ٹیک چند بہار (مصنف بہارِ عجم) سے کی۔ اس کے بعد مدت سے علمائے اعلام کی خدمت میں پہنچے۔ اور علم طب اور دیگر علوم عقلیہ کا اکتساب کیا۔ اور قابلیت میں بڑے بڑے استادوں سے بڑھ گئے۔

ذہانت و فطانت | صاحب صبح گلشن نے منشی صاحب کے متعلق لکھا ہے

---

[1] یہ نواحی دہلی کے قریب [illegible] پورہ میں سکونت گزین ہوا [illegible]

[2] صاحب صبح گلشن نے منشی صاحب کے استاد کا نام شیخ محمد [illegible] لکھا ہے غالباً وہ شیخ محمد ماہ تھے جن کا تخلص [illegible] [illegible] قاضی نورالدین نے منشی صاحب کو غنیمت کے بھتیجہ [illegible] کا شاگرد [illegible]

Marfat.com

"طبع بلند و ذہن ارجمندش را در انواع نثر رنگین و اختراع نظم نمکین حیلے رد و دستور ہست"

آپ کی طبع بلند اور ذہن ارجمند کو رنگین نثر بنانے اور لذیذ نظم تیار کرنے میں یدِ طولیٰ اور دستور ہے۔

تصنیفات

آپ کے رقعات یادگار ہیں۔ قاضی نور الدین نے لکھا ہے۔

"ملا منشی لچھمی نرائن کہ رقعاتش مشہور ہست" [۳]

منشی لچھمی نرائن جس کے رقعات مشہور ہیں

آپ کی یہ غزل پسندیدہ ہے۔ غزل

گوئے اے باد دل ستان مرا — کہ غمت سوخت ست جان مرا
چہ ستمگاری از فلک سر زد — کہ جدا کرد مہربان مرا
گریہ اش در گلو گرہ گردید — ہر کہ بشنید داستان مرا
خون گرید بحال من دشمن — تا چہ حال ست دوستان مرا

اے دبیر آخر این چہ کم ظرفی ست
داغ کردی غم نہان مرا [۴]

۳۔ ملا منشی موصوف کے حالات مولوی محمد فیض بخش لکھنوی نے بھی دیباچہ رقعات لچھمی نرائن میں لکھے ہیں۔

۴۔ سہ ماہی ہلال کراچی ص ۔ جمادی الاخر ۱۳۷۵ھ دسمبر ۱۹۵۵ء شرافت

Marfat.com

(۶۹)

لبنا

شیخ لبنا فقیر

آپ [illegible] سے دارالسلام میں آئے تھے۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ [illegible] کے ساتھی برخوردار [illegible] کے ہمشیرہ زادہ اور مرید و خلیفہ شیخ عبد الجلیل لاہوری [illegible] تھے۔ ایسے [illegible] کے ہمراہ [illegible] میں چلے گئے اور ان کی خدمات [illegible]

شیخ [illegible] کی وفات کے وقت آپ کو عصمت کی [illegible] جو [illegible] تھا مگر شوق نہ مانگا۔ دیکھو تو انہوں نے [illegible] حال [illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible]

زمانہ حیات: شیخ لبنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

م

(۵۰)

مجنوں شاہ

میاں مجنوں شاہ برقندازیؒ

آپ جالندھر کے نواح میں کسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت شاہ عبد الغفور دانشمند انصاری برقندازی جالندھری رح کے مقبول خلیفہ تھے۔

شیخ کے عشق میں محو ہونا منقول ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے شاہ عبد الغفور صاحبؒ سے عرض کیا کہ میرا مطلوب سنگدل ہے وہ مسخر ہو جائے۔ اُنہوں نے ایک چٹکی خاکستر کی دم کر دی کہ کسی طرح اپنے مطلوب کے سر پر ڈال دینا وہ تمہارا مسخر ہو جائے گا۔ اُس مجلس میں مجنوں شاہ بھی تھے اور بڑے غور سے اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔ شاہ صاحب نے از راہ خوش طبعی پوچھا۔ مجنوں شاہ! کوئی تمہارا بھی محبوب ہے؟ اور تم بھی اس کے لئے کچھ کرانا چاہتے ہو؟ آپ نے عرض کیا جناب میرا محبوب بھی میری طرف کم التفات کرتا ہے۔ اُنہوں نے آپ کو بھی ایک چٹکی خاکستر دم کر دی اور فرمایا کہ یہ اپنے محبوب کے سر پر ڈال دینا مگر اُس کو پتہ نہ ہونے پائے۔ آپ وہ خاکستر لے کر مجلس سے باہر چلے گئے اور پھر پھرا کر واپس آئے اور پیچھے سے ہو کر وہ چٹکی حضرت شاہ صاحب رح کے سر پر ڈال دی۔ لوگوں نے دیکھ کر ڈانٹا کہ مجنوں شاہ یہ کیا خلاف ادب کام کیا ہے۔ آپ کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا اور شرمسار ہوئے۔ مگر شاہ صاحب یہ دیکھ کر خوش ہو گئے۔ اور فرمایا ہم کو آج معلوم ہوا ہے کہ مجنوں شاہ ہمارا سچا عاشق ہے اور بموجب مقولہ مشہورہ طُرقُ العشق کلّھا آداب۔ آپ کی اس حرکت مجنونانہ اور عاشقانہ کو ادب ہی سمجھا۔

Marfat.com

نعمتِ فقر کا حصول | منقول ہے کہ ایک مرتبہ شاہ عبدالغفور صاحب رح ایک بارہ دری تعمیر کرا رہے تھے اور اُن کے فقیر درویش سر پر ٹوکریاں اُٹھا کر مٹی ڈھو رہے تھے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو شخص ایک دم میں ایک سو ٹوکریاں اُٹھا کر لائے گا وہ جو مانگے گا سو پائے گا۔ گرمی کا موسم تھا اور دُور سے مٹی اُٹھا کر لانی پڑتی تھی۔ اس لئے سب درویش تھک کر رہ گئے۔ مگر آپ باوجودیکہ دُبلے پتلے آدمی تھے برابر چلتے رہے حتّٰی کہ سو ٹوکریاں پوری کر دیں۔ اُس وقت شاہ صاحب مہربان ہوئے اور فرمایا۔ مجنوں شاہ! مانگ کیا مانگتا ہے؟ آپ نے اپنی چادر زمین پر بچھا دی کہ یہ مجھے فقری سے بھر دو۔ شاہ صاحب نے نگاہ کی اور فرمایا جا فقری تجھ کو دے دی ہے۔ تو جو منہ سے بولے گا وہ پورا ہوگا۔ چنانچہ آپ سیف اللسان ہو گئے اور فقر میں کمال پایا۔

نظر میں برقی تاثیر | ایک مرتبہ شاہ عبدالغفور کی وفات کے بعد جالندھر آئے۔ دیکھا کہ اُن کے روضہ کے قریب ایک پٹھان نے تین منزلہ مکان بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے میاں صاحب کے روضہ سے اس نے کیوں مکان بلند بنایا ہے۔ آپ نے جلال میں آکر اپنی چھڑی کی نوک اُس مکان کی طرف بطور نشانہ کر کے تین بار کہا۔ ٹھاہ۔ ٹھاہ۔ ٹھاہ۔ اُسی وقت وہ مکان گر پڑا۔ جو تا حال وہاں تعمیر نہیں ہو سکا۔

برقندازی اثر | ایک بار آپ جالندھر آئے تو دیکھا کہ شاہ صاحب کے باغ کے چند درخت کاٹے پڑے ہیں۔ پوچھا کہ یہ کس نے کاٹے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ صاحبزادوں نے کاٹے ہیں۔ آپ درختوں کے ساتھ گلے لگ کر روتے اور فرماتے۔ میرے میاں صاحب کے درختوں کو کاٹ دیا گیا ہے۔ پھر صاحبزادوں کی طرف چھڑی کا رُخ کر کے تین دفعہ کہا۔ ٹھاہ۔ ٹھاہ۔ ٹھاہ۔ اُسی وقت وہ انتقال کر گئے۔

Marfat.com

(۵۱)

محکم الدین

سید محکم الدین برخورداریؒ

فرزند و مرید و خلیفہ سید محمد عظیم بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداریؒ آپ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے پانچویں باب میں گزر چکا ہے۔

شعرگوئی آپ پنجابی زبان کے شاعر بھی تھے۔ آپ کا ایک دوہڑہ قلمی اوراق میں سے دستیاب ہوا ہے۔ یہ ب کا شعر ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید یہ پوری سحرفی ہوگی۔ مگر اب سوائے اس شعر کے کوئی یادگار نہیں۔

؎

ب بلبلاں دی کہیو عاشق باہیں جھڑی کر کر شور تیتسے
جے دل سچا عاشق ہووے گل کیوں نہ ٹہ تہ تسے
عاشق صادق سینی جانے جھڑ سردے بر تر نہ دستے
محکم دین دوا ادارد نگی عشق نہ جاوے اک روے اک ہستے

Marfat.com

(۵۲)

محکم الدین

شیخ محکم الدین لاہوری رح

آپ شیخ عثمان قصوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ بہت مدت تک حالت جذب و سکر میں صحرا اور ویرانوں میں پھرتے رہے۔ کھانے پینے کی کچھ پروا نہ تھی۔ آپ کی والدہ نے شیخ صاحب رح کے آگے عرض کی کہ میرا بیٹا ہوش میں آجائے۔ چنانچہ وہ ہوش میں آگئے۔ پھر بھی زیادہ تر یاد الہی میں مصروف رہتے۔ بہت عابد تھے۔ [illegible]

شیخ بے کمال لاہوری آپ کے متعلق فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

(۵۳)

محکم الدین

شیخ محکم الدین مجذوب لاہوری رہ

آپ شیخ عثمان قصوری رہ کے مرید تھے۔ صاحب حال، مست بادہ الست تھے۔ دنیا اور اہل دنیا سے کچھ سروکار نہ تھا۔ فنافی اللہ کا درجہ آپ کو حاصل تھا۔ صاحب کشف بھی تھے۔[1]

ع

شدہ مجذوب محکم دین ثانی   دراول جذبہ از نور جانی[2]

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۸۲ [2] ایضاً صفحہ ۸۰ ترانت۔

Marfat.com

(۵۴)

محمد بخش

میاں محمد بخش جامکے والے رح

آپ حضرت میاں غلام مرتضٰے بن میاں حامد شاہ صاحب نظام آبادی کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ موضع جامکے چیمہ میں سکونت رکھتے۔ آپ صاحب کمال درویش عابد زاہد تھے۔

اولاد | آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

۱ میاں ذاکر شاہ رح
۲ میاں باقر شاہ رح
۳ میاں فقیر شاہ رح
۴ میاں شاکر شاہ رح
۵ میاں شاہ دین رح

تاریخ وفات | میاں محمد بخش کی وفات سوموار بوقت ظہر چھٹی جمادی الاول سنہ ۱۲۲۴ھ ایک ہزار دو سو چوبیس ہجری مطابق ۱۹ انیسویں جون ۱۸۰۹ء ایک ہزار آٹھ سو نو عیسوی بعہد سلطنت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی۔ [illegible] تھا۔ اس وقت کمپنی بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ منٹو تھا [illegible] گورنری کا تیسرا سال تھا۔

اس وقت [illegible] سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع جامکے چیمہ [illegible]

[illegible] ہے

قطعۂ تاریخ

از بیاض قلمی مملوکہ قریشی احمد حسین صاحب احمد ایم اے
قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات

ع

پیرے شریف کامل اکمل کمال دین ۔ در زہد حنیفہ است بود زیاسمین
منظور چار یارے در سلک نقشبند ۔ صابر خلیق شاکر عابد رضا گزین
منصور عصر گردید ذوالنون عہد خویش ۔ شبلی زمان بودست ثانی نظام دین
والا شریف ذاکر واقف فروع اصول ۔ باقر نقیر شاکر شاہ دین بالیقین
عاشق خدا پرست محمد بہ بخش نام ۔ نشان موضع جاگے ثانی ارم ببین
دوشنبہ ذیقعدہ ششم ماہ از جہان ۔ میکرد روح پرواز برآسمان برین
تاریخ گفت ہاتف با گوش ہوش شنو
زد ۔ باغ نو شد بلبل باسوز شیرین
۱۳۶۲ ۔ ۱۴۰

یعنی "باغ نو شد" کے اعداد میں سے "بلبل باسوز" کے اعداد تفریق کریں تو ۱۲۲۲ھ برآمد ہوتا ہے۔

مادہ تاریخ

"نوادر مختار" ۱۲۲۲ھ

Marfat.com

(۵۵)

محمد حاجی

میاں محمد حاجی فاروقی رح

آپ فاروقی النسب تھے۔ والد بزرگوار کا نام مولانا محمد مظفر تھا۔ ابن میاں امان اللہ بن میاں گل محمد بن میاں محمد صدیق بن میاں اعظم بن میاں شاہ رخ بن میاں شاہ داد بن میاں فتح محمد بن میاں بازید بن میاں محمد فاروق رحمہم اللہ۔ ۱؎

آپ صاحب علم وفضل اور بہترین شاعر تھے۔ حضرت میاں غلام مرتضٰے نظام آبادی رح کے مرید وخلیفہ تھے۔

ہجوگوئی مشہور ہے کہ فقیر صاحبان لاہور نے جو راجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں منصب وزارت پر فائز تھے سیادت کا دعوٰی کیا اور عوام میں مشہور تھا کہ وہ حجام ہیں۔ اس لئے میاں محمد حاجی نے ان کی ہجو میں یہ نظم لکھی۔ ۲؎

ان دنوں میں عام سید بن گئے ۔۔۔ سب رذیل اقوام سید بن گئے
سارے بدانجام سید بن گئے ۔۔۔ سینکڑوں گمنام سید بن گئے
ذات کے حجام سید بن گئے
یہ رذالی قوم لوگاں خوں گئے
چھوڑ بیٹھے اس طرح کی بات کو ۔۔۔ ڈھونڈ ڈالا اپنی [illegible]
اچھا بدلا اس نے اپنی ذات کو ۔۔۔ اپنی [illegible]

۱؎ بیاض قلمی خاندان فاروقی ۱۲ ۲؎ فقیر صاحبان لاہور [illegible]
غلام محی الدین نے مثنوی [illegible] میاں محمد حاجی [illegible]

Marfat.com

مغز میں پہنچا جو دولت کا بخار — نائی حجامی سے ہو کر برکنار
بن گئے سیّد بخاری نامدار — ہو گیا گھر گھر مگر یہ اشتہار
ذات کے حجام سیّد بن گئے

یہ وہی نائی ہیں باصد و یقیں — یکسرِ مُو فرق بھی جن میں نہیں
اُڑ گئی ناخن جو دولت کو کہیں — صاف جیسوں آئینہ ہو کر بس وہیں ۔ ذات کے حجام

گھر میں نائیوں کے قیامت ہو گئی — دولت آئی ایک شامت ہو گئی
اور ہے ان کی علامت ہو گئی — سر بسر جس دم حجامت ہو گئی ۔ ذات کے حجام

گرچہ دہشت سے دَبے جاتے ہیں لوگ — رُعب کے مارے مرے جاتے ہیں لوگ
لیک جب منہ سے پرے جاتے ہیں لوگ — بس یہی کلمہ کہے جاتے ہیں لوگ ۔ ذات کے حجام

اب کوئی بولے بھلا مقدور کیا — منہ سے کہہ بیٹھے کوئی نائی ذرا
اُسترے سے چیر لیں اُس کا گلا — واہ واہ صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ ۔ ذات کے حجام

وصف کیا لکھوں میں اُس بے پیر کے — خون لے لیتا ہے بازو چیر کے
زخم بد میں اُس کے ناخن گیر کے — کام کیا اُلٹے ہوئے تقدیر کے ۔ ذات کے حجام

اب یہ حضرت نائی کہلاتے ہیں کب — بیٹھے ہیں بن کر کے شہ جی باادب
توڑ بیٹھے جتنے تھے ہتھیار سب — پھر وہی نائی ہیں اصلی گو کہ رب ۔ ذات کے حجام

آدمی ہیں جس قدر اہلِ زمیں — اور ملائک ہیں جو بر چرخِ بریں
سُن کے یہ احوال کہتے ہیں وہیں — لعنۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ ذات کے حجام

جب کہ نائی تھے یہ قوم پُر فتور — سب کہا کرتے ہیں ان کو دُور دُور
جب برس آیا کہیں دولت کا نور — اور ہوا کچھ حکومت کا ظہور ۔ ذات کے حجام

مغز میں مستی جو آئی مال کی — بے خبر عُمر کی رہی نے تال کی
چھوڑ دی سب چال اپنی چال کی — بھول کر کمبخت پُرانی سال کی ۔ ذات کے حجام

Marfat.com

توڑ دیں پتھری چھوٹی قینچیاں — پھاڑ کر رومال اُڑا دیں دھجیاں
ساری کر دیں ٹکڑے ٹکڑے نشتراں — الغرض کھو کر کے سب اپنا نشاں - ذات کا حجام

نامور جب ہو گئے سارے ذلیل — بڑھ گئی دنیا میں یہ قوم رذیل
وقت ہاتھ آیا تو پھر کر کر دلیل — عقل کی نشتر سے رگ اپنی کو چھیل - ذات کا حجام

واژگوں دیکھا جو کچھ دنیا کا دور — بدلی رنگت نائی نے فی الفور اور
کر دئیے بے طور اپنے سارے طور — کیسی دانائی سے سوچ کر کے غور - ذات کا حجام

ننگ میں مدت سے تھے یہ بے حیا — دور ہو کیونکر لقب حجام کا
کچھ نہ بن آتی تھی پر اب تو بھلا — لڑکیاں پیدا ہوئیں اچھا ہوا - ذات کا حجام

باپ تھے اُن کے خلیفہ اوستاد — ختنہ بھلانا عجب تھا اُن کو یاد
فصد کے دم بھی نکرتے تھے فساد — پر یہ ہیں ناخلف ایسے نامراد - ذات کا حجام

دانت اکھڑوانے کا اب لے جو نام — دانت یہ اُس کے نکلوا دیں تمام
اس لئے ظاہر تو ہے شرعی سلام — پر یہ سب کہتے ہیں دل میں لاکلام - ذات کا حجام

ختنے بھلانے ہوئے ان کے ہزار — شہر میں ہیں لوگ بیٹھے بے شمار
پر جو اب گزرے برس دو تین چار — بدلا موسم آگئی اُلٹی بہار - ذات کا حجام

کنگھی اور پٹی کی عادت اب کہاں — نشتر اور مرہم کی کثرت اب کہاں
مہندی اور وسمہ کی رنگت اب کہاں — میزباں مہماں کی خدمت اب کہاں - ذات کا حجام

گرم تھا جاڑوں میں حمام آپ کا — تھا حجامت دمبدم کام آپ کا
نام تھا مشہور حجام آپ کا — اب جو ہے دولت سے پُر جام آپ کا - ذات کا حجام

لکھ لیا حضرت نے اک محضر کلاں — مُہریں لگوا کر بنے سید میاں
پر اسی دن سے ہر اک پیر و جواں — منہ پہ پڑھ دیتے ہیں یہ مصرع بیاں - ذات کا حجام

آجکل زنبور اُن کا نیز ہے — نشتر ان کا سر بسر خوں ریز ہے

Marfat.com

آبداری اُن کی زہر آمیز ہے — دل میں یہ مصرع فساد انگیز ہے۔ ذات کے حجام

اب تو پانی کی کٹوری توڑ کے — پتھروں سے پٹڑی اپنی پھوڑ کے

اس طرح سے ہاتھ اپنا موڑ کے — بال حجاموں کے گیلے چھوڑ کے۔ ذات کے حجام

ایسی اُلٹی ہے ہوا ئے روزگار — افسرِ جنگی ہوئے بھنگی ہزار

سینکڑے نائی بنے تحصیلدار — چڑھ گیا جن کے ذرا سر پر بخار۔ ذات کے حجام

آگے تھا نائیوں کے گھر گھر اُسترا — رکھتے تھے بر میں چھپا کر اُسترا

اب بھلا پلٹ آئے کیونکر اُسترا — پھر گیا گنجے کے سر پر اُسترا۔ ذات کے حجام

کنگھی توڑی آئینہ ٹکڑے کیا — طاق پر اپنا چھوٹا دھر دیا

جام سے پانی دیا سارا بہا — خاک میں نام اپنے دادا کا ملا۔ ذات کے حجام

لعنت ایسے سید حجام پر — اس منافق مردک گمنام پر

زود رنج اس کے مزاجِ خام پر — بارد سو پاپوش اُس کے نام پر ذات کے حجام

اب یہ حضرت شاہ جی کہلاتے ہیں — شجرے اور گھلے بنا دکھلاتے ہیں

نیچے بیٹھے گرچہ وہ شرماتے ہیں — لوگ پر سارے یہی فرماتے ہیں۔ ذات کے حجام

گھر میں جب دولت کا آنا ہو گیا — دُور سارا تانا بانا ہو گیا

علم پڑھ کر نائی دانا ہو گیا — اور چھوٹا جب پورانا ہو گیا ذات کے حجام

اب تو اے حاجی قلم اپنی کو تھام — لکھ نہ اُس کو ذات کا کاغذ پہ نام

جب تلک دنیا میں تا روز قیام — مشتہر جگ میں رہے گی یہ کلام

ذات کے حجام سید بن گئے — یہ وڈالی قوم لو کال بن گئے [۳]

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔ ۱۔ میاں نظام الدین ۲۔ میاں سراج الدین ۳۔ میاں علی اکبر۔

تاریخ وفات | میاں محمد حاجی کی وفات منگلوار۔ بائیسویں شوال ۱۲۶۸ھ ایکزار دوسو اٹھاسٹھ ہجری نو دیں اگست ۱۸۵۲ء ایکزار آٹھ سو باون عیسوی میں بعہد گورنری لارڈ ڈلہوزی ہوئی۔ مادہ تاریخ حاجی خوش رقم ۱۲۶۸

[۳] بیاض شاہ بن رسول نگری ۱۲

(۵۶)

محمد حسین

مولانا محمد حسین کھوکھر گاجر گولیہ

آپ کا نام محمد حسین ۔ والد کا نام حافظ عبد القدوس شیخ ابوالحسن مبارک بن شیخ محمود تھا قوم کھوکھر سے تھے ۔ آبا و اجداد سے فضیلت علمی موروثی رکھتے تھے ۔

وطن و مقام | آپ کا آبائی وطن موضع سویانوالہ ضلع گوجرانوالہ تھا۔ آپ ابھی کمسن تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ والدہ آپ کو لے کر اپنے میکے گئیں ۔ مگر وطن گذر نہ ہو سکی پھر وطن سے چل کر موضع گاجر گولہ میں خانقاہ حضرت شاہ غریب صاحب رح کے پاس آ بیٹھیں اُن ایام میں شاہ غریب کے بیٹے میاں لال شاہ صاحب سجادہ نشین تھے ۔ انہوں نے پوچھا بی بی جی کہاں جاؤ گے ؟ مائی صاحبہ نے مایوسانہ انداز میں کہا "سویاں دی منڈی" میاں صاحب نے نرمی سے کہا۔ بی بی جی ۔ ہم فقیر لوگ ہی مویاں دی منڈی ہوتے ہیں ۔ تم اسی جگہ رہ جاؤ ۔ چنانچہ یہ وہیں رہ گئیں ۔ [1]

تعلیم و تربیت | میاں لال شاہ صاحب رح نے آپ کی تربیت کی اور علم بھی پڑھایا اور فن کتابت بھی سکھلایا ۔ جب علوم معقول و منقول سے فارغ التحصیل ہوئے تو پھر اپنی لڑکی سے شادی کر دی ۔ پھر اپنے حلقہ بیعت میں داخل کر کے خلافت سے بھی سرفراز فرمایا ۔

آپ زبدۃ العلماء، عمدۃ الفضلاء، قدوۃ الوفا، اور فخر الشعراء ہوئے ۔ اپنے وقت میں معاصرین سے یگانہ تھے ۔

---

[1] فیض محمد شاہجمالی قلمی جلد دوم ۔ صفحہ ۱۱۳۱ ۔ تراجم ۔

Marfat.com

فنِ کتابت | آپ ابھی بچہ ہی تھے کہ دیوار سے گر کر دایاں ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اس لئے بائیں ہاتھ سے کتابت سیکھی۔ خط نسخ اور نستعلیق۔ اور شکستہ کے پورے خوشنویس تھے۔ بائیں ہاتھ سے ایسا اچھا لکھتے کہ آپ کے وقت میں راست نویس بھی ایسا اچھا نہیں لکھ سکتے تھے۔ ؎۲

تصنیفات

آپ کو شعر و سخن کا مذاق تھا۔ فارسی اور پنجابی میں شعر کہا کرتے۔ مندرجہ ذیل تصانیف آپکی یادگار موجود ہیں۔

۱۔ **وقائع ہنوں** | یہ بزبان فارسی۔ قصہ سسی پنوں کا آخری حصہ نظم کیا ہے۔ یہ بحر فارسی زبان میں سب سے پہلے آپ نے ایجاد کیا ہے۔ اس کی تقطیع یہ ہے۔

" متفاعیلن۔ متفاعیلن۔ متفاعیلن۔ متفاعیلن "

یہ اشعار اس کے ہیں۔ ؎

سبحان اللہ کہ تنِ سسی بے غسل و کفن گردد دفن / جنت آنکہ بشرع شہیداں را حاجت نبود با غسل و کفن

نہ شہر بھنبور نہ کیچ آنجائے گور نہ گورستانِ وطن / تھل گشت مزار سسی چوں کرب بلائے حسین و حسن ؎۳

۲۔ **قصہ پوڑی چٹھیاں** | آپ کے زمانہ میں چٹھوں اور سکھوں کی لڑائی ہوئی۔ جہان سنگھ ولد جرت سنگھ نے دھوکھا دے کر چوہدری غلام محمد ولد پیر محمد چٹھہ رئیس اعظم منچر چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کو ۱۲۰۳ھ ایکہزار دو سو تین ہجری مطابق ۱۷۸۹ء ایکہزار سات سو نواسی عیسوی میں شہید کر دیا۔ اور اس کے بھائیوں اور بیٹوں کو بھی مروا دیا۔ آپ نے ان کا قصہ پنجابی میں بطرز پوڑی نادرشاہ نظم کیا۔ جس کا آغاز اس طرح پر ہے۔

؎۲ فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۳۱ ۱۱ ۔ ؎۳ یہ قصہ سسی پنوں چونکہ آخری نصف حصہ آپ نے بنایا تھا۔ تو آپ کے بعد آپ کے شاگرد رشید شہباز خاں ملی رح نے حمد و نعت سے شروع کر کے قصہ کا اول نصف حصہ بنا کر کتاب کو مکمل کر دیا۔ ۲۔ شرافت۔

Marfat.com

ھ

قادر دی تقدیر دا کسے بھیت نہ پایا — لا او بالی درگاہ دا کجھ انت نہ آیا

آدم کڈھ بہشت تھیں وچ زمیں رلایا — چھے مہینے نوح نوں طوفان جھگایا

ابراہیم خلیل نوں وچ جِخہ چڑھایا — اسمٰعیل ذبیح نوں دھر چھری کوہایا

چالی سال یعقوب نوں وچھوڑا پایا — یوسف جیہے جن نوں وچ کھوہ گھتایا

موسٰے نوں کوہ طور تھیں سنہ بھار ستایا — سٹ سلیمان تخت تھیں پیا بیا جھوکایا

کیڑے گھت ایوب نوں پیا صبر ازمایا — دھر کلوتر زکریا سنے رکھ چیرایا

یحیٰی دا سر کٹ کے وچ تھال رکھایا — دند شریف رسول دا شہید کرایا

حسن حسین یزیدیاں کر ظلم کوہایا — اوہ مٹھے نہ نالوں دوستاں جنہاں عرشی سایا

اسیں کون کمینے امتی کی ساڈا پایا لہ

جیہے ڈاڈھا گھراناں۔ مُڈھ قدیم دا — اوہ کردے ذکر قراناں۔ شغل حدیث سب

۳۔ قصہ ہیر رانجھا | پنجابی زبان میں دو سیحرفیوں میں بطور سوال و جواب ہے حرفی اول میں رانجھا اور ہیر کے سوال و جواب ہیں

الف اُٹھ کے آپ سنبھال مجھیں رانجھا چلیا لاہ جنجال ہیرے

ایہ لے گھن مجھیں نالے گھن کھوڑا گھر اپنا رکھ سنبھال ہیرے

نت کھیڑیاں نال ہے جیت تیرا نہیوں رانجھے دی طرف خیال ہیرے

کیہی نہیں دی ڈگر حسین اساں مٹھ نال بیقدراں دے حال ہیرے

ب بال کے بھاہ پریم والی مجھیں چھیڑ نہ ٹھرا جاہ رانجھا

جائیں دس کے دوس گناہ کوئی کسے کوڑ کیتو بدراہ رانجھا

ل ہسے دسے پلک کوئی نہیں ملک دا کجھ پرواہ رانجھا

میں تیرے حسین حال تری کیستا رسول لواہ رانجھا

لہ: نعوذ بحمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۱۲۷ تشد الصا ص ۱۱۲۰ تا آخر

سیحرفی دوم۔ ہیر کی والدہ ۔ اور ہیر کے سوال وجواب میں۔

الف آہیرے گھن مت میری وُت وُت آکھے تینوں با دھیا
جٹ چاچکا اُس چاک دلوں چوچک باپ کولوں شرما دھیا
کھیڑے مُڈھ قدیم دے ساک ساڈے چھڈ چاک نتھاوں دانا دھیا
جتھے ساک نہ سیّن کو سین ہووے کیہا درنگ حسین حیا دھیا

ب بس مائے حسین دس ناہیں اساں سمجھ لیا تیری رمز مائے
کعبے دل کرینی ایں کنڈ میری کسے نال حدیث دے رمز مائے
رانجھے جان دے وچ مکان کیتا رہیا جی ناہیں میرے وس مائے
ناہی نال حسین قیمر ہو ساں تیرے کھیڑیاں دے سر بھس مائے [۵]

۴۔ قصہ شیریں خسرو فرہاد | پنجابی منظوم۔

اس کے سبب تالیف کے پہلے چند اشعار یہ ہیں۔

؎

آکھ حسینا سمجھ کے دل وچ رب دھیا | وحدت دے بیان وچ قصہ آکھ سنا
جیوں مطلب توحید دا اسرار کریں ادا | اول بھیس لے ٹر پئے آخر گھر پہنچا

دُھندو کار غبار سی ایہہ جگ کالی رات | اپنا نور ظہور کر آپے پایوس جھات
ناں کجھ ظاہر باہر آہاں کجھ ذات صفات | عالم وحدت خاص وچ مطلق آہی ذات

لیلاں اندر ڈالیوس رنگ اپنے دا رنگ | آپے مجنوں ہو لیکے سُک سُک تھیا پتنگ
وت شیریں نوں حسن تھیں شیریں کیتی انگ | وت ملیا فرہاد نوں سنگ ہویا نال سنگ

---

۵ فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صد ۱۳۱۱ ۔ شرافت۔

Marfat.com

اس قصہ کا آخری شعر ہے ؎

مینوں آس تیری دا آسرا ہور نہ بانہاں ڈُول — تو ہیں مان نمانیاں تو ہیں پاک رسول

برکت حسن حسین دی برکت زوج بتول — دین دنی دی آرزو کرے حسین وصول

یہ قصہ قلمی ۱۲۶۸ھ ایکہزار دوسو اٹھاسٹھ ہجری (۱۸۵۲ء ایکہزار آٹھ سو باون عیسوی) کا لکھا ہوا ایک نسخہ مجھے ملا ہے اُس پر سے کاتب کا دستخط یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"تمت تمام شد قصہ شیریں خسرو دفرہاد تصنیف میاں محمد حسین ساکن موضع گاجرگولہ بدستخط فقیر محمد بخش ولد میاں صاحب میاں شاہ محمد ساکن موضع خوجیانوالہ بروز یکشنبہ موافق ۱۲۶۸ھ ہجری مقدس مصطفےٰ برائے خود تحریر یافت۔ تم تم تمام شد"

۵۔ قصہ سوانگ | پنجابی۔ اس کے تین مصرعے یہ ہیں۔ سوانگ کبھا ہے۔

؎

موچی پوندے کُڈ کے چھڈ کسب جولاہے — میں کُو کاں سر در پیرتے جا تو ڑ نکاہے

برتا ہستیں کھاہڑا چھڈ مسن جدکا نبوڈھا ہے ؁

۶۔ قصہ مجھیر | اس کا کوئی شعر نہیں مل سکا۔

۷۔ ذخیرۃ العجائب | یہ آپ کا ایک قلمی بیاض تھا جس میں عزائم حکمت کیمیا۔ فالیں تواریخ نجوم جفر اور ادب کا بیشتر مایہ تھا۔ آپ کے پڑپوتے مولوی حکیم فضل حسین صاحب نے بتایا کہ ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء میں ڈپٹی نذیر احمد محکمہ نہر پنجاب عاریۃً ہم سے لے گئے۔ اور جالندھر چلے گئے ۔۔۔۔ نہ کیا اور یہ علمی خزانہ ہمارے ہاتھوں سے گم ہو گیا۔

؁ یہ گاؤں ضلع گوجرانوالہ میں قصبہ رسولنگر سے تین میل جنوبی جانب۔ دریائے چناب کے جنوبی کنارہ ۔۔۔ ۱۱۰ھ فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۱۲۴۔ ترافت۔

Marfat.com

ظرافت آمیز اشعار | ایکبار آپ مسجد تعمیر کرنے لگے۔ وہاں پاس ہی دائرہ بھی تھا۔ ایک زمیندار دارا نام کہتا کہ یہ میری زمین ہے۔ میں یہاں مسجد نہیں بنانے دوں گا یہاں دارا (دائرہ) بناؤ۔ جو بنیادیں مسجد کی رکھی گئی تھیں۔ اُن کو اُس نے اکھاڑ دیا۔ آپ نے اس کے متعلق چند اشعار بطرز نومی ہجو میں لکھے۔ چار مصرعہ یہ ہیں۔ ؎

دارا نے مسیت۔ دونویں بھین بھرا | دارا ہویا بدنیت۔ بھینوں نوں ڈھائیوس
کی کرنے بر نیت۔ اجیہے شخص دی | اوہ جیسی ڈرا پلیت۔ نرمردا موڑیاں

تحریرات قلمی | آپ کے ہاتھ کی لکھی بہت کتابیں آپ کی اولاد کے پاس موجود ہیں۔ ؎[۹]

۱ سبحۃ الابرار۔ از مولانا جامی رح مکتوبہ ۹ ربیع الثانی ۱۱۷۹ھ / ۱۷۶۵ء
۲ مجمع الصنائع۔ از مولانا نظام الدین احمد رح۔ مکتوبہ ۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۳ء
۳ قرآن مجید حمائل شریف۔ مکتوبہ ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء
۴ تحفۃ الاحرار۔ از مولانا جامی رح مکتوبہ ۱۶ ۱۲ھ / ۱۸۰۱ء
۵ گلستان۔ از شیخ سعدی شیرازی رح مکتوبہ ۱۶ ۱۲ھ
۶ دعائے گنج العرش
۷ دعائے حرز یمانی
۸ دعائے حزب البحر۔

سبحۃ الابرار کا دستخط | "تمام شد کتاب سبحۃ الابرار تصنیف مولوی جامی رح وقت پیشین روز سہ شنبہ در ماہ ربیع الثانی ۱۱۷۹ھ ؎

حسن مقطع بود رسم کہن | قطع کردیم بریں نکتہ سخن"[۱۰]

مجمع الصنائع کا دستخط | "این نسخہ با تمام رسید و خطبہ باختتام انجامید لسعی و تردد ضعف

؎[۹] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۱۲۷ ؎[۱۰] ایضاً ص ۱۱۲۳۔ تراقت۔

Marfat.com

عباد اللہ المفتقر الی اللہ المنان بندہ محمد حسین[11] متوطن کیلیانوالہ عرف کھوکھر بطریق یادگار بدست حبیب نقل گرفتہ شد واللہ اعلم بالصواب ۔ تحریر فی التاریخ ہفدھم شہر جمادی الاول داول بساکھ بروز جمعہ بہنگام یک پاس روز گذشتہ حسن اختتام پذیرفت آمین آمین آمین ۱۱۹۷ھ ۔ این نسخہ ایست بہار لطافت و رعنائی ۔ دگلزار گلستان بلاغت و دلربائی ۔ کہ مسمّی بہ مجمع الصنائع ست ۔ غواص دریائے معانی میداند کہ لآلی آبدار ۔ وجواہر شاہوار قرینہ بقرینہ چہ قسم درین گلستان ارم درج شدہ ۔

مصرع قدر جوہر شہ بداند یا بداند جوہری

بموجب مقولہ لذۃ الافکار خیر من لذۃ الابکار ہر کدام کہ از تیزی فہم و رسائی طبع مستقیم برین مواقیت معانی کما حقہٗ اطلاع یابد ۔ در حق او

مصرع بے قیامت بہشت موجود ست ۔

ومطالعہ کنندۂ اصل این مجمع اللطایف برخود این احقر الانام اگر نظر انصاف گمارد بفضل الٰہی انصاف و اکار فرما خواہد شد کہ در اندراج تمثیل ہر صنعت تفاعف بہ سرموئے بدانست فکر ناقص از طبع مصنف تفاوت نکردہ ۔ بقدر پنجم حصہ[12] از اصل کتاب زیادہ مرقوم شدہ باشد ۔ بشرط سہو امیدوار عفو ست ۔ پیش کور جواہر و خرمہرہ ۔ و نزد کر سرود و یاوہ گوئی برابرست

بیت

حرف گفتن پیش نافہمان ز حکمت بے گمان دانہ چند از جواہر ریختن پیش خرست

---

[11] سیّد محمد آپ کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں [illegible]

[12] آپ نے اس کتاب میں ہر صنعت کے لکھنے [illegible]

امید آنست کہ اہلِ دانش و فطرت بعد فہمیدہ و اطلاع بر مضمونِ لطائف مشحونش ہم آغوشِ بہجت و مسرت گردیدہ دربارہ مصنف و نویسندہ دعائے خیر معروف خواہند فرمود۔

سنہ

من نوشتم این کتابے دلفروز — تا بکش اللہ تحویلم[2] دو روز

خاتم گردید بکمال ایامِ قحط[13] کہ از مبلغ یک روپیہ چار[2] آثار گندم یعنی دو[2] جو بینہ آں ہم بصد کوشش و حیلہ بدست نمے آمدے۔ و این کتاب بلا ناغہ از ہمہ کس پوشیدہ شدہ مے نگاشتیم۔

بیت

بدانم کہ چوں آرم آخر بجا — "را تمام این نامہ شکر خدا"[14]

شمائل شریف کا دستخط | "باتمام رسید این قرآن مجید روز چہار شنبہ بتاریخ بیستم[20] شہر ذی الحجہ ۱۲۱۲ سنہ ہجری بدست خط فقیر محمد حسین ولد حافظ عبد اللہ مغفور بدست جیب نوشتہ شد۔ موافق بیست ہفتم[27] ماہ جیٹھ سمت ۱۸۵۵ ب" ۱۵ء

تحفۃ الاحرار کا دستخط | "باتمام رسید نسخہ تحفۃ الاحرار بروز چہار شنبہ بتاریخ ۲۴ ربیع الاول ۱۲۱۶ سنہ موافق ۲۳ ساون سمت ۱۸۵۸ بکرم بدستخط فقیر محمد حسین متوطن قدیم الایام موضع موہیا نوالہ عملہ پرگنہ نجہ جیٹھہ چناب مضاف بصوبہ لاہور۔ حرسہا اللہ تعالیٰ عن الآفات الذاہب"[16]

گلستان کا دستخط | "تمام شد نسخہ متبرکہ گلستان از تصنیف شریف حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی قدس اللہ سرہ العزیز تحریر فی التاریخ سلخ ماہ یعنی سی ام شہر ذی قعدہ در سنہ ۱۲۱۰

---

[13] اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۱۹۷ھ/۱۷۸۳ء میں غلہ کا سخت قحط تھا۔ ایک روپیہ کی چار سیر یعنی دو ٹوپہ گندم ملتی تھی۔ اور آپ کو اس کتاب سے اتنی محبت تھی کہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ بیٹھ کر لکھتے تھے۔ [14] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صفحہ ۱۱۲۳ [15] یہ شمائل شریف ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء میں غلام رسول ولد اللہ دتہ ولد قاسم موچی کے گھر میں بمقام گوجرپور متصل گجرات موجود ہے۔ [16] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صفحہ ۱۱۲۲ تا آخر

Marfat.com

مقدس ہجری رسول علیہ السلام ۔ موافق ۲۵ بیست پنجم چیتر سمت ۱۸۵۸ ب بروز یکشنبہ بہنگام شش گھڑی آفتاب برآمدہ فی الساعۃ الزہرۃ بید الضعیف النحیف احقر العباد اقل الخلیقۃ بل لاشئ فی الحقیقۃ فقیر محمد حسین ولد حافظ عبد اللہ ابن شیخ ابو الحسن غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ ۔ متوطن قدیم موضع سُویا نوالہ عملہ پرگنہ پُچھ جہلم جناب ۔

ــــ

یا ناظرًا باللہ ارحم علی المصنف واستغفر لصاحبہ

واطلب لنفسک من خیر ترید بھا من بعد ذالک غفرانا لکاتبہ " [۱۷]

سجع مُہر | آپ کی مُہر پر یہ سجع کندہ تھا ۔ [خاک کف پائے محمد حسین]

ف میرے (شرافت کے) والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفٰے صاحب الملقب بہ نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۲ھ ایکہزار تین سو باون ہجری بمطابق تیئسویں نومبر ۱۹۳۲ء ایکہزار نوسو تیئس عیسوی ۔ موافق ساتویں مگھر سمت ۱۹۸۹ ایکہزار نوسو نانوے بکرمی کو معہ امام الدین ولد جلال کشمیری چک جانو والہ (مرید شرافت) کے موضع کوٹ جان محمد ضلع گوجرانوالہ میں گئے ۔ اور مولانا محمد حسین کے پڑ پوتے مولوی حکیم فضل حسین کے کتب خانہ میں مذکورہ بالا سب کتابیں ملاحظہ کیں۔ [۱۸]

اولاد | آپ کی دو اہلیہ تھیں ۔

۱ - دختر میاں لال شاہ ولد شاہ غریب صاحب ساکن کاموکی ۔ ان کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی ۔

۲ - دختر میاں جان محمد صاحب ساکن کیلیانوالہ ۔ ان کے بطن سے ایک فرزند مولانا کرم الٰہی صاحب پیدا ہوئے ۔

---

[۱۷] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۱۲۳ [۱۸] ایضاً ص ۱۱۲۶ شرافت ۔

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱ مولوی کرم الٰہی فرزند آنجناب — گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ

۲ چوہدری خدا بخش چیمہ — " "

۳ میاں نیک صالح مخنث۔ خادم حاضر باش — " "

۴ مولانا شہباز خاں ملہی رح — بدوملھی سیالکوٹ

تاریخ وفات | مولانا محمد حسین صاحب کی وفات بعمر تخمیناً پینسٹھ سال ۱۲۲۵ھ ایک ہزار دو سو پچیس ہجری مطابق ۱۸۱۰ء ایک ہزار آٹھ سو دس عیسوی کے حدود میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی۔ یہ سنہ پانچواں جلوسی تھا۔

اس وقت مہاراجہ رنجیت سنگھ کو حکومت پنجاب پر دوسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ۔ مغربی جانب مسجد سے شمال کی طرف ہے دو قبریں ہیں مشرقی آپ کی اور مغربی آپ کے بیٹے مولوی کرم الٰہی صاحب کی۔

مادۂ تاریخ

"حسن گلشن بہشت" ۱۲۲۵ھ

شجرہ اولاد مولوی محمد حسین رح

- مولوی محمد حسین صاحب کے ایک ہی فرزند مولوی کرم الٰہی تھے۔
- مولوی کرم الٰہی کا ذکر اس کتاب کے پانچویں حصہ عوارف الانوار میں لکھا جائے گا۔ ان کے ایک ہی بیٹے مولوی ابرار الدین تھے۔
- مولوی ابرار الدین کے ایک بیٹے مولوی حکیم فضل حسین تھے۔ یہ کوٹ جان محمد متصل گاجرگولہ میں سکونت رکھتے تھے۔ عالم اور طبیب تھے۔ مولوی محمد حسین کی کتابیں ان کے پاس تھیں۔ ان کا ایک بیٹا مولوی فیض احمد ہے۔
- مولوی فیض احمد صاحب عالم و طبیب ہے۔ اس وقت ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء میں موجود ہے۔

Marfat.com

محمد سعید

شیخ محمد سعید برقندازی پوٹھوہاری رح

آپ حضرت سید پیر کلاں پیر ڈھکیاہ والہ رح کے عزیزالوجود خلفا سے تھے۔ پیر صاحب کے عاشق اور شیدا تھے۔ آپ کی اولاد آجتک ڈھکیاہ شریف کے سالانہ عرس پر حاضر ہوا کرتی ھے۔

یارِ طریقت آپ کے ایک درویش سید حیدر شاہ صاحب شہر راولپنڈی نیلی محلہ میں رہتے تھے۔ ان کا سلسلہ فقر موجود ھے۔

مدفن شیخ محمد سعید صاحب رح کی قبر موضع جبرد دمیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی میں ھے۔

شجرۂ فقرائے شیخ محمد سعید برقندازی رح

- سید حیدر شاہ۔ راولپنڈی رح
  - میاں غلام حسین۔ ساکن میرا بادیہ علاقہ پوٹھوہار جنگل پر جاکر عبادت کیا کرتے
    - میاں غلام محمد ولد کرم بخش قوم سیلمرال ساکن گشیہ۔ متصل حسن ابدال
      - مولوی عبدالکریم صاحب ساکن کاک کھنڈ۔ راولپنڈی۔ ماہ جمادی ۱۳۸۲ھ نومبر ۱۹۶۲ء میں بعمر ۸۲ سال ۱۳۰۷ میں جمعہ ادا کریم پورہ۔ راولپنڈی میں ہے۔ امام مسجد تا شرافت ہیں۔
      - میاں محمد اکرم
    - سائیں فتح محمد ساکن میرا بادیہ
      - سائیں حسن فرزند اصغر ۱۳۸۲ھ میں فوت ہوئے
      - سائیں محمد فرزند اکبر
      - خلیفہ فضل احمد پیشاوری
        - بابا عبدالرحمن سبزی فروش پشاور، معیضا الحرمت۔ نانگیں کمزور ہیں ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء
  - سید بزرگ شاہ
    - سائیں علی مردان
      - خلیفہ احمد جان

Marfat.com

(۵۸)

محمد شاکر

مرزا محمد شاکر لاہوری رح

یہ مرزا حیات اللہ خاں پسر نواب خان بہادر لاہوری رح کا ملازم تھا۔ حضرت سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح کا یہ تھا۔ اُن کی نظر توجہ سے اِس کو وجد ہو گیا۔ بالاخانہ سے نیچے زمین پر گر پڑا۔ اگرچہ پختہ فرش پر پڑا۔ مگر کچھ چوٹ وغیرہ نہ آئی۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"از بالاخانہ کچہری کہ از دو قد آدمی بلندتر بود بر زمین افتاد و آسیبش نرسید"[۱]

---

[۱] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۸۰ شرافت

Marfat.com

(۵۹)

محمد صادق

میاں محمد صادق لاہوری رح

نواب زکریا خاں بہادر صوبہ دار لاہور کا ملازم (جبیلہ سرکار) تھا۔ حضرت سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح کا مرید ہوا۔ ایک مرتبہ نواب صاحب کسی وجہ سے اس پر ناراض ہو گئے۔ یہ ایک مکان میں طاق کے پیچھے چھپ گیا۔ اس کے نوکر تلاش کرنے آئے۔ اس نے اپنے مرشد صاحب کو یاد کیا۔

ع

ساربان بارش افتاد خدا را مددے   کہ امید کرمت ہمدم این محمل کرد

چنانچہ تلاش میں یہ کسی کو نظر نہ آیا۔ خواجہ یاقوت خاں کا ہاتھ بھی اس کے جسم کو لگا مگر محسوس نہ کر سکا۔[1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۹۳۔ شرافت

Marfat.com

(۶۰)

محمد علی

سید قاضی محمد علی سبزواری برقندازی جالندھری

آپ سید صحیح النسب سبزواری حسینی حضرت سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح کے ہمشیرہ زادہ تھے۔ بیعت و خلافت حضرت شاہ عبد الغفور جالندھری رح سے تھی۔

عبادات و ریاضات | آپ صاحب تجرید و تفرید۔ متوکل۔ زاہد۔ عارف کامل۔ اہل حال و قال و مقامات عالیہ تھے۔ آپ نے بڑے بڑے مجاہدات اور چلے کیے۔ موضع بینڈوری ضلع جالندھر میں برلب آب رواں چلہ الحمد سوا لاکھ بار کی تعداد میں کیا۔ چلہ میں قصیدہ خمریہ و حرز یمانی و اسم اعظم و درود صلوٰۃ تنجینا و چہل کاف کی زکوٰۃ ادا کی۔ برلب آب کلبہ خس پوش میں گوشہ گزیں رہے۔ وہ جگہ اب تک بنام "دگرھا قاضی صاحب" مشہور ہے۔ اہل عبادت کے لئے عجب دلکشا جگہ ہے۔ وہاں درختان کثیر الازہار (ڈھیلاہ) موجود ہیں جن کی بابت عام مشہور ہے کہ آپ جہاں مسواک کر کے پھینک دیتے تھے۔ وہ سرسبز ہو کر بتدریج درخت بن جاتا تھا۔[1]

اخلاق و عادات | آپ صاحب کلام عالی و باتاثیر مستجاب الدعوات و قوی التصرف شیخ تھے۔ ارباب بحث سے نفور۔ اور صحبت ناجنس سے دور رہتے تھے۔ آپ نہ متاہل ہوئے نہ کوئی اولاد ہوئی۔[2]

یاران طریقت | آپ کے خودمن خلیفے یہ تھے۔

---

[1] [2] انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

۱ - میاں محمد اعظم بن سلیمان شیخ احمد انصاری جالندھری رح

۲ - میر جیو جالندھری رح

تاریخ وفات | مولانا پیر غلام قادر اثر جالندھری رح نے انوار القادریہ میں قاضی محمد علی صاحب رح کی وفات منگلوار بیسویں ذی الحجہ ۱۱۹۴ھ ایکہزار ایک سو چورانوے ہجری میں لکھی ہے۔ تقویم تاریخی کی رو سے اس کے مطابق ستائیسویں دسمبر ۱۷۸۰ء ایکہزار سات سو اسی عیسوی تھا۔

اسوقت دہلی کے تخت پر ابوالعدل مروج الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ حکمران تھا۔ اس کا ۲۲ بائیسواں جلوسی تھا

اسوقت کمپنی بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز تھا۔ اسکی گورنری کا نواں سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر مقام بستی دانشمنداں متصل جالندھر شہر گاؤں سے باہر [illegible] بالمقابل طرف [illegible] واقع ہے [illegible] پختہ بنی ہوئی ہے [illegible] ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ ایکہزار تین سو چون ہجری مطابق ۱۹۳۶ء ایکہزار نو سو چھتیس عیسوی میں [illegible] سے مشرف ہوا۔ مولانا حکیم پیر غلام قادر اثر جالندھری صاحب انوار القادریہ نے ساتھ ہو کر [illegible] کرائی تھی۔

مادہ تاریخ

[illegible]

Marfat.com

(۶۱)

مروان

میاں مروان قوال بھڑی والے رح

یہ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والے رح کے قوال خاص میاں علی محمد مراسی کا نواسہ تھا۔ یعنی اُسکی بیٹی مسمات صاحبی کا بیٹا تھا۔ اور حضرت میاں محمد زمان بن میاں ابراہیم المعروف عبدالرحیم بھڑی والے رح کا مرید اور قوال تھا۔ اُن کو قوالی سنا کر خوش کیا کرتا۔ پیر صاحب کے دربار میں منظوری والا تھا۔ اس کے شر کا برادری میں دو شخص لدھا اور سدھا نام مراسی اس کے ساتھ مخالفت رکھتے تھے۔ وہ تباہ و برباد ہو گئے۔

شعر گوئی

یہ اَن پڑھ آدمی تھا۔ اپنے پیران طریقت کی تعریف میں کچھ اشعار اس نے بنائے۔ جو آج بھی اس کی اولاد کے قوال لوگ مجالس فقراء میں پڑھتے ہیں۔ اگرچہ عروض اور قافیہ بندی میں پورے نہیں اُترتے۔ اور معنوی لحاظ سے بھی کوئی خصوصیت نہیں رکھتے۔ مگر اس سے میاں مروان کا اپنے پیر صاحب اور مشائخ طریقت سے عشق اور اعتقاد ضرور ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے چند اشعار بطور یادگار لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

رب یا رسول حسن حسین دیدار کا طمع

غوث یا ولی بمعروف یار رحمان محمد زمان — رب یا رسول حسن حسین دیدار کا طماں (دھمے)

بھوڑے والے گل نوشہ کے لال مدد تیری شاہ سلیمان — رب یا رسول حسن حسین دیدار کا طماں[1]

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم۔ صفحہ ۹۲۸۔ شرافت۔

Marfat.com

(٢)

روضہ پاک رحمان سچے دا کسے اُستاکار بنایا   پنجے گھڑیاں محکم جڑیاں وچ برسے نور سوایا

محمد زماں پیر یہ صدقے جدھا دن دن فقر سوایا   سیال مرداں فریاد نوشہ نوں جس بیڑا بنے لایا

(٣)

علی پیرانی نے کرم کیتو ئی   جھوٹھ کرن نوں سچ کیتو ئی

ٹو نڈھ بھا دے سو گل ہو ئی   شرم رکھنا ئیں مرداں دا

مینوں آسرا پاک رحماں دا

(٤)

تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

ذکر کر بندہ ۔   تیرا مرشد ہے بھلا

تجھے نور کا نہ گلے   تیری صفت میں زباں

تیری عاجزی قبول ہے

تیرے جیویں محبوب   واہ کرم شاہ نور

تیرے سدا بھرپور   تیرا لنگر معمور

میوے سماں جی سماں   تیری عاجزی قبول ہے

حکیم گا ڈں جیوا   توں سب سے کا دیوا

واہ نور ہے جو کھیوا   بیٹو پاک جی ماں

تیری عاجزی قبول ہے

رحماں پیر میرا   ہے واسطہ جی من تیرا

کیوں دستے جی اندھیرا   آ دے پاس جی سماں

تیری عاجزی قبول ہے

Marfat.com

مردان کی توں عرض سُن　　　رحمان کے سپوت
مانگوں رزق دودھ پوت　　　جی دیدار کا طلب گار (ختم)
تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

(۵)

میں کو بھی جو کملی سیو میرے قول ہادی نے بالے
تخت ہزارے میں چھیاری عشق النبو بالے ؎

اولاد اس کے چار بیٹے تھے۔

۱ پیر بخش ۲ خدا بخش ۳ ماہیا ۴ نگاہیا۔

مدفن میاں مردان کی قبر بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں درگاہِ رحمانیہ سے ایک فرلانگ شمال کی طرف پختہ بنی ہوئی ہے۔

میاں مردان قوال کی اولاد کا مختصر شجرہ

- میاں مردان کے چار بیٹے تھے۔ پیر بخش۔ خدا بخش۔ ماہیا۔ اور نگاہیا لاولد۔
- پیر بخش کے چار بیٹے تھے۔ نگا۔ مستی۔ غازی اور نتھا۔ چاروں موضع چاہل کلاں نیقہ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں چلے گئے۔
- نگا کا ایک بیٹا جواہر نام تھا۔
- جواہر کے دو بیٹے تھے۔ سلطان اور بڈھا۔
- سلطان کے تین بیٹے ہیں۔ میراں بخش۔ نبی بخش اور مراد دتہ۔ یہ تینوں بھائی ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں موجود ہیں۔
- میراں بخش کا ایک بیٹا مردارا موجود ہے۔
- بڈھا ولد جواہر کے تین بیٹے۔ اللہ دتہ۔ گھنا اور حاکم اس وقت موجود ہیں

- مستی ولد پیر بخش کا ایک بیٹا بلاقی نام تھا۔
- بلاقی کے دو بیٹے تھے۔ رمضان اور غلام۔
- رمضان کے تین بیٹے ہیں۔ نذیر۔ حمید اور فیروز تینوں موجود ہیں۔
- غلام ولد بلاقی کے چار بیٹے ہیں۔ بشیر۔ طالب۔ کرم اور فضل موجود ہیں۔
- طالب کا ایک لڑکا قاسم نامی ہے۔
- غازی ولد پیر بخش کے دو بیٹے تھے۔ جھنڈا اور مہندا
- جھنڈا کے تین بیٹے ہوئے۔ مولا بخش۔ بوٹا۔ اور امام دین یہ سواری کرتا ہے۔
- مولا بخش کے تین بیٹے ہیں۔ چراغ۔ برکت اور فقیر یہ تینوں موجود ہیں۔
- چراغ کا ایک لڑکا مراد موجود ہے۔
- فقیر ولد مولا بخش کا ایک لڑکا خالد موجود ہے۔
- بوٹا ولد جھنڈا کے تین بیٹے ہیں۔ اللہ دتہ۔ سوہنا۔ اور شریف موجود ہیں۔
- اللہ دتہ کے دو بیٹے بشیر اور عاشق موجود ہیں۔
- سوہنا ولد بوٹا کے تین بیٹے۔ طفیل۔ اسلم۔ اور غلام علی موجود ہیں۔
- مہندا ولد غازی کا ایک بیٹا لدھا نام تھا۔
- لدھا کے چار بیٹے ہیں۔ سوہنا ولد لدھا۔ عنایت۔ فقیر بخش اور محمد علی
- فقیر بخش کے تین بیٹے۔ عاشق۔ رمضان اور مشتاق موجود ہیں۔
- محمد علی ولد لدھا کا ایک لڑکا منیر نامی موجود ہے۔
- سوہنا ولد پیر بخش کا ایک بیٹا قاسم نام تھا
- قاسم کے دو بیٹے تھے۔ طالب اور [illegible]
- طالب کا ایک بیٹا اللہ دتہ موجود ہے
- اللہ دتہ کا ایک بیٹا [illegible] موجود ہے

Marfat.com

- خدا بخش ولد میاں مردان کے دو بیٹے تھے۔ رلدو۔ اور راجو۔
- رلدو کا ایک بیٹا بُدھو تھا۔ یہ باخبر آدمی تھا۔ بعض بزرگانِ رحمانیہ کے حالات اس نے لکھوائے۔
- ماہیا ولد میاں مردان کا ایک بیٹا الٰہی بخش تھا۔
- الٰہی بخش کا ایک بیٹا مولا بخش تھا۔
- مولا بخش کا ایک بیٹا ببادل نام ۱۳۵۴ھ ایک ہزار تین سو چون ہجری میں بمقام بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔

انتباہ

یہ شجرہ ۱۳۵۴ھ ایک ہزار تین سو چون ہجری میں لکھا گیا تھا۔ اس لئے جن کو زندہ موجود لکھا ہے اُس سے یہ مراد ہے کہ وہ اس سنہ میں موجود تھے۔

ف

میاں مردان کی کافیاں اور حالات۔ کتاب فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صفحات ۹۲۴۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸ سے لئے گئے ہیں۔

Marfat.com

(۶۳)

منصور شاہ

بابا منصور شاہ جھنگی دارے شاہ والے رح

آپ کی اصلی سکونت موضع آگی تحصیل نکودر ضلع جالندھر تھی۔ قوم ارائیں گوت رامے تھی۔ ابتدائے عمر سے ہی درویشی کا شوق ہوا تو بابا باھی شاہ صاحب رح ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے مرید ہوئے۔ اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے۔

جنگل میں آبادی کرنا | مولوی صوفی محمد اکبر علی صاحب سلیم التواریخ میں لکھتے ہیں۔

"آپ نے مرشد کے حکم سے مقصود پور کے متصل اسی مقام پر آ کر قیام کیا جہاں کہ اب ان کا مزار ہے۔ اس وقت یہاں بہت سے گنجان درخت تھے۔ دریائے بیاس قریب بہتا تھا۔ کہتے ہیں سات منزل اونچی ایک کٹیا بنائی تھی۔ دریا کے پانی سے وضو کر کے عبادت میں مشغول رہتے۔ گرد و نواح کے لوگ بہت معتقد ہو گئے۔ نہایت عابد زاہد بزرگ تھے۔ دینی جذبے میں بہت ترقی ہوئی۔"[1]

اولاد | آپ کا ایک ہی فرزند میاں دارے شاہ تھا جو آپ کا ہی مرید تھا۔ آپ نے جو آبادی کی تھی اس کی ترقی میاں دارے شاہ نے کی۔ تو اس کا نام جھنگی دارے شاہ مشہور ہوا۔

مدفن | بابا منصور شاہ صاحب رح کا مزار جھنگی دارے شاہ علاقہ ریاست کپورتھلہ میں ہے۔ صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

"آپ کا مزار اونچی جگہ پر ہے۔ آپ کی طرف سے معافی نام تھا اور اب تک جاری ہے۔"

اس مکان پر ہر سال [illegible] میلہ لگتا ہے۔

---

[1] سلیم التواریخ۔ باب ۱۵۔ ص ۲۶۵ [illegible]

Marfat.com

ن

(۶۳)

نواب

بی بی نواب صاحبہ برقندازی پوٹھوہاری

آپ کا اصلی نام بی بی جھنڈی تھا۔ خاندانِ سادات سے تھیں۔ والد کا نام سید نصر اللہ تھا۔ فیضِ طریقت حضرت سید میر کلاں پیر برقندازی ڈکھیاہ والے رح سے پایا۔ ریاضات شاقہ کیں۔ مرشد صاحب نے آپ کو میر نواب یا مائی نواب کے خطاب سے نوازا۔ چنانچہ آپ اسی نام سے مشہور ہوئیں۔

خلافت و اجازت | آپ کو پیر دستگیر نے خلافت و اجازت دے دی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ تم دونوں کی راہنمائی کرو۔ چنانچہ علاقہ پوٹھوہار میں آپ کا فیضِ عام جاری ہوا۔

کرامات

مردانہ علامات | منقول ہے کہ آپ اکثر اپنے پیر صاحب کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ ایک دن آپ کے شوہر سید لدھے شاہ نے حضرت میر کلاں صاحب رح کو جا کر کہا کہ تم میری جورو کو اپنے پاس رکھتے ہو غیر محرم عورت کو پاس رکھنا کہاں جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو مرد ہے۔ اگر شبہ ہے تو اندر دیکھ لو۔ شاہ صاحب اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی داڑھی مونچھیں ہیں[1] پھر وہ جانوں کو

گھوڑوں کا سلام کرنا | حضرت سائیں غلام رسول برقندازی تڑکی والے رح سے منقول ہے کہ آپ اکثر استغراقی حالت میں رہا کرتی تھیں۔ اُس زمانہ میں سکھوں کی حکومت تھی۔ ایک مرتبہ سکھوں کی

---

[1] فیضِ محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۸۲۳ ترافت۔

فوج آپ کے سامنے سے گذری۔ اُن کے گھوڑوں نے آپ کے قدموں پر سر رکھ دیئے۔ شہزادہ گھوڑوں کو چابک مارتے لیکن وہ سر نہ اُٹھاتے تا آنکہ مائی صاحبہ نے سر اُٹھایا اور فرمایا، بیٹا سلام ہو گیا اب چلے جاؤ۔ تب گھوڑے روانہ ہوئے۔ [2]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ سید حاج شاہ رح

۲۔ سید تاج شاہ رح

دونو بچپن میں فوت ہو گئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے چند خواص حسبِ ذیل تھے۔

۱ شیخ رضا قلی صاحب رح

۲ سید گلاب شاہ صاحب رح

۳ شیخ مستور صاحب رح ساکن جھنڈ بخار

۴ میاں معز اللہ صاحب رح

۵ میاں خدا بخش صاحب رح ساکن اوچ [illegible]

۶ پیر غلام رسول صاحب رح

۷ رام سنگھ ٹوکا ۔ ساکن پشاور

مدفن | بی بی پاک دامن [illegible] روضہ [illegible]
روضہ ہوتی ہیں۔ آپ کا سالانہ عرس [illegible]
اس وقت [illegible] ہیں۔

---

[2] [illegible]
[illegible]

شجرہ فقرائے میر نواب صاحب ترندازئی

- شیخ رضا قلی
  - میاں نادر
    - میاں شرف الدین
      - میاں فیروز الدین
        - سائیں چمن دین ساکن ڈھیری شالکان
- میاں معتبر اللہ
  - میاں روڈا
    - میاں فضل الٰہی
      - میاں شاہ داد
- پیر غلام رسول
  - سائیں پیر بخش
- رام سنگھ کوکا ساکن پشاور اس کا ذکر اس کتاب کے پانچویں حصہ موسوم عوارف الانوار میں لکھا جائے گا۔ ۱۲
- میاں خدا بخش
  - میاں تاج الدین ساکن بھوہ خالصہ
    - میاں حیات بخش بھوہ
      - سائیں امیر علی
      - سائیں راج دلی
      - سائیں محمد دلی
      - سائیں جوان علی
- شیخ منور
  - میر غلام میر
    - میاں فیض اللہ جند نجار۔
- سید گلاب شاہ
  - میاں خیر محمد
    - سید بہادر شاہ
      - سید گوہر شاہ ساکن اخون بانڈی
        - میاں نور احمد المعروف جلبلی
          - محمد عظیم ولد منو موچی
        - حافظ محمد صادق
        - خلیفہ عبد المجید المعروف بتو
          - خلیفہ عبد الحمید
            - خلیفہ محمد بخش ساکن پشاور یہ ۱۹۶۸ء میں موجود ہے میرے ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے۔ ۱۲
        - میاں محمد امین المشہور میاں نوبودی
          - میاں خدا بخش ولد عبد الغفار سوداگر چرم پشاور
        - غلام علی شاہ المعروف خدا بخش
          - حافظ محمد دین۔
        - میاں فضل احمد

Marfat.com

مسئلہ خلافت مستورات

یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ عورت کو خلافت ارشاد واجازت طریقت ہو سکتی ہے یا نہیں مگر مشائخ محققین اور صوفیائے کاملین نے ثابت کیا ہے کہ شیخ کامل اپنی مریدہ تکمیل یافتہ کو خلافت واجازت دے سکتا ہے۔ اور وہ لوگوں کو مرید کر سکتی ہے۔ اس طرح کہ جو شخص مرید ہونا چاہے۔ اگر وہ مرد ہو تو اس کو پس پردہ بٹھا کر اور اگر عورت ہو تو اس کو سامنے بٹھا کر اپنی دکالت سے اپنے پیر کا مرید کر سکتی ہے اور مرد کو کلاہ۔ اور عورت کو دامن تبرک دے سکتی ہے۔ اور اپنا نام شجرہ میں درج کر سکتی ہے۔ اس کے دلائل بہت سے کتب مشائخ میں موجود ہیں۔ از انجملہ۔ (۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنت يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن اولادهن ولا يأتين ببهتان يفترينه بين ايديهن وارجلهن ولا يعصينك في معروف فبايعهن واستغفر لهن الله ان الله غفور رحيم ۔ (الممتحنہ)

اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ اور نہ چوری کریں گی۔ اور نہ بدکاری۔ اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں۔ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی۔ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت شیخ احمد صدیقی المعروف بہ ملا جیون حنفی تفسیرات احمدی میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں۔ انه عليه السلام اذن اميمة ام ... النساء

ایسا ہی مُلّا کمال الدین حسین بن علی الواعظ الکاشفی الھروی رح تفسیر مواہب علیہ المشہور تفسیر حسینی میں اس آیت کے نیچے لکھتے ہیں۔

"گفتہ اند امیمہ خواہر خدیجہ را فرمود تا بیعت زناں فرا گرفت" کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے خدیجہ رض کی بہن امیمہ کو حکم دیا کہ وہ عورتوں سے بیعت لیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت امیمہ رض کو اجازت بیعت عطا فرمائی جس کو اصطلاح صوفیہ میں خلافت طریقت کہتے ہیں۔ اور انہوں نے عورتوں کو بیعت کیا۔

(۲)

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھتے ہیں۔

"سیدی الشیخ ابو محمد عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقۃ عن ابیہ ابی صالح موسیٰ جنگی دوست عن ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید یحییٰ زاھد عن ابیہ السید محمد رومی عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر عن ابیہ السید موسیٰ ثانی عن ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید موسیٰ الجون عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن ابیہ السید حسن المثنےٰ عن ابیہ الامام حسن المجتبیٰ عن ابیہ وامہ سیدنا علی المرتضیٰ وسیدتنا فاطمۃ الزھراء کلیھما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔"

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا رض کو اجازت طریقت مرحمت فرمائی۔ اور انہوں نے اپنے فرزند صالح حضرت امام حسن مجتبےٰ رض کو اجازت طریقت عطا فرمائی۔ اور ان سے لے کر سلسلہ متصل حضرت غوث اعظم رض تک پہنچی۔ نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مجاز عورت کا نام شجرہ شریف میں داخل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

(۳)

حضرت مولانا احمد نعیم اللہ نقشبندی مجددی بہرائچی رح کتاب معمولات مظہریہ میں اپنے پیر طریقت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ المعروف مرزا مظہر جانجاناں شہید دہلوی رح کے سلاسل طریقت لکھتے ہوئے ایک سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

"حضرت امام حسین رض نے خرقہ پہنا اپنی والدہ حضرت فاطمہ زہرا رض سے۔ اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔"

اس عبارت سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت فاطمہ زہرا رض خلافت یافتہ تھیں اور انہوں نے اپنے بیٹے حضرت امام حسین رض کو خرقہ پہنایا۔

(۴)

حضرت مولانا شاہ محمد حسن صاحب چشتی صابری قدوسی حنفی رامپوری رح نے کتاب آئینہ تصوف میں لکھا ہے۔

"حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدۃ النساء [illegible] کو خلافت عطا فرمائی اور ردائے مبارک سبز رنگ عنایت کی۔"

(۵)

مولوی حافظ [illegible] سید شاہ جمال [illegible] نے اپنی والدہ [illegible]

[illegible]

آخر میں [illegible]

(۶)

مفتی غلام سرور قریشی لاہوری رح کتاب خزینۃ الاصفیا جلد دوم میں بی بی حاج وغیرہ بیبیاں پاکدامنان کے حال میں لکھتے ہیں۔

"خلقے بسیار از برکت انفاس آن ذاکیات مشرف بشرف اسلام و ارادت شدند۔ چوں ایں خبر بغیر مانروائے لاہور رسید بر آشفت و بخدمت آں حضرت پسر خود را رسانیدہ حکم کرد کہ نزد ایشاں رود و بگوید کہ از ملک من بیروں روید چوں آں پسر حاضر خدمت والا درجت شد مرید گردید و ہمانجا ماند"

بی بی صاحبان کی برکات سے بہت لوگ مشرف با سلام ہوئے۔ اور مرید ہو گئے۔ جب یہ خبر لاہور کے حاکم کو پہنچی وہ پریشان ہوا اور اپنے لڑکے کو حکم دیا کہ اُن کے پاس جا کر کہے کہ میرے ملک سے نکل جاویں۔ جب وہ لڑکا اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو مرید ہو گیا اور وہیں رہا۔

اس عبارت سے ثابت ہوا۔ کہ بی بی حاج صاحبہ خلافت یافتہ تھیں اور لوگوں کو مرید کرتی تھیں۔ بی بی صاحبہ نے اس لڑکے کا نام شیخ جمال رکھا تھا۔

(۷)

مفتی غلام سرور موصوف۔ اُسی کتاب خزینۃ الاصفیا جلد دوم میں لکھتے ہیں کہ ایک نجومی بی بی حاج صاحبہ موصوفہ کا مرید ہوا۔ "نجومی شرمندہ شدہ مرید گردید"

(۸)

مرزا محمد عبد الستار بیگ قادری مجددی سہسرامی نے کتاب مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین میں حضرت رابعہ بصری رح کو حضرت خواجہ حسن بصری رح کے خلفاء میں درج کیا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سرگروہ چہار دہ خاندان طریقت امام المفسرین والمحدثین حضرت خواجہ حسن بصری رح نے رابعہ عدویہ کو خلافت سے نوازا۔

Marfat.com

(۹)

مفتی غلام سرور لاہوری رح خزینۃ الاصفیا۔ جلد اول میں بحالات خواجہ معین الدین حسن اجمیری چشتی رح لکھتے ہیں۔

" بی بی حافظہ جمال نہایت عابدہ و زاہدہ و پارسا بود و ارادت بخدمت والد ماجد خود داشت و آنحضرت او را خرقہ خلافت عطا فرمود و برائے ہدایت و تلقین مستورات ارشاد کرد۔ چنانچہ ہزارہا عورات بتوجہ آں تاج المستورات بمقام قرب رسیدند "

بی بی حافظہ جمال نہایت عابدہ و زاہدہ و پارسا تھیں، اور اپنے والد بزرگوار خواجہ معین الدین چشتی رح کی مریدہ تھیں۔ انہوں نے ان کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور مستورات کی ہدایت و تلقین کے لئے ارشاد کیا۔ چنانچہ ہزاروں عورتیں ان کی توجہ سے مقام قرب تک پہنچیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ سر حلقہ خواجگان چشت نے اپنی بیٹی بی بی حافظہ جمال کو خرقہ خلافت عطا فرمایا، اور انہوں نے ہزاروں مستورات کو واصل باللہ کیا۔

(۱۰)

مفتی صاحب موصوف نے کتاب مذکور میں آگے چل کر حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے خلفاء کی فہرست لکھی ہے۔ وہاں چودھواں خلیفہ انہیں بی بی حافظہ جمال رحمہ کو لکھا ہے

(۱۱)

کتاب لطائف المنن میں ہے کہ حضرت شیخ عبد اللہ قرشی نے اپنی زوجہ کو خلیفہ بنایا تھا۔ (انوار القادریہ)

(۱۲)

مخدوم حسن بخش سجادہ نشین درگاہ غوثیہ ملتان شریف کتاب انوار غوثیہ میں لکھتے ہیں

" بعد وفات مخدوم شیخ ولایت شاہ سند نشین حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کے سجادت

Marfat.com

بی بی راحی مسند نشین خلیفہ ہوئیں۔"

(۱۳)

حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب قادری نوشاہی کھڑ نوالہ رح نے اپنی خادمہ بی بی برانی صاحبہ رح کو خلافت عطا فرمائی تھی۔ ان کا شمار خلفائے رحمانیہ میں ہوتا ہے۔

(۱۴)

حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح نے کتاب تذکرہ نوشاہی میں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح کے خلیفوں میں بی بی معروفہ اور بی بی دولتی گجراتی کا تذکرہ کیا ہے۔

(۱۵)

میاں امام بخش برقندازی جالندھری، اپنی کتاب مراۃ الغفوری میں لکھتے ہیں۔ کہ میری والدہ مسمات سکھی اور حاجن فاطمہ اور بی بی جنت۔ تینوں حضرت سید حافظ قائم الدین برقنداز سنسرداری نوشاہی پاک پتنی رح کے خلفا میں سے تھیں۔

(۱۶)

مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح تحائف قدسیہ میں حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے خلیفوں کی فہرست میں مندرجہ ذیل مستورات کے نام لکھتے ہیں۔

بی بی خیرالنساء دہلویہ۔ بی بی فہیم النساء دہلویہ۔ بی بی عائشہ۔ بی بی رکھی۔"

(۱۷)

مولانا شیخ پیر کمال لاہوری، تحائف قدسیہ میں شیخ عثمان قصوری رح کے خلفاء میں سے ان بیبیوں کے اسماء لکھتے ہیں۔

مائی جنت بی بی کوہستانی رح۔ مائی فیض بی بی لاہوری رح۔ مائی نور بی بی۔ بی بی کلثوم بی بی نادرہ۔ بی بی زلیخا۔ بی بی صابو۔ بی بی بیگم۔

Marfat.com

(۱۸)

مولانا محمد حسن کیرت پوری رح کتاب حالات مشایخ نقشبندیہ صفحہ ۵۲۱ پر لکھتے ہیں۔

" حضرت مرشدنا (خواجہ غلام نبی مجددی للہی) کی مجازین عورتیں بھی ہیں۔ ان میں سے ایک دختر جناب حافظ فضل محمد صاحب۔ دوئم دختر جناب حافظ محمد اعظم صاحب۔ ہر دو مخدورات نہایت کثیر الذکر والفکر والعبادت ہیں۔ بکمال ورع وتقوے واستقامت بسر کرتی ہیں۔ ہر روز بعد نماز مغرب صالحات جمع ہوتی ہیں۔ اور حلقہ منعقد ہوتا ہے۔ اور توجہ دیتی ہیں۔ بارک اللہ۔ "

(۱۹)

ایسا ہی حضرت سید میر کلاں پیر توتشاہی رکھیا بی رح نے اپنی مریدہ حضرت میر نواب صاحبہ کو خلافت عطا کی۔ جس سے ہزاروں مخلوق فیضیاب ہوئی۔ اور آج تک اُن کا سلسلہ فقر علاقہ پوٹھوہار و سرحد میں ہزاروں تک موجود ہے

نقل فتوے عدم جواز بیعت مستورات

شہر پشاور میں دگر بزتور کا ایک شخص جو تبدیل نسب کے عقیدہ کو بھی [illegible] ڈال [illegible] آپ کو مرزا اطلا محمد کے نام سے مشہور کرتا تھا۔ اور خود کو سید اکبر علی ولد سید حسین شاہ توتشاہی ہاشمی سنگھوبی والا کا خلیفہ بتلاتا تھا اُس نے توتشاہی فقیروں اور خلیفوں پر اپنا سکہ جمانا چاہا اور بیعت کردہ عورت کے دامن کو چھوتا تھا اور توتشاہی مسند پر خود بیٹھنے اور دوسرے خلیفوں کو نیچے بٹھانے اور اپنے ساتھ رکھنے [illegible] میر نواب صاحبہ کے سامنے اکثر خلیفوں نے اس کی برتری کو تسلیم نہ کیا [illegible] پیر بار استعمال کیا [illegible] عورت [illegible] ۲۹ [illegible] میں بلکہ [illegible] علما [illegible] شہر [illegible]

اور چند جاہل شخصوں کے انگوٹھے لگوائے اور مصدقین کی تعداد بڑھائی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے حافظ عطا محمد نے بھی جو مغرور و متکبر و خود پسند ہونے اور فساد انگیزی میں اپنے والد سے بھی دو قدم آگے تھا۔ اس فتوے کی تائید میں کافی کوشش کی۔ ناظرین کے واسطے وہ فتوے بلفظہٖ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کا جواب لکھا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتا۔ کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و جناب مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر عورت مرد کو طریقت میں بیعت کرے اور مرد عورت کا مرید ہو کر بیعت کرے تو جائز ہے یا ناجائز۔ اور زمانہ نبوت سے لے کر تا زمانہ اجتہاد تک بہت سی مستورات زہد و تقوے میں شہرت لے گئی ہیں۔ کسی معظم و مقبولہ نساؤں نے سجادہ خلافت و مشائخیت پر بیٹھ کر مردوں کو بیعت کیا ہے بینوا و توجروا یرحمکم اللہ وجزاکم اللہ خیراً کثیراً۔

اور اگر ناجائز ہے تو پوچھتے ہیں (مائی جھنڈ والمشہور بیوی یا مائی امیر نواب صاحب مرحوم) کا کیونکر طریقہ مروج ہو طریقہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ اس کے طالب مروج کرتے ہیں۔ آپ تو چاہ ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور مخلوق خدا صاحب کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ۔

الجواب بتوفیق الوھاب

جائز نہیں۔ کیونکہ مراد بیعت طریقت سے تکمیل دین اور شریعت ہے۔ اور عالم عورات کے ساتھ بیعت طریقت کرنے میں تکمیل دین اور شریعت ہونا بعید ہے۔ بلکہ مقدمہ بالعکس ہے۔ اس لئے کہ خود ناقص العقل والدین ہیں۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ھن ناقصات العقل والدین۔ بلکہ مرد اُن پر مقرر ہیں واسطے سکھانے دین کے۔ کما قال فی خازن تحت قولہ تعالیٰ۔ الرجال قوامون علی النساء۔ الآیۃ۔ ای متسلطون علی تادیب النساء والاخذ علی ایدیھن۔ انتہیٰ۔ اور نیز مرد افضل ہیں زمرۂ اناث پر از روئے عقل

اور دین کے تو سیکھنا دین کا اور تکمیل امور شرعیہ کی۔ زمرہ اناث سے قیاس مع الفارق اور غیر متصور ہے۔ کما قال فی المدارک تحت قولہ تعالیٰ بما فضل اللہ بعضہم علی بعض ای فضل اللہ بعضہم ھم الرجال علی بعض ھم النساء بالفعل والعقل والعزم والجزم والقوۃ والغزو وکمال الصوم والصلوٰۃ والنبوۃ والخلافۃ۔ انتہیٰ۔ اور نیز زمانہ نبوت سے لے کر تا زمانہ اختتام اجتہاد تک اگرچہ بیعت میں مستورات بھی زہد وتقوے میں شہرت لے گئی ہیں۔ مگر کسی سے بھی بیعت طریقت لینی مرد کی ثابت نہیں ہوئی۔ حتٰی کہ حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ عالمہ و فاضلہ مسلمہ دہر تھیں ان سے بھی بیعت طریقت عورت سے لینی ثابت نہیں اور نہ کسی مجتہد نے اس کی بیعت پر فتوے دیا اور نہ کسی مشائخ کرام نے کسی عورت کو خرقہ خلافت وسجادہ نشینی عنایت فرما کر حکم دیا۔ فقط۔ والسلام۔

العبد حافظ کلام ربانی جناب مولانا [illegible]

غلام جیلانی صاحب عفی عنہ پشاوری امام مسجد [illegible]

الجواب۔ اس سوال کے جواب میں حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا قول جو اقتباس الانوار میں منقول ہے نقل کرتا ہوں جو عمل کے لئے کافی ہے "دختر [illegible] بی بی شریفہ نام داشت قدم برہ در ریاضت عبادت و تقوے آراستہ بود [illegible] بیوہ شدہ [illegible] اشتہر شدہ [illegible] بارہا فرمودے اگر عورت را خلافت سجادہ مشائخ دادن روا بودے [illegible] انتہیٰ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

Marfat.com

- الجواب ۔ یہ بالکل عدم الوقوع ہے یعنی کسی جگہ سنا نہیں گیا کہ عورت نے مردوں کو بیعت کیا ہے اور اگر وقوع میں آیا ہو تو صریحاً ناجائز ہے کیونکہ عورتوں کو حکم ستر ہے ۔ نہ غیر محرموں کو بیعت کرنے کا ۔
العبد جناب مولانا افضل شاہ صاحب سجادہ نشین
ولد پیر حمید شاہ صاحب مرحوم ۔

- ھذا المسائل کلھا موافق بالکتاب والسنۃ والاجماع الامۃ ۔
العبد جناب حافظ میاں خیر اللہ صاحب خلف مولانا جناب واعظ صاحب مرحوم پشاوری

- المجیب مصیب وروایات الجواب موافقۃ للکتاب ۔
حررہٗ حافظ محمد گل عفی عنہ ریتی محلہ ۔

- ھذا المسائل صحیحۃ ۔ قاضی عبدالکریم بقلم خود ۔ امام مسجد ریتی محلہ شہباز ۔

- بلا شک جو مجیب نے جواب دیا ہے ۔ وہ اصح الجواب ہے ۔ کیونکہ خلافت وارادت صنف ذکور ہیں جو لیاقت و کمال عقل و کمال دین کا ہونا لازمی ہے ۔ بموجب دلائل مندرجہ جواب کے
العبد جناب مولانا عباد الکریم میاں عبدالحلیم صاحب خطیب مسجد قاسم علی خان ۔
العبد فتح محمد صاحب مولوی ساکن موضع ٹنگن حالوارد پشاور مسجد حافظ یعقوب وطن منولد علاقہ سوہان ضلع راولپنڈی ۔ دریں مسئلہ لاریب فیہ حسب الروایات معتمد العلماء صحیح ۔

ہم جملہ خلفاء جو سلسلہ حضرات طریقہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے حلقہ ارادت میں ہیں جو کہ بوہان مبارک کتاب مجید و فرقان حمید و حدیث مبارک قول جناب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و بقول مجتہدان دین و شرع متین و بروایات حضرات علمائے دین پر قائم ہیں اور منبسط ہیں ۔ اس لئے ہم بھی متفق روایات و فتوئے علمائے دین و سجادہ نشینان طریقت کے ہیں کہ کسی وجہ سے سجادہ خلافت و سایجت طریقت پر عورت کا متمکن ہو کر مردوں کو بیعت کرنا جائز نہیں اور نہ کسی کتاب میں جائز دیکھا گیا ہے ۔ اس لئے فتوئے متذکرہ بالا جو علمائے دین نے تحریر فرمایا ہے ہم متفق ہیں ۔

Marfat.com

- خلیفہ میر احمد نوشاہی بقلم خود
- سید القوم سید لعل شاہ صاحب نوشاہی بقلم خود
- خلیفہ حاجی آغا محمد نوشاہی نشان انگوٹھا۔
- خلیفہ خدا بخش المشہور بخشو نوشاہی۔ نشان انگوٹھا۔
- خلیفہ خدا بخش طالب فقیر شاہ صاحب
- خادم الفقراء اہل اللہ الصمد فقیر مرزا طلا محمد نوشاہی
- العبد۔ حافظ عطا محمد خادم پیر صاحب سنگھوئی شریف والا۔
- خلیفہ دلاور شاہ نوشاہی
- سید القوم سید ملک شاہ بموجب شریعت و طریقت کے دستخط کیا گیا۔
- آغا سید احمد شاہ نقشبندی کلاہ فروش۔
- خلیفہ فیروز الدین نوشاہی طالب سائیں فضل الدین بقلم خود
- خلیفہ فضل رازق طالب مستری محمد علی نوشاہی
- خلیفہ عطا محمد دھری والہ
- مجھے علماء سے پورا اتفاق ہے۔ العبد سید فقیر شاہ قادری عفی عنہ علاقہ دروازہ بگڑنوٹ۔
- للہ الحمد والمنۃ کہ مرد صالح خلیفہ خاندان عالی شان نوشاہی قادری مرزا طلا محمد صاحب نے از حد عالی ہمتی اور اسلام کی دوستی کی وجہ سے شرعاً و طریقتاً باسناد بزرگان دین دیران طریقت آئینہ حق نما کے چہرہ سے غبار ایمان ربا دور کیا اور اہل طریقت کے زمرہ کے محل میں یہ شاخ گمراہی جو پیوند پا چکی تھی اس کو کاٹ ڈالا [illegible] اللہ [illegible] الدارین خیرا۔ الحمد للہ والبغض للہ۔ [illegible] اسلام کا محکمہ خانہ چاہیئے [illegible] اور صاحبان طریقت اور شریعت کے دستخط [illegible] العبد خادم الفقراء مولوی محمد الدین [illegible]

- بیعتِ نساء شرعاً و طریقتاً جائز نہیں۔ العبد شیخ فضل حسین صاحب سجادہ نشین

جناب سخی شاہ سلیمان نوری۔

- ھو المصوب۔ بیعت لینا یا مرید کرنا متعلق مسند خلافت ہے۔ اور خلافت حق خلفائے راشدین۔ اور ان کے جائز جانشینوں کا ہے۔ اور تمام کتب احادیث سے ثابت ہے کہ بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ بیعت علمائے ربانی کے لئے ہے۔ کسی ایک عورت کے لئے جائز نہیں۔ اگر جائز ہوتا تو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو علاوہ زہد ورع کے علم اور اجتہاد میں نہایت ہی ارفع تھیں۔ وہ تمام لوگوں سے بیعت لیتی۔ یا حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لوگوں کو اپنا مرید بناتیں۔ یا ازواج المطہرات اس فعل کو کرتیں۔ میں کہتا ہوں کہ بعد خلافت راشدہ کے حضرت فاطمہ بنت حضرت حسن مثنیٰ رض سے کوئی امر بیعت میں احق تر نہ تھا۔ وہ مخلوق کو اپنا مرید بنانے میں دریغ نہ کرتی۔ اور والدہ ماجدہ حضرت غوث الثقلین ہمشیرہ جناب سید عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ العزیز بھی مرید کرنے میں تامل نہ کرتیں۔ پھر اُن کے بعد حضرت رابعہ بصری رح و حضرت رابعہ عدویہ بھی اس کام کو کرتیں۔ مگر اس فعل سے مجتنب رہنا ان حضرات کا کافی دلیل ہے حرمت بیعت کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تو مستورات کو مخصوص کر دیا ہے کہ سوائے ذکور کے طبقہ اناث کو حصہ عطا ہی نہ کیا جاوے۔ ایسے فعل کرنا خالی فتنہ سے نہیں۔ اس فتنہ شیطانی کو روکا جاوے۔ ورنہ مداہنت فی الدین ہے۔ اور حضرات [illegible] و صلحائے امت کے سر مواخذہ رہے گا۔ فقط

العبد مولانا مولوی محمد غفور صاحب واعظ عفی عنہ پشاوری حال مقیم نوشہرہ

- میں عبدالمجید حلیفاً اس فتوے شرعی کو منظور کر کے اپنا انگوٹھا لگا دیتا ہوں کہ یہ فتوے برحق ہے۔ اور میرا اس پر عمل ہے۔ خداوند کریم مجھ کو خلاف شریعت محمدی صلعم سے بچاوے۔

۲۵ شعبان ۱۳۳۹ھ روز چہار شنبہ۔

- جو فتوے علمائے دین و سجادہ نشینان طریقت نے تحریر فرمایا ہے۔ بالکل مطابق شریعت

Marfat.com

وطریقت صحیح ہے۔ عورتوں کا بیعت کرنا مردوں کو جائز نہیں ہے۔

العبد سید صاحب شاہ سکنہ موضع ترناب تحصیل پشاور بقلم خود

فتوائے عدم جواز بیعت مستورات لفظ بلفظ نقل کر دیا گیا ہے۔ اب اس کا ترکی بترکی جواب مطابق حکم شریعت وطریقت لکھا جاتا ہے۔

فتوائے عدم جواز بیعت مستورات کا جواب

قبل اس کے کہ اس فتوے کا جواب لکھا جاوے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جن بی بی صاحبہ کی بیعت کا مسئلہ درپیش ہے۔ وہ آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے گزر چکی ہیں۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون۔ (البقرۃ۔ آیت ۱۴۱) یعنی وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی، اُن کا کیا اُن کے لئے۔ اور تمہارا کیا تمہارے لئے۔ اور اُن کے کاموں سے تم نہیں پوچھے جاؤ گے۔

آج اُن پر فتوے لگانا بالکل بے سود ہے۔ جن معاصرین کو زیر اثر کرنے۔ اور اُن پر اپنا سکہ جمانے کے واسطے مرزا طلا محمد نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ وہ تو کسی عورت کی بیعت نہیں ہیں۔ اُن کے پیر۔ دادا پیر۔ پردادا پیر۔ سب مرد ہیں۔ اس لئے یہ فتوے بالکل عبث ہے۔

نیز مستفتی نے اس میں جعل سازی سے بہت کام لیا ہے۔ بوجوہ ذیل اس کا اثبات ہوتا ہے۔

۱۔ سوال بینوا توجروا تک تو صحیح ہے۔ آگے بغیر مفتی کا جواب حاصل کئے فریق مخالف کو "چاہ ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں اور مخلوق خدا کو گمراہ کر رہے ہیں" لکھ دیا۔ یہ جاہلانہ [illegible] ہیں تو اور دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] مفتی صاحب [illegible] نا بیعت کا جواب دیں۔

Marfat.com

۲۔ مرزا طلا محمد نے فتوائے خود بنا کر اُس پر مولویوں کے نام لکھ دیئے۔ کیونکہ کوئی مفتی اپنے نام کے ساتھ توصیفی الفاظ مثلاً جناب۔ مولانا۔ مولوی۔ صاحب۔ سید القوم۔ خلیفہ آغا۔ اور شیخ وغیرہ نہیں لکھا کرتا۔ بلکہ فقیر و حقیر۔ احقر العباد و خادم شریعت وغیرہ لکھا کرتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب عبارتیں اور مفتیوں کے نام مرزا نے خود لکھے ہیں۔

۳۔ پیر فضل شاہ جلالپوری کے دستخط میں اُن کا والد پیر حیدر شاہ لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اُس جعلساز کو پیر فضل شاہ کے والد کا نام نہیں آتا تھا۔ اگر فضل شاہ خود فتوائے لکھتے تو ضرور اپنے والد کا نام صحیح لکھتے۔ اور اپنے آپ کو فضل شاہ ولد مظفر شاہ لکھتے۔

۴۔ بعض رکیک الفاظ اور بے ربط عبارتیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ کسی اہل علم نے فتاوائے نہیں لکھے۔ بلکہ مرزا طلا محمد کا بنا کارنامہ ہے

اب اصل جواب ملاحظہ ہو۔

مولوی غلام جیلانی پشاوری کے فتوائے کا جواب

قولہٗ۔ (عورتوں کی بیعت) جائز نہیں۔ کیونکہ مراد بیعت طریقت سے تکمیل دین اور شریعت ہے۔ اور عالم عورات کے ساتھ بیعت طریقت کرنے میں تکمیل دین اور شریعت ہونا بعید ہے۔ بلکہ مقدمہ بالعکس ہے۔ اس لئے کہ خود ناقص العقل والدین ہیں الخ

اقول۔ قرآن مجید اور احادیث شریف میں احکام خداوندی ذکور و اناث پر یکساں نافذ ہیں۔ اور امر و نواہی سے دو نو مکلف ہیں۔ جس طرح امر معروف کرنا مرد کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی امر معروف کرنا ضروری ہے۔ اسی واسطے تمام صحابیات اور ازواج مطہرات نبوی۔ صحابہ کرام رض کی طرح احادیث روایت کرنے کی خدمت میں شریک تھیں۔ ہر وقت اور ہر شخص کو احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہنچانا ان پر لازم تھا۔ خصوصاً ام المومنین حضرت عائشہ

Marfat.com

صدیقہ رض جو بڑی عالمہ فاضلہ محدثہ فقیہ تھیں ۔ احکام شرعیہ کا چوتھا حصہ ان سے معلوم ہوا اور ایک جماعت کثیر نے صحابہ و تابعین میں سے اُن سے روایت کی ہے ۔ کتب صحاح میں دو ہزار (۲۲۱۰) دو سو دس حدیثیں اُن سے مروی ہیں ۔ ایسا ہی دوسری صحابیات سے احادیث کا ایک ذخیرہ مروی ہے ۔ تو جب ہدایت ظاہری کے لئے مستورات کا مردوں کے آگے احادیث بیان کرنا جائز ہے تو تعلیم ذکر و شغل اور تزکیہ نفس جو ہدایت کا اعلیٰ جزو ہے ۔ وہ کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے ۔ حالانکہ زمانہ خیر القرون میں اس کا ثبوت بھی پایا جاتا ہے جیسا کہ پہلے مفصل گزر چکا ہے ۔

مولوی صاحب کا سب عورتوں پر یکساں حکم نافذ کر دینا کہ وہ ہر پہلو سے ناقص العقل والدین ہیں سراسر غلطی ہے ۔ یہ حکم بعض مسائل فقہیہ کے رُو سے ہے جن کا تعلق ظاہر سے ہے قلبی معاملات و تصفیہ و تزکیہ سے اس حدیث کا کوئی تعلق نہیں ۔ امر باطن میں عورتیں مردوں کے ساتھ ہمدوش ہیں ۔ مرد بھی مرتبہ ولایت سے مشرف ہو سکتا ہے ۔ اور عورت بھی مرتبہ ولایت پر فائز ہو سکتی ہے ۔

جتنی تکمیل دین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے ہوئی ۔ اتنی دوسرے اکابر صحابہ سے بھی وجود میں نہ آئی ۔ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا کہ مجیب نے تحریر کیا ہے ۔ تو جو لوگ کامل العقل والدین (مرد) تھے ۔ ان کو ناقص العقل والدین (عورتوں کی) جماعت سے حدیثیں سننے اور مسائل پوچھنے اور علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ کامل العقل والدین (مرد) جن صحابیات کے علم شرع میں محتاج تھے ۔ وہ ان سے بھی اکمل تھیں ۔

کتب عقائد اہل سنت میں سب صحابہ کرام میں حضرت ابو بکر صدیق رض کا اول درجہ ہے چنانچہ اس فضیلت کی وجہ سے وہ تمام کامل العقل والدین لوگوں کے سردار تھے ۔ اور حضرت شیخ عبد القادر رض غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رض بوجہ لخت جگر رسول ہونے کے حضرت ابو بکر صدیق رض سے افضل ہیں ۔ تو پھر حضرت سیدہ رض ناقص العقل والدین

کیسے ہو سکتی ہیں جبکہ وہ اکمل الکاملین سے بھی افضل ہیں ۔ ایسا ہی جو عورتیں اولیاء اللہ میں سے ہیں وہ عام مردوں سے افضل ہیں ۔ ناقص العقل والدین ہونا امور قلبیہ کے متعلق ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ اور بیعت کی غرض و غایت متعلق بقلب ہے ۔ فافہم۔

قولہ ۔ کما قال فی خازن تحت قولہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء ۔ الآیۃ ای متسلطون علی تادیب النساء والاخذ علی ایدیھن ۔

اقول ۔ بندہ خدا ۔ یہ امر خاص شوہروں کے لئے ہے کہ وہ اپنی منکوحہ عورتوں پر غالب وحاکم ہیں ۔ نہ کہ ہر ایک مرد دوسروں کی عورتوں پر غالب ہے ۔ اس آیت شریف سے نفی بیعت پر کوئی استدلال نہیں ہو سکتا ۔

قولہ کما قال فی المدارک تحت قولہ تعالیٰ بما فضل اللہ بعضہم علی بعض اے فضل اللہ ...... والنبوۃ والخلافۃ ۔

اقول ۔ مسئلہ تو شروع ہے کہ عورت مرد کو بیعت کر سکتی ہے یا نہیں ۔ اور جواب یہ دے رہے ہیں ۔ کہ نبوت اور خلافت یعنی سلطنت عورت کو نہیں مل سکتی ۔ چہ خوب ۔ داناؤں کا قول ہے ۔ "سوال از آسمان جواب از ریسمان"

قولہ ۔ جیسے کہ حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ عالمہ فاضلہ ومسئلہ دہ تھیں ۔ اُن سے بھی بیعت طریقت عورت سے لینی ثابت نہیں ۔

اقول ۔ جب حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رض اور حضرت امیمہ بنت خویلد رض سے ثابت ہے کہ انہوں نے عورتوں سے بیعت لی ۔ تو اب یہ کہنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے بیعت لینا ثابت نہیں ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص کہے کہ حضرت ابوہریرہ رض یا ابوایوب انصاریؓ ۔ یا بلال حبشی رض سے بیعت لینا ثابت نہیں ۔ لہذا مردوں کو بیعت کرنا جائز نہیں ۔

قولہ ۔ اور نہ کسی مشائخ کرام نے کسی عورت کو خرقہ خلافت وسجادہ نشینی عنایت فرما کر حکم دیا ۔

Marfat.com

اقول - کیا خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رح سے بڑھ کر بھی کسی شیخ کے حوالہ کی ضرورت ہے جبکہ انہوں نے اپنی بیٹی بی بی حافظہ جمال رح کو خرقہ خلافت عطا فرمایا - کما ہو فی خزینۃ الاصفیاء

- اور شیخ عبداللہ قریشی نے اپنی زوجہ کو خلیفہ بنایا - کما ھو فی لطائف المنن -

- اور مخدوم شیخ ولایت شاہ ملتانی کے بعد بی بی راجی مسند نشین ہوئی - کما ھو فی انوار غوثیہ

مولوی عبدالرحمٰن گولڑوی کے فتوے کا جواب

قولہ - (مقولہ خواجہ فریدالدین گنجشکر رح از اقتباس الانوار) اگر عورت را خلافت و سجادہ مشائخ دادن روا بودے بس شریفہ را سعید ادم -

اقول - اس سے مراد سجادہ نشینی ہے جو لفظ سجادہ مشائخ سے ظاہر ہے - تو وہ فرزندوں کی موجودگی میں واقعی سجادگی کی مستحق نہیں تھیں - اس سے خرقہ خلافت مراد نہیں - کیونکہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح نے اپنی صاحبزادی بی بی حافظ جمال کو خرقہ خلافت عطا کیا تھا - تو اب اپنے شیخ الشیخ کے مقابلہ خواجہ فرید صاحب کس طرح ایسا دیا سکتے ہیں -

بزرگوار شریف میں بیٹھ کر مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا جواب فتوے لکھنا - اور اس پر حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی کا دستخط نہ ہونا ثابت کرتا ہے کہ حضرت پیر صاحب بھی مجیب سے متفق نہیں -

پیر فضل شاہ جلالپوری کے فتوے کا جواب

قولہ - یہ بالکل عدم الوقوع ہے یعنی کسی جگہ نہیں سنا گیا کہ عورت نے مردوں کو بیعت کیا ہو

اقول - عدم الوقوع کیسے - یہ تو حوالجات مذکورہ بالا سے کثیر الوقوع ثابت ہو چکا ہے - باکمال عورتوں کو خلافت ملی ہے - انہوں نے مردوں کو [illegible] بھی [illegible] ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا - کیونکہ آپ کا علم [illegible]

[illegible]

تو آپ نے یہ فتوائے دیا۔ اگر نہ سنا ہوتا تو جواب کیسے لکھتے۔

قولہٗ۔ اور اگر دنوع میں آیا ہو تو صریحًا ناجائز ہے کیونکہ عورتوں کو حکم ستر ہے۔ نہ غیر محرموں کو بیعت کرنے کا۔

اقول۔ اگر عورتوں کے مردوں سے بیعت لینے میں ستر میں فرق آتا ہے۔ تو کیا اُس وقت فرق نہیں آتا جب وہ کسی غیر محرم مرد کی خود بیعت ہوتی ہیں۔ جس طرح خود پردہ میں بیٹھ کر بیعت ہوتی ہیں۔ اسی طرح خود پردہ میں رہ کر زبانی طور پر مردوں کو بیعت بھی کر سکتی ہیں۔ صرف غیر محرموں کی بیعت کی نفی کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک عورت اپنے محرموں کو تو بیعت کر سکتی ہے۔

میاں عبد الحکیم پشاوری کے فتویٰ کا جواب

قولہٗ۔ خلافت و امامت صغرٰے میں رجولیت و کمال عقل و کمال دین کا ہونا لازمی ہے۔

اقول۔ سوال تو خلافت و اجازت و بیعت طریقت کا ہے۔ اور آپ مسئلہ خلافت و امامت کو چھیڑ رہے ہیں۔ واہ سبحان اللہ۔

پشاوری نوشاہی فقیروں کے فتوائے کا جواب

قولہٗ۔ کسی وجہ سے سجادہ خلافت و مسند شیخت طریقت پر عورت کا متمکن ہو کر مردوں کو بیعت کرنا جائز نہیں۔ اور نہ ہی کسی کتاب میں دیکھا گیا ہے۔

اقول۔ مذکورہ بالا کتابوں کے مستند حوالوں سے عورتوں کا خلافت پانا تحریر ہو چکا ہے۔ ان کو دیکھ لیتے تو جواز کا پتہ لگ جاتا۔ آپ صاحبان نے بے سوچے سمجھے انکو تیر لگا دئے۔

مولوی محمد الدین نقشبندی جہلمی کے فتوائے کا جواب

قولہ۔ اہل طریقت کے زمرہ کے عمل میں یہ شاخ گمراہی جو پیوند پا چکی تھی۔ الخ

اقول۔ مولوی صاحب۔ اگر یہ گمراہی ہے تو حضرت فاطمہ زہرا کا اپنے فرزند حضرت امام حسن رض کو خلافت دینا۔ اور حضرت بی بی حاج رح کا شیخ نوجمال نو مسلم کو مرید کرنا۔ اور بی بی حافظ جمال

Marfat.com

دخترِ خواجہ معین الدین کا آگے اپنا سلسلہ چلانا ۔ کیا معنے رکھتا ہے ۔ کیا اُن سرچشمہ سیادت مستورات کو جو کمال اولیاء اللہ سے تھیں ۔ آپ گمراہ تصور کریں گے ۔ اعاذنا اللہ من ھذہ العقائد ۔

شیخ فضل حسین پھلواری کے فتوے کا جواب

قولہٗ بیعت نساء شرعاً و طریقتاً جائز نہیں ۔

اقول ۔ واہ جی شیخ صاحب کیسی مہمل عبارت لکھی ہے ۔ نہ پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کو مردوں سے بیعت ہونا جائز نہیں ۔ یا کہ عورتوں کا مردوں کو بیعت کرنا جائز نہیں ۔ پھر شرعاً و طریقتاً کا لفظ لکھ دیا مگر کوئی شرعی یا طریقتی حوالہ نہیں دیا ۔

مولوی محمد غفور پشاوری کے فتوے کا جواب

قولہٗ ۔ خلافت حق خلفائے راشدین اور ان کے جائز جانشینوں کا ہے ۔

اقول ۔ بار بار وہی الفاظ دہرانے کچھ معنے نہیں رکھتے جس خلافت کو آپ متعدد بار بار لکھتے ہیں ۔ وہ سلطنت و امارت ہے نہ خلافت طریقت ۔

قولہٗ ۔ بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ بیعت علمائے ربانی کے لئے ہے ۔

اقول ۔ مولوی صاحب آپ کے نزدیک علمائے ربانی سے کونسا گروہ مراد ہے ۔ کیا یہی لوگ مراد ہیں جنہوں نے فتوے ہذا کی تصدیق و تصحیح کی ہے ۔ ان کی ربانیت اور علمیت تو ان کے الفاظ سے ظاہر ہے ۔ اور کیا علمائے ربانی آپ کے خیال میں لوگوں کے سوا اور کوئی بھی ہو سکتا ہے یا نہیں جاننا چاہیئے کہ حدیث شریف میں وارد ہے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ یعنی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر [illegible] علم پڑھ کر ربانی ہو سکتا ہے ۔ تو عورت بھی تعلیم پا کر علمائے ربانی [illegible] جیسا کہ صحابیات اور عابدات کے تذکرے کتابوں میں موجود [illegible]

قولہٗ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] کو اپنا [illegible] ۔

اقول [illegible] حضرت امام حسین [illegible]

Marfat.com

فرمایا۔ جیساکہ معمولات مظہریہ سے تحریر ہو چکا ہے۔

قولہ۔ بعد خلافت راشدہ کے حضرت فاطمہ بنت حضرت حسن مثنیٰ رض سے کوئی امر بیعت میں احق تر نہ تھا۔

اقول۔ حضرت فاطمہ رض کو بلا دلیل ہی آپ نے احق تر بنا دیا۔ حالانکہ حدیث کی کسی کتاب میں ان کا مستحق بیعت ہونا تحریر نہیں۔

قولہ۔ پھر ان کے بعد حضرت رابعہ بصری و حضرت رابعہ عدویہ ہی اس کام کو کرتیں۔

اقول۔ مولوی صاحب کو اسقدر بھی علم نہیں کہ رابعہ بصری۔ اور رابعہ عدویہ دو علیحدہ علیحدہ وجود نہیں تھے۔ بلکہ وہی رابعہ بنی عدی کے خاندان سے تھیں۔ اور بصرہ میں سکونت رکھتی تھیں۔ اس لئے رابعہ بصری یا رابعہ عدویہ کے نام سے مشہور ہوئیں۔

ایسے کم علم مولوی کو فتوے لکھنے کا کیا حق حاصل ہے۔

حضرت رابعہ بصری رح کو حضرت خواجہ حسن بصری رح سے خلافت حاصل تھی۔ جیساکہ مسالک السالکین سے تحریر کیا جا چکا ہے۔ اگر انہوں نے کسی کو بیعت نہ بھی کیا ہو تو ان کی خلافت میں فرق نہیں آسکتا۔ کیونکہ لوگوں کو ضروری بیعت کرنا خلافت کے شرائط سے نہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی کامل مرد کو اپنے شیخ سے خلافت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن وہ کسی کو بیعت نہیں کرتا۔ جیساکہ خلفائے خواجہ حسن بصری رح میں سے محمد بن واسع تھے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔ طالب الدنیا مؤنث وطالب العقبیٰ مخنث وطالب المولیٰ مذکر۔ دنیا کا جو بھی طالب ہے وہ عورت ہے خواہ وہ بظاہر مرد ہو۔ اور عقبیٰ کا جو بھی طالب ہے وہ مخنث ہے خواہ وہ بظاہر مرد ہو یا عورت ہو۔ اور مولیٰ کا طالب حقیقت میں مرد ہے خواہ وہ بظاہر عورت ہو۔ تو ثابت ہوا کہ طریقت میں جو عورت طالب مولیٰ ہے وہ مرد کا حکم رکھتی ہے اور اسکو خلافت بھی ہو سکتی ہے۔ اور وہ لوگوں کو مرید بھی کر سکتی ہے۔ اور اس کا نام شجرہ میں داخل ہو سکتا ہے۔

میں نے اس مسئلہ کو اپنے رسالہ تذکرہ میر نواب میں بڑی شرح وبسط سے بیان کیا ہے۔

Marfat.com

(۶۴)

نور اللہ

حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات

آپ حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی کے فرزند اکبر و مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ ابن سید حافظ جمال اللہ فقیر اعظم بن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق بن شیخ الاسلام حضرت سید شاہ حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس اسرارہم۔

آپ کے مفصل حالات اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے اور دوسرے طبقہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ نیز آپ کی مفصل سوانح حیات بنام صحیفہ نور لکھی گئی ہے۔

تصنیفات

آپ کثیر التصانیف تھے۔

۱۔ فتاوی نوشاہیہ الموسوم بہ نور الفتاوے: یہ عربی زبان میں آپ کے [illegible] کا مجموعہ ہے۔ جا بجا فقہ حنفی کی کتابوں کی عبارتیں درج ہیں۔

۲۔ مصطلحات الصوفیہ: یہ فارسی زبان میں صوفیانہ اصطلاحات [illegible]

۳۔ فالنامہ قرآنی: قرآن مجید سے فال دیکھنے کا طریقہ ہے [illegible] [illegible] رمضان سنہ ۱۲۶۰ھ [illegible] [illegible] ہجری [illegible] [illegible] [illegible] موجود ہے

۴۔ انشائے نور اللہ: [illegible] [illegible] [illegible] جمع [illegible]

Marfat.com

"بعد از حمد و ثنائے ایزد متعال و نعت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین میگوید بندہ نور اللہ کہ این چند اوراق در قانون آداب و القاب برائے مبتدیان بعبارت سادہ و سلیس بقلم آمد تا ہر کہ یاد گیرد بآسانی تحریر تواند کرد"

یہ رسالہ میں نے گیارہویں[11] محرم ۱۳۸۷ھ ایک ہزار تین سو ستاسی ہجری میں مرتب کیا۔ اسی سال سولہویں[16] محرم کو صاف لکھا گیا۔ جو میرے پاس موجود ہے۔

۵۔ **رقعاتِ نور اللہ** اس میں ترسیٹھ[63] رقعے ہیں۔ تمام رقعات میں الگ الگ صنعتیں ہیں۔ تمام حروف میں قافیہ بندی ملحوظ رکھی ہے۔ اس کا آغاز اس طرح ہے۔

"بعد حمدِ خدا و نعتِ حبیب کبریا، از فقیر نور اللہ این رقعات در معرض تحریر آمدہ اند"

یہاں ایک رقعہ میں سے سین والے قافیہ میں سے چند سطور لکھی جاتی ہیں۔

"مؤسسِ اساس کیاس بحر السماس منبع الماس محمد الیاس جی۔ در باس انفاس خوش لباس بودہ عطاس رو شناس سالم حواس باد از محمد عباس از دوسواس و از انجاس اجناس کہ بیرون شان چوں سیم و درون شان مثل نحاس باشد یا بصورت ناس و سیرت خناس۔ الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس۔ از الحمد رب الناس ملک الناس۔ الٰہ الناس، کلام گردد"

یہ نسخہ میں نے انتیسویں[29] رجب ۱۳۸۷ھ ایک ہزار تین سو ستاسی کو نقل کیا۔ جو میرے کتبخانہ میں موجود ہے۔

۶۔ **مکتوباتِ نور اللہ** اس میں سات مکتوب ہیں۔ جن میں تصوف کے حقائق کا بیان ہے

یہ رسالہ میں نے ستائیسویں[27] رجب ۱۳۶۰ھ ایک ہزار تین سو ساٹھ ہجری کو مرتب کیا تھا۔ اور بائیسویں[22] شعبان ۱۳۸۷ھ ایک ہزار تین سو ستاسی ہجری کو میں نے صاف کرکے لکھا۔ جو میرے پاس موجود ہے۔

۷۔ **حقائقِ نوریہ** آپ کی متفرق تحریرات کو اکٹھا کرکے میں نے پندرہویں[15] شعبان ۱۳۶۰ھ

Marfat.com

ایکہزار تین سو ساٹھ ہجری کو مرتب کر کے چودہ ابواب میں بنام حقائق نوریہ موسوم کیا۔ جو یہ ہیں

۱۔ قرآن ۲۔ حدیث ۳۔ فقر ۴۔ تصوف ۵۔ وظائف ۶۔ اعداد الوفق ۷۔ عملیات

۸۔ تاریخ ۹۔ طب ۱۰۔ لغات ۱۱۔ تصانیف ۱۲۔ تحریرات ۱۳۔ نظم ۱۴۔ دستخط۔

اعتراف کمال | اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاھی ساہنپالوی رح نے کتاب فیض محمد شاھی جلد ہشتم میں آپ کی شان میں یہ آیت شریف لکھی ہے۔

" یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون " [1]

اولاد | آپ کے ۲ دو بیٹے تھے۔

۱۔ مولانا سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق رح

۲۔ سید خدا بخش صاحب رح

تاریخ وفات | سید حافظ نور اللہ صاحب کی وفات بعمر بیاسی ۸۲ سال چھٹی ۶ صفر المظفر ۱۲۲۹ھ ایکہزار دو سو انتیس ہجری۔ مطابق اٹھائیس ۲۸ جنوری ۱۸۱۴ء ایک ہزار آٹھ سو چودہ عیسوی میں بعہد سلطنت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ حکومت دہلی پر اس کا نواں ۹ سال تھا۔

اور حکومت لاہور پر راجہ رنجیت سنگھ کا چودھواں سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ گورستان نوشاھیہ میں حضرت نوشہ صاحب کے روضہ اقدس سے مغرب کی جانب ہے۔

مادہ تاریخ

" میر کشور جنت " ۱۲۲۹ھ

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد ۸۔ صفحہ ۶۵۸۔ تحریر ۲۰ ماہ ستمبر ۲۰۱۲ء بہ شرافت۔

Marfat.com

(۶۵)

نورشاہ

بابا نورشاہ۔ جھنگی نورشاہ والے رح

آپ حضرت بابا ماھی شاہ صاحب رح ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے مرید و خلیفہ تھے فقرا میں خاص مرتبہ تھا۔

صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

"بابا نورشاہ۔ بڑے کامل ولی اللہ عابد زاہد پابند شرع گذرے ہیں۔ ان کا مزار جھنگی نورشاہ میں ہے۔ جو متصل پوجووال بلاکی ہے۔ اور وہاں کا ڈاکخانہ بھنگالہ شیخاں ہے۔ اور ضلع ہوشیارپور ہے۔ وہاں بھی گورنمنٹ کی طرف سے اراضیات بنام خانقاہ اندراج کاغذات ہے۔ اور وہاں آموں کے درخت بے بہا ہیں۔ اور دیگر اجناس کے درخت بھی بے شمار ہیں۔ اور سنگترہ۔ گلاب چنبیلی وغیرہ بہت ہیں۔ اور سنہ ۱۹۲۹ء ۱۳۴۸ھ میں ایک عالی شان مسجد ان کے سرپرستوں نے بنوائی ہے۔ اور مکان کے ارد گرد ایک نہر رواں ہے۔ اور وہاں پر ترقی بہت ہے۔ کوئی شخص مکان سے درخت نہیں کاٹتا۔ اور وہاں کے مالک صرف ڈھی ہیں۔ اور ان کے گھر متصل دربار ہیں۔ اور واحد مالک ہیں۔ اور ان میں طبابت کا سلسلہ جاری ہے"

Marfat.com

(۶۶)

نور محمد

بابا نور محمد بدو کی والہؒ

یہ حضرت میاں محمد زماں ولد ابراہیم عرف عبدالرحیم رحمانی بھیڑی والہؒ کا مرید تھا۔ ہر سال عرس بھیڑی شاہ رحمان پر ایک مانی غلہ گندم (آٹھ من پختہ) نذرانہ کیا کرتا۔ اور موضع بدو کے سیکھواں ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتا۔ کاشتکاری کیا کرتا اور ہر جمعرات کو اپنے پیر کی زیارت کو جایا کرتا۔ شریعت اور طریقت کا پابند تھا۔

Marfat.com

ھ

(۶۷)

ہاشم شاہ

شیخ ہاشم شاہ تھرپالوی ؒ

آپ کا نام محمد ہاشم مشہور ہاشم شاہ تخلص ہاشم تھا آپ حضرت حاجی محمد شریف جگدیو والے کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔

کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں آپ کے والد کا نام قاسم شاہ لکھا ہے اور فاضل پنجابی گائیڈ میں حاجی معصوم شاہ تحریر ہے۔ مگر یہ دونو صحیح نہیں، قاسم شاہ تو آپ کا چھوٹا بھائی تھا۔ اور معصوم شاہ کے متعلق پتہ نہیں کہ وہ کون شخص تھا صحیح یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی حاجی محمد شریف تھا، جیسا کہ خود آپ اپنی ولدیت کتاب چہار بہار کے دیباچہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں "احقر الزمان محمد ہاشم ولد حضرت حاجی الحرمین حاجی محمد شریف میگوئد"

خاندان کی تحقیق | آپ کی قومیت کے متعلق اختلاف ہے۔

۱۔ لاجونتی رام کرشن نے کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں لکھا ہے۔

"آپ جگدیو میں بڑھئی کا کام کرتے تھے۔"

۲۔ شمیم چوہدری۔ پنجابی ادب و تاریخ میں لکھتے ہیں۔

"ہاشم باپ کی طرح فقیری، پیری مریدی۔ اور حکمت کے ساتھ نجاری (بڑھئی) کا کام کرتے رہے۔"

۳۔ پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے نے فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھا ہے۔

"آپ قریشی نسل تھے اور بڑھئی کا کام کرتے تھے۔"

Marfat.com

۴۔ ماسٹر غلام نبی لاہوری نے تذکرہ ہاشمیہ میں آپ کا نسب گیلانی سادات سے ملایا ہے۔ اور اس طرح درج کیا ہے۔

"سید محمد ہاشم شاہ بن سید حاجی محمد شریف بن سید محمد بن سید عبداللہ بن سید عبدالرحمٰن بن سید موسیٰ بن سید محمد بن سید موسیٰ بن سید صالح بن سید عبدالعزیز بن سید عبداللہ بن سید مسعود بن سید احمد بن سید عبدالسلام بن شیخ سید عبدالوہاب بن سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رح"

لیکن یہ شجرہ نسب صحیح نہیں، کیونکہ سید مسعود بن سید احمد گیلانی رح کا کوئی بیٹا سید عبداللہ نام نہیں تھا۔ حضرت سید سعداللہ موسوی رضوی نے کتاب بحرالسرائر میں اور قاضی خوردار ملتانی رح نے کتاب غوث اعظم میں لکھا ہے کہ سید مسعود کے بیٹے سید ابوالحسن علی کے سوا ان کی کوئی نسل جاری نہیں ہوئی۔

نیز آج تک آپ کی اولاد کے بزرگوں نے اپنے نام کے ساتھ گیلانی کا لفظ کبھی نہیں لکھا۔ اور نہ ہی آپ کے معاصرین یا ہمسایہ لوگوں نے ان کو گیلانی یا سید تسلیم کیا ہے۔

ماسٹر غلام نبی صاحب آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ باوجودیکہ تذکرہ ہاشمیہ میں نسب نامہ درج کیا ہے۔ تاہم کسی نام کے ساتھ گیلانی لکھنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ اور نہ ہی ضمیر نے اس کی اجازت دی ہے۔

تاریخ ولادت | آپ کے سال پیدائش میں بھی اختلاف ہے۔

مولا بخش کشتہ نے "پنجابی شاعراں دا تذکرہ" میں۔ اور لاجونتی رام کرشن نے "پنجابی صوفی پوئٹس" میں۔ اور پروفیسر شبیر احمد صدیقی نے "فامنل پنجابی گائیڈ" میں۔ اور شمیم چوہدری نے "پنجابی ادب دا تاریخ" میں لکھا ہے کہ ہاشم شاہ کی ولادت ۱۱۶۶ھ ایکہزار ایک سو چھیاسٹھ ہجری میں ہوئی۔ اس کے مطابق ۱۷۵۲ء ایکہزار سات سو باون عیسوی تھا مقام پیدائش جگدیو تھا۔

لیکن ماسٹر غلام نبی لاہوری نے تذکرہ ہاشمیہ میں آپ کی ولادت بائیسویں ۲۲ رجب ۱۱۴۸ھ

ایکہزار ایک سو اٹھتالیس ہجری۔ مطابق آٹھویں دسمبر ۱۷۳۵ء ایکہزار سات سو پینتیس عیسوی میں بمقام مدینہ منورہ لکھی ہے۔ اور تحریر کیا ہے کہ آپ بعمر چار سالہ اپنے والد صاحب کے ہمراہ ہندوستان میں بمقام جھگیو ضلع امرتسر آئے۔

تحصیل علوم آپ نے ابتدا میں علوم متداولہ میں خاصی مہارت حاصل کی۔ فقہ۔ اصول حدیث۔ تفسیر۔ منطق۔ فلسفہ۔ ادب۔ عروض میں کافی ملکہ پایا۔ علوم معقول اور منقول کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے کہنہ مشق شاعر۔ سخن طراز۔ فصیح و بلیغ آپ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرتے تھے۔ آپ کے ساتھ کسی کو مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ [1]

پروفیسر شبیر احمد صدیقی نے لکھا ہے کہ "ہاشم شاہ نے فارسی اور عربی تعلیم اس زمانے کے علمی مرکز قصور میں جا کر حاصل کی۔ علم رمل اور نجوم امیر اللہ بٹالوی مرحوم سے پڑھا۔ حکمت میں بھی ید طولےٰ حاصل تھا۔" [2]

فیضان طریقت پنجابی ادب و تاریخ میں ہے کہ "ہاشم شاہ کی عمر چودہ پندرہ سال تھی کہ ان کے والد کا آخری وقت آگیا۔ چارپائی پر لیٹے السلغول کی بوٹلی چوس رہے تھے کہ خادم نے ہاشم کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اُسے بلاؤ۔ جب ہاشم قریب آئے۔ تو اپنے منہ سے بوٹلی نکال کر اُن کے منہ میں رکھ دی جس سے اُن پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور اُن کا ذہن کھل گیا۔ اس سے پہلے تعلیم کی طرف توجہ بہت کم تھی۔ مگر اب جو کتاب پڑھنا چاہتے فرفر پڑھ لیتے۔"

تذکرہ ہاشمیہ میں ہے "جب آپ کے والد صاحب کا وقت وفات قریب ہوا تو انہوں نے آپ کو پاس بلا کر اپنے سینہ مبارک پر لٹایا۔ اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور تمام نعمت باطنی آپ کو عطا فرما دی۔"

---

[1] تذکرہ ہاشمیہ صفحہ ۱۵ [2] فاضل پنجابی گائیڈ صفحہ ۲۰۹ شرافت۔

Marfat.com

ذکر و شغل | آپ کا شغل یادِ الٰہی اور تبلیغ دینِ حق تھا۔ فرائض عبادت کے بعد آپ کا روزانہ یہ کام تھا کہ آپ اپنے شاگردوں اور ملنے والوں کو ظاہری اور روحانی تعلیم دیتے اور مختلف قسم کی مذہبی اور دُنیاوی مشکلات کا حل بتاتے۔ قریباً بالتعداد اشخاص کا اجتماع ہمیشہ اور ہر وقت رہتا۔ [3]

لنگر کا اجراء | مسحرات و رجوعاتِ خلائق بہت تھی۔ روزانہ پانسو آدمی آپ کے دستر خوان پر کھانا کھاتا تھا۔ آپ کے مطبخ میں چار آدمی کام کرتے تھے۔ [4]

عبادت و ریاضت | آپ طہارت پسند تھے۔ ہر وقت باوضو رہتے۔ عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے۔ اکثر روزہ رکھتے۔ نماز فریضہ کے علاوہ دن رات مراقبہ اور مشاہدہ میں رہتے۔

اخلاق و عادات | آپ از حد مہمان نواز تھے۔ مہمانوں کو کھانا اپنے ہاتھ سے کھلاتے۔ سچ بولتے۔ وعدہ کو پورا کرتے۔ مجسم دل نیک طبیعت تھے۔ اخلاق حمیدہ رکھتے۔ مرتاض مجاہد۔ زاہد۔ شب بیدار تھے۔

رعب و جلالیت | آپ کا چہرہ بارعب تھا۔ حکام وقت بھی نظر بھر کر آپ کی طرف نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور کلام کے وقت بڑے بڑے سپہ سالاروں اور اہلِ سطوت پر رُعب پڑ جاتا تھا۔ بڑے بڑے حاکم اور فیل سوار ادب سے پابوس ہوتے۔

جاگیریں | مہاراجہ رنجیت سنگھ نے مختلف جگہوں پر حسب ضرورت جاگیریں آپ کو دی تھیں موضع جگدیو۔ تھرپال۔ خطرائی۔ کنسرووالی۔ اور ملک پور میں آپ کو زمینیں ملی ہوئی تھیں

عشق غوثیہ | آپ کو حضرت غوث اعظم رضہ سے روحانی تعلق تھا۔ ان کی مدح میں بہت کچھ لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ [5]

ثنائے محی دین ایمان و دین ست | وظیفہ ہر ولی عابد ہمین ست
بہ ہیئت لا امکاں کو راہ جوئند | بزیر سایہ اقبال او ئند

[3] [4] تذکرہ ہاشمیہ صفحہ ۱۶ [5] ایضاً صفحہ ۱۸ شرافت

کسے کو ہست زیر سایۂ آں — نخواہد جام جسم و مہر سلیماں
زمینے کاندراں یک لحظہ بنشست — سر کونین را چوں کعبہ ہست
بجاں بخشی کہ عیسیٰ را غرور ست — چہ ہستا ایں از غلامانش نہ دور ست
اگر یوسف رخ پیرم بہ بیند — زلیخا دار در راہش نشیند
جہاں را جہد و ماہ کرد ست آباد — دلاں را رونق ست از نور نوشاد [۶]

حضرت نوشہ صاحب رح سے عقیدت | حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے ساتھ آپ کو بڑی محبت اور عقیدت تھی۔ اور فیضان نوشاہی سے معمور تھے۔ کتاب چہار بہار میں یہ توصیف لکھی ہے۔

ع

چہ خوش میخانۂ مے گنج بخش ست — خودی دیگر ہی را گنج بخش ست
ہر آنکو جرعہ خورد از جام نوشہ — شدہ منصور از انعام نوشہ
بداں زیں گنج بخش اورا بگوئید — بیابند از سگانش آنچہ جوئید
نگاہش مفلساں را گنج بخشد — ہزاراں خنقہا را بہرہ بخشد
جہاں یک عالم از بدعت بری کرد — عروس فقر را زیور گری کرد
پرستندہ شریعت را چناں شد — نہال دین احمد زو جواں شد
چہ کردہ شاہ پیری و در ہوا شد — ہزاراں عارفاں را پیشوا شد
گذشت از عرصۂ ملکوت و لاہوت — کہ از پر تو یش داماند ملکوت
چناں آں آتش عشقش بر دست — ہراساں زو دل مجنوں بگر یست
چہ ابر رحمتش بارید بر عام — سبو یا طعن زاں شد ہر یکے جام

نگاہ صیقل نوشہ قلندر
دلم را کرد آئینہ سکندر

---

[۶] چہار بہار قلمی ۱۲ شرافت

حلیہ ولباس | آپ کا قد میانہ۔ رنگ گندم گوں۔ خوش شکل۔ لاغر بدن تھے۔ سر پر سبز دستار۔ لمبا چوغہ پہنتے۔ اور بھاری شلوار برنگ سیاہ۔ پاؤں میں جوتا پہنتے۔

کرامات

مریضوں کو شفا | ایکمرتبہ آپ کے زمانہ میں سخت وبا پھیلی جس سے ہزاروں لوگ دنیا سے چل بسے۔ آپ نے منادی کرادی کہ جو مریض ہمارے کنوئیں سے پانی پئے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے شفا بخشے گا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی پانی لے جاتے۔ اور شفا پاتے۔

ایک جذام والی عورت کا شفا پانا | ایک برہمن عورت کو جذام ہوگیا تھا۔ جو کسی طبیب سے اچھا نہ ہوا۔ گھر والوں نے بھی اُسے نکال دیا۔ جب اُسے کوئی جائے پناہ نہ ملی تو آپ کے دولتکدہ پر حاضر ہوئی۔ آپ نے اُس کا علاج کیا تو وہ تندرست ہوگئی۔ اور آپ کے گھر کی خادمہ بن گئی۔

شاہی دربار میں عزت | جب اُس عورت کے گھر والوں کو اُس کی صحت کا پتہ چلا تو وہ اُس کو لینے آئے۔ اُس نے جانے سے انکار کر دیا کہ میں تو اب شاہ صاحب کی خادمہ ہو چکی ہوں۔ اُسوقت اس کے وارثوں نے راجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں شکایت کی کہ ہماری عورت پر ایک مسلم شاہ نے قبضہ کر لیا ہے۔ چنانچہ اُس نے راجہ دینا ناتھ اور دیوان ساون مل کو حکم دیا۔ انہوں نے جرنل بدھ سنگھ کو مع ایک فوجی دستہ کے بھیجا۔ وہ آپ کو گرفتار کر کے شالامار باغ جیل میں لے گئے۔ آپ چند روز وہاں رہے۔ آپ نے حضرت غوث اعظم رح کی مدح میں یہ اشعار بولے ؎

تم بخشو فقیراں نوں — تم دیکھو کرامت پیراں نوں
تم شاد کرو دلگیراں نوں — تم کرو خلاص اسیراں نوں

یا حضرت غوث الاعظم جی

آخر ایک رات راجہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے ہیں اور ہم قیدیوں کو رہا

Marfat.com

کر دیا ہے۔ راجہ نے جب دن کو پتہ کیا تو واقعی سب قیدی رہا تھے اور آپ بھی باہر پھر رہے تھے۔
راجہ کو اُس وقت سر میں سخت درد ہو رہا تھا حکیموں کے علاج سے کوئی فایدہ نہ ہوا تھا۔
ہاشم شاہ نے اسوقت سُرخ مرچوں کو پیس کر اُس کا لیپ کر دیا۔ راجہ کو اسی وقت آرام
آگیا۔ راجہ آپ کو دربار میں ساتھ لے آیا اور نہایت اعزاز و اکرام سے مسند خاص پر بٹھایا۔
اور ایک جوالا مرصع اور کچھ نقدی نذرانہ میں دیا۔ ٥؎

برہمنوں کا اسلام قبول کرنا وہی برہمن مذکور آپ کا مخالف تھا۔ ایکدن پچیس[25] آدمیوں کو
لے کر قتل کرنے کے ارادہ سے آپ کے مکان میں داخل ہوا۔ آگے کمرہ خالی پایا۔ سخت حیران
ہو کر پیچھے ہٹا۔ تو آپ نے پیچھے سے آواز دی۔ تو جب اُس نے دیکھا۔ تو آپ وہاں موجود تھے۔
اس کرامت سے متاثر ہو کر وہ سب مسلمان ہو گئے۔ ٦؎

ایک غائب کو حاضر کرنا جرنل بدھ سنگھ کا لڑکا گم ہو گیا۔ بہت تلاش کی۔ مگر
وہ کہیں سے نہ ملا۔ آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ وہ تمہارے گھر پہنچ گیا ہے
جب وہ گھر گیا تو لڑکے کو موجود پایا۔

دریا سے پایاب گذرنا ایکدفعہ آپ دریائے راوی کو پار کرنے کے لئے گھاٹ پر پہنچے۔
ملاحوں نے کشتی پر سوار نہ کیا۔ اور کشتی چلا دی۔ آپ نے ساتھیوں کو ہمراہ لیا اور دریا سے
پایاب گذر گئے۔

شاعری

آپ بلند پایہ شاعر تھے۔ فارسی، پنجابی اور ہندی میں اشعار کہا کرتے۔ آپ کو نظم
و نثر دونوں میں پوری مہارت و قابلیت تھی۔ آپ کے اشعار و غزلیات و مناجات و دوہیات
و سیحرفیاں وغیرہ کو اہل اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کے شعراء اور علماء بھی بہت پسند کرتے ہیں۔

٥؎ فاضل پنجابی گائیڈ۔ تذکرہ ہاشمیہ ص ۲۳ ۔ ٦؎ ایضاً ص ۲۲ ۔ شرافت

Marfat.com

رنجیت سنگھ کا درباری شاعر ہونا بابا بُدھ سنگھ نے آپ کو راج کوی (یعنی درباری شاعر ملک الشعرا) لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہاشم شاہ، فقیر عزیز الدین کا گہرا دوست تھا۔ لیکن ہاشم شاہ نے اپنی شاعری میں کہیں رنجیت سنگھ یا عزیز الدین کا نام نہیں لیا۔ ڈاکٹر موہن سنگھ نے بھی آپ کو راج کوی (درباری شاعر) لکھا ہے۔

شمیم چوہدری۔ پنجابی ادب دی تاریخ میں لکھتے ہیں: "ہاشم شاہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی طبیعت جب ذرا پریشان و اداس ہوتی تو آپ کو بلا لیتے اور شعر سنتے رہتے۔"

پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے۔ فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھتے ہیں: "بعض کا خیال ہے کہ آپ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر تھے۔ بعض اسے تسلیم نہیں کرتے۔ دربار میں رسائی کے متعلق ایک واقعہ بہت مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے والد سردار مہان سنگھ مر گئے تو ہاشم نے دربار میں ایک نظم پڑھی، جو مہاراجہ کو بہت پسند آئی اس کے بعد مہاراجہ کی فرمائش پر قصہ سسی پنوں لکھا اور سب سے پہلے دسہرہ دربار رام باغ امرتسر میں سنایا۔"

کتاب انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ۱۹۶۸ء کے صفحہ ۱۴۹۲ میں ہے۔ "(ہاشم) مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر بھی تھے۔ مہاراجہ نے ان کو جگدیو کلاں اور چینہ کے قریب موضع تھرپال میں جاگیریں عطا کی تھیں۔"

حکومت کے خلاف حق گوئی بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو حکومت سے کوئی سروکار نہ تھا۔ اور آپ حاکموں کے افعال اور کارناموں پر کڑی نکتہ چینی کرتے تھے۔

لاجونتی رام کرشن۔ کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں لکھتی ہیں: "یہ بات کہ ہاشم مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر تھے۔ یا ان کے فقیر عزیز الدین سے گہرے مراسم تھے پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔"

Marfat.com

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر لکھدے ہیں "دوجے دھڑے دا ایہ خیال اے کہ اوہ (ہاشم) مہاراجہ رنجیت سنگھ دے دربار نال کوئی تعلق واسطہ نہیں رکھدے سن۔ اک وڈا صوفی نے درویش ہوندیاں ہویاں عمر بڑے مان نال گذاری اے۔ تے ویلے دے بادشاہواں نے مہاراجیاں دے قصیدے لکھن دی تھاں اوہناں دی چنگی کھنب ٹھپدے رہے نے۔

ع

کہو کجھ حال حقیقت ہاشم بن دیاں بادشاہاں دی ———— ظلموں کوک گئی آسمانیں دکھیاں روز دلاں دی
آدمیاں دی صورت دِسدی خوف خداؤں کورے ———— ظالم چور پلیت زناہی۔ راکھش آدم خورے
بس ہُن ہو نہ کیہ کجھ ہاشم چپ زبان رکھے رہنا ———— ایہ گل نہیں فقیراں لائق بُرا کسے نوں کہنا"

تصنیفات

آپ کثیر التصانیف تھے۔ آپ کی کتابیں فارسی، پنجابی اور ہندی زبان میں موجود ہیں جن کے ناموں کی فہرست لکھی جاتی ہے۔

۱۔ چہار بہار فارسی | یہ نظم و نثر پر مشتمل ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے ملفوظات کو پرانے مسودات سے جمع کر کے مرتب کیا ہے بطور سوال و جواب ہے۔ سوال کرنے والے حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح۔ اور جواب دینے والے حضرت قطب الاولیا سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش" ہیں۔ یہ کتاب سنہ ۱۲۰۹ ایک ہزار دو سو نو ہجری میں آپ نے مرتب کی ہے۔ اس میں چہار بہاریں رکھی ہیں۔ پہلی بہار میں شریعت کے مسائل ہیں۔ دوسری بہار میں طریقت کے نکات۔ تیسری بہار میں حقیقت کے دقائق و حقائق۔ چوتھی بہار میں معرفت کے رموز و اسرار اور مسئلہ وحدت الوجود کا بیان ہے۔

اس کتاب کے آغاز میں جو حمد و نعت اور حضرت غوث اعظم رح اور حضرت نوشہ صاحب۔ اور حاجی محمد شریف کی مدحیات ہیں۔ وہ نظم میں ہیں۔ اس کے بعد ساری کتاب نثر ہے۔ اور جابجا نظموں۔ رباعیات اور قطعات وغیرہ سے مزین ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کا ابتدا اس طرح ہے ۔ سے

بنام آنکہ نامش رُوحِ جانہا | بیانش زیورِ حُسن زبانہا
کلیدِ هر درِ مقصودِ هر دل | نجات جمعِ درستِ بخشش این گل
همہ جا او ست و جائے ندارد | کلید کنہ او راہے ندارد
چگونہ طے کنم دریائے آتش | سمندر میشود نہاں ز آتش
چہ باشی مرغ وہم آنجا چہ باشی | کند تیغ تحیر پر تراشی
شکستہ طالب و مطلوب بربام | ہزاراں دام در رہ گام بر گام
زبانم کے تواں گفت این بیانہا | ملول ست این بہ بند آسمانہا

اس کتاب کی نثر اس طرح شروع ہوتی ہے ۔ سببِ تالیف یہ ہے ۔

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۔ بعد از نعت جمیع اہل اسلام و عرفان این فقیر احقر الزمان محمد ہاشم ولد حضرت حاجی الحرمین حاجی محمد شریف میگوید کہ من در کتب معتبر نوشتہ دیدم واز زبان گوہر فشان عالی شان بزرگان شنیدم کہ آن منبع اسرار، حدیقہ اذکار حضرت پیر محمد بیجیار رہ چند سال بخدمت مرشد صاحب کمال در علم شریعت و طریقت و نشاندن نقش تصور از زبان گوہر فشان عالی شان حضرت گنج بخش چون تلقین یافت چنانکہ اگر قلم بران جاری داشتے کتاب خانہ بودے ۔ پس این فقیر از ان جواہرات در چیدہ لعندہ و قمیہ نہاد ۔ از ان جملہ کلام مغز برآوردہ در کاغذ خورد مطلب بزرگ سوال متعلم وجواب معلم بچہار سوال بوجہ احسن بقلم آوردہ این نسخہ را چہار بہار نام نہاد

سوال اول ۔ در شریعت یعنی بجا آوردن امر و نہی ۔

سوال دوم ۔ در طریقت ۔ یعنی شناختن راہ راست ۔

سوال سوم ۔ در حقیقت کہ ہمہ از وست ۔

Marfat.com

سوال چہارم ۔ در معرفت کہ ہمہ اوست ۔

رباعی

سخن اول شرط ایمان ست ۔۔۔ در دوم ابتدائے عرفان ست
صاحب اسرار ہاشم سیوم ۔۔۔ در چہارم وصال جانان ست [۹]

چہار یار کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ ۔ اور انسائیکلوپیڈیا بانیہ نشین میں بھی آیا ہے ۔

۲ ۔ مثنوی ہاشم شاہ | اس کے تمام اشعار چار سو تک ہیں ۔ آغاز اس طرح پر ہے ۔

ے

فرض بر انساں ثنائے ذوالجلال ۔۔۔ آنکہ ہست او بے مثال و بے زوال
بے نمون و بے چگون و بے نشاں ۔۔۔ بے گماں و بے زمان و بے مکاں
بود او چوں بود دیگر کس نبود ۔۔۔ بود او ایں بود با پیدا نمود
صاحب معراج و تاج انبیا ۔۔۔ خاک پائے اوست جملہ اولیا
ہست بیشک رحمۃ للعالمین ۔۔۔ من از ان غم ہیشوم ہاشم حزیں

اس مثنوی کا مقطع یہ ہے

ے

اندریں منزل انا الحق گفت یار ۔۔۔ من خدایم من خدا کرد آشکار [۱۰]

۳ ۔ دیوان ہاشم شاہ | اس کا مطلع یہ ہے

ے

اگر ایں حسن آں پردہ نشیں نشدے نہاں پیدا ۔۔۔ من و تو پرتو او نیم نشدے ایں جہاں پیدا

اس کا مقطع یہ ہے ۔

ے

بحسن خویش ہمہ نفس مبتلائے ہست ۔۔۔ خیال کن بکہ ہاشم عروج بنمائی

---

[۹] یہ کتاب ابھی تک طبع نہیں ہوئی ۔ اس کا ایک خطی نسخہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے ۔ میں نے اس کا اردو ترجمہ کر دیا ہے جس کا نام خزائن الاسرار رکھا ہے ۱۲

[۱۰] مثنوی ہاشم شاہ ابھی غیر مطبوعہ ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

یہ بھی دیوان کے اشعار ہیں ـــــ

بر جہاں گیری چو آمد جلوہٗ آں آفتاب   ذرہ ہا ایں جملہ موجودات شد در پیچ و تاب

ما ہمہ جائیم در ما روح قدسی آب ہست   صورتش صورت گرفت اندر ہمہ ایں جام آب

اس دیوان کا ذکر ۔ فاضل پنجابی گائیڈ ہے اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی ہے

اس کتاب کا ایک خطی نسخہ آپ کی اولاد کے پاس وسن پورہ لاہور میں موجود ہے ۔ اس کا دستخط یہ ہے

"تمت تمام شد ایں کتاب من حضرت ہاشم شاہ جیو سکنہ موضع جگدیو کلاں تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر بقلم خود فقیر حقیر پر تقصیر خاک نعلین رسول اللہ فقیر بشیر محمد عفی عنہ موضع کوٹلی تھولیاں برائے پسران حضرت غلام داؤد رحمۃ اللہ علیہ" ؎۱

۴ ۔ بیاض ہاشم شاہ فارسی | یہ مخطوطہ ہے ۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ میں موجود ہے ۔

۵ ۔ مثنوی یوسف زلیخا فارسی | یہ نسخہ بھی غیر مطبوعہ ہے ۔ اس کا ذکر انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں پایا گیا ہے ۔

۶ ۔ زبدۃ الرمل فارسی | یہ علم رمل کے متعلق ہے غیر مطبوعہ ہے ۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں موجود ہے ۔

۷ ۔ کلیات ہاشم شاہ | یہ خطی نسخہ ہے ۔

۸ ۔ قصائد فارسی | ان کا ذکر انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں ہے ۔

۹ ۔ غزلیات فارسی | ان کا ذکر بھی انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں ہے ۔

۱۰ ۔ مناجات و دوہیات فارسی | یہ مختلف ہیں اکثر غیر مطبوعہ ہیں

اب آپ کی پنجابی کتابوں کا تعارف کرایا جاتا ہے ۔ کتاب پنجابی ادب [illegible] میں لکھا ہے کہ ہاشم نے اردو ہندی میں بھی شعر لکھے ۔ مگر جو مقبولیت پنجابی شعروں کو ہے ۔ [illegible]

؎۱ یہ دستخط مجھ کو عزیزم مولانا محمد اقبال مجددی لاہوری بی اے نے مہیا کر کے دیا ۔ ۱۲۰ شرافت

Marfat.com

۱۱۔ قصہ سسی پنوں | یہ پنجابی منظوم ہے۔ فاضل پنجابی گائیڈ میں ہے۔ کہ آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فرمائش پر یہ قصہ لکھا۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن میں ہے "ہاشم شاہ ایک قادر الکلام پنجابی شاعر تھے۔ ان کی کتاب سسی پنجابی ادب میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔"

کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں بھی اس قصہ کا ذکر ہے۔

آپ کے ایک معاصر شاعر مولوی محمد حسین کھوکھر ساکن گاجر گولہ نے اپنی کتاب وقائع پنوں میں آپ کی سسی کا ذکر کیا ہے ۔ ؎

زیں پیش بسے شعر اگفتہ ایں قصہ بہ پنجابی زبان
چوں حافظ رانجھا ہاشم ہم برجستہ سخن چوں بستہ میاں

اس کے ۲ دو شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں ؎

سسّی آن ڈٹھا جد نیندر ہو تباہوش جو خوابوں
سورج وانگ شعاع حسن دی باہر پوس نقابوں

جے لکھ یا صندوق چھپائیے آوے مشک گلابوں
ہاشم حسن پریت نہ چھپدے تارک ہوں حجابوں

یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ ایک خطی نسخہ میاں نتھے شاہ ساکن جگدیو کلاں کے قلم کا لکھا ہوا۔ مکتوبہ سمت ۱۹۳۳ ایکہزار نو سو تینتیس بکرمی۔ دس پورہ ملاہور میں اولاد کے پاس موجود ہے۔

۱۲۔ قصہ سوہنی مہینوال | پنجابی منظوم۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ۔ پنجابی صوفی پوئٹس پنجابی ادب و تاریخ۔ اور انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن میں بھی موجود ہے۔

اس کا شروع اس طرح پر ہے ۔ مصرع

اول نام دھیاواں اُسدا جن ایہ جگت اُپایا

اس کا اختتام اس طرح پر ہے۔ مصرع

ہاشم عشق موہینوا جگ وچ جگ جگ رہگ کہانی

اس کے دو شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

جیوں جیوں سوہنی نوں آوے زلفاں بھڑن سیاہی　　　ہر ہر وال بنی اک آفت درد منداں دی پھاہی
خونی نین ودھیرے ہوون تیر انداز سپاہی　　　ہاشم ویکھن والے تیوں تیوں آوے پیش تباہی

اس کا ایک خطی نسخہ اولاد کے پاس موجود ہے۔ جس کا دستخط یہ ہے۔

"تمت تمام شد کارمن نظام شد نسخہ سوہنی تصنیف میاں ہاشم شاہ بدست خط فقیر حقیر بھے شاہ ساکن جگدیو کلاں سمت ۱۹۳۳ ب درماہ بساکھ"

۱۳۔ قصہ شیریں فرہاد | پنجابی منظوم۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ، پنجابی موتی، پوتھیئس پنجابی ادب و تاریخ۔ اور انسائیکلوپیڈیا بیا ایڈیشن میں موجود ہے۔

اس کا مصرع ایکعدد یہ ہے۔ مصرع

لکھیا کون مٹاوے ہاشم وحی کلام ربانی

اس کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ سمت ۱۹۳۳ ب بخط بھے شاہ۔ اولاد کے پاس محفوظ ہے۔

۱۴۔ قصہ ہیر رانجھا | پنجابی منظوم۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ۔ پنجابی ادب و تاریخ۔ اور انسائیکلوپیڈیا بیا ایڈیشن میں موجود ہے۔

مصرع

ہاشم شاہ دے رنگ ہوش کیتا ہو گئیتی سمجھ نہ کھڈ دی سی

۱۵۔ قصہ محمود شاہ غزنوی | پنجابی منظوم۔ یہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

مصرع

اول صفت اللہ دی پھیر درود رسول

اس کا ایک قلمی نسخہ بخط میاں بھے شاہ اولاد کے پاس موجود ہے

۱۶۔ قصہ لیلے مجنوں | پنجابی منظوم۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ میں موجود ہے

۱۷۔ سی حرفیاں | یہ متعدد ہیں۔ ان کا ذکر انسائیکلوپیڈیا بیا ایڈیشن میں موجود ہے

یہاں دو سی حرفیوں میں سے بطور نمونہ اشعار لکھے جاتے ہیں

Marfat.com

سیحرفی معرفت میں لکھتے ہیں۔

س دکھ جے دکھوں سکنا ہیں جی بھن کے انت چبیو نائیں
شُہر شکران ہونائیں نت میاں قدح موت دا آخری پیو نائیں
لکھ وار جے فیل سوار ہوویں خاک راہ دی انت نوں تھیو نائیں
ہاشم شاہ پیراسونے گوردے نوں زری بادلہ کسے نہ سیو نائیں

سیحرفی بحر غوث اعظم میں لکھتے ہیں

ل لوبھ تے لالچی چال میری بہت یاد ہے راہ شیطانگی دا
پھراں ظاہر اُوپ مشائخاں دے دلوں خاص رواہے ایمانگی دا
دستگیر ہے ظاہرا نام تیرا چار کُوٹ اُتے مردانگی دا
رب جاندا زر دکھاوندا ہے ہاشم شاہ تیری مہربانگی دا

۱۸۔ کافیاں | ان کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ میں پایا جاتا ہے

۱۹۔ دوھڑے | آپ کے دوہڑے پنجاب میں بہت مشہور ہیں۔ پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھتے ہیں۔

"آپ پنجابی عروض سے اچھی طرح واقف تھے۔ اسی لئے الگ الگ بحر میں اشعار لکھے ہیں۔ جس میں بندش کی خوبی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ آپ کا تخیل بلند۔ زبان میٹھی ٹھیٹھ اور رسیلی ہے آپ کے دوہڑوں میں خاص ولولہ۔ جوش اور سوز پایا جاتا ہے۔ بیان میں روانی ہے۔ خیالات صوفیانہ ہیں۔ فارسی الفاظ اور تشبیہیں بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ ان کا تمام کلام عشق کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ کہیں عشق مجازی کا روپ ہے۔ اور کہیں عشق حقیقی کی تعریف ہے۔ لکھتے ہیں۔

رب دا عاشق ہوں سوکھالا تے سوکھی ایہدی بازی
گوشہ پکڑ رہے ہو صابر پھڑ تسبیح بنے نمازی

Marfat.com

سکھ آرام جگت دی سوبھا اتے دیکھ ہووے جگ راضی
ہاشم خاک رُلاوے لگیاں ایہ ظالم عشق مجازی

صوفیانہ خیالات باندھنے میں بہت گہرے نہیں جاتے۔ اس کے ساتھ ہی کوئی دعوے بغیر دلیل کے نہیں کرتے۔

؎

کر کر سمجھ رہیا جا حیرت مینوں دل دا بھیت نہ آوے
کدی تاں تخت بہے بن حاکم اتے کدی کنگال سداوے
کدے سخت بیزار ہووے خود جسموں اتے سب کجھ خاک رلاوے
دیگر کون کہیں میں ہاشم جھیڑا روز دکان چلاوے

اگرچہ ہاشم کا تمام کلام اساتذہ کے زورِ بیان اور عشق و محبت کے گہرے اثر سے معمور ہے لیکن سب سے نمایاں اس کے دوہڑے ہیں جن کی وجہ سے ہاشم لاکھوں باکمالوں میں بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ ان میں زیادہ تر وہ وارداتِ قلبی بیان کرتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی وہ دوسروں کے دلوں میں چھپا ہوا مشترکہ درد کا بھی اظہار کرتا ہے۔ لکھتا ہے۔

؎

[illegible] کوئی اتے حرص ہزار [illegible]
یار [illegible] سدا دن راتیں اتے [illegible]
[illegible] جمال [illegible]
ہاشم آپ [illegible]

ہاشم کے خیال میں عشق ایک ایسا دولت ہے جس کا حصول [illegible]
[illegible] سامنے [illegible] عشق کی آگ میں جل [illegible]

؎

[illegible]

Marfat.com

کھا مر زہر پیاری کر کے جے تئی ہوئی ایس دُکانوں
سر دیون دا ساک عشق دا ہور نفع نہ عقل گیانوں
ہاشم باجھ موہاں نہیں بندی اساں ڈٹھا بھید قرانوں

عشق کی راہ میں جب ذرا آگے بڑھتا ہے۔ تو عاشق سے اس طرح مخاطب ہوتا ہے۔

ع

عاشق آکھ ویکھاں کیں خاطر نت جوبی ناس سُکاون
جاہوں حرف ہجر دا لکھیا اوہ کاغذ صاف بناون
رگ رگ مُوت پوے مسطر دا اُتے تاب قلم چلاون
ہاشم عاشق ایس کتابوں نت سمجھ سلوک کماون

عشق مجازی اور شریعت میں فرق بتلاتے ہوئے لکھتا ہے۔

ع

توڑ زنجیر شریعت نسدا جد رجیا عشق مجازی
دل نوں چوٹ لگی جس دن دی اساں خوب سکھی رز بازی
ہچ ہچ روح وڑے نت خانے اتے ظاہر جسم نمازی
ہاشم خوب پڑھایا دل نوں ایس بیٹھ عشق دے قاضی

محبوب کے ناز و انداز کا عاشق پر اثر اور اس کی جوانمردی اور بلند ہمتی اس طرح بیان کرتا ہے

ع

جس دن شہر محبوباں والے کوئی عاشق پیر دھریندا
جان خوراک بناوے غم دی اتے پل پل سول سہیندا
سینس اتار پیالہ کر کے دھر ہتھ تے بھیکھ منگیندا
ہاشم ترس محبوباں آوے تے تاں کجھ خبر پویندا

Marfat.com

دوسری جگہ لکھتا ہے۔

ے

کیوں تلوار وچھوڑے والی توں ہردم سان چڑھاویں
تیتھے زور نہیں من تیرا سوں توں اویں مار گواویں
عاشق نال نہیں سر رکھدے توں کیں پر تیغ اٹھاویں
ہاشم بول نہیں ست بولی کوئی ہور نصیحت پاویں

ہاشم اپنے دوہڑوں میں بڑے سے بڑے مضمون کو بھی اس طرح بیان کرتا ہے۔ گویا کوزے میں دریا بند ہے۔ کسر نفسی کے متعلق لکھتا ہے۔

ے

ہر ہر پوست دے وچ دوست اوہ دوست روپ وٹاوے
دوست ناک نہ پہنچے کوئی ایہ پوست چا جھلاوے
دوست خاص پچھانے ناہیں جد پوست خاک رلاوے
ہاشم شاہ جد دوست پاوے تد پوست دل لگ جاوے

گردش دوران کے متعلق لکھتا ہے

ے

اکسے طور بہار نہ رہندی نہیں اکسے طور زماناں
ہر دن حال نہیں البیلی نہیں ہردم زور جواناں
روون سوگ ہمیش نہ ہووے نہیں نت رنگ نہاناں
ہاشم بیٹھ گیاں لکھ ڈاراں ایہہ خلقت مسافر خاناں

دوسرے صوفی شاعروں کی طرح وہ بھی عشق کی راہ کو بہت دشوار خیال کرتے ہیں اور اس خیال کو ایک مثال دے کر اس طرح سمجھاتے ہیں۔

ے

مشکل نیہوں ماہی ہو یا جیسوں دھوں ہوا اگنی ہوئا
مگر نہ ڈھری لکھ کو موں سکاناں تے تن وچ تناں نہ زورا

Marfat.com

دلبر یار نہ گل اوکھی میں نوں ہن نہ ملدا بھورا
ہاشم نیہوں نہ لائیو کوئی دیوے شہر ڈھنڈورا

اسی طرح دوہڑوں کی زبان۔ بندش۔ بلند خیال اور دیگر فنی خوبیاں ہاشم کو اساتذہ کے درجے تک پہنچا دیتی ہیں۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ ہاشم نے اپنے لئے شاعری میں جو راہ اختیار کی تھی اس کے بعد کوئی دوسرا اس راہ پر کامیابی سے نہیں چل سکا۔ اُس کے جانے سے جو خلا خالی ہوئی وہ آج تک پُر نہیں ہو سکی۔"

شمیم چوہدری نے کتاب پنجابی ادب و تاریخ میں آپ کے یہ دوہڑے انتخاب کئے ہیں۔

ے

گُل تے خار پیدا کیتس اکسے باغ چمن دی دونویں
اک شد عسم گُلاں دی اوڑک اتے خار رہن بت اونویں
تھوڑا رہن قبول پیارے پر توں خار نہ ہونویں
ہاشم آن ملیں گُل ہس کے بھاویں اک پل پاس کھلونویں

ے

تن دی جھنگ بناوے دیپک تاں آ جلن پروانے
ہانبڑ ہور ہزاراں دسدے پر اس پتنگ دیوانے
اپنا آپ بناوے کوئے سو کرے کباب بیگانے
ہاشم رہے دلاں دی دل وچ ہور جا دسے بہانے

ے

دلبر یار کیہے دن آئے جد ہس ہس کے گل ملدے
جو جو بے پرواہی کردا ڈاہ نگن تل تل دے
تسلیم وکھنا ہیں تہماڈے اساں داغ وکھیں دل دے

Marfat.com

ہاشم دھوون بہت ادکھیرا پر داغ نہ دل توں ہلدے

ہ

کتھے شاہ سکندر دارا تے جام گیا کیت جم دا
دھڑکن دیو خیہاں دی تیغوں تے ڈھول بیانت کم دا
ڈھونڈیاں خاک تنہاں نہیں لبھدی ایہ جگت بُرا گھر غم دا
ہاشم جان غنیمت دم نوں بھلا کیا بھروسہ دم دا "

تین عدد دوہڑے تذکرہ ہاشمیہ میں سے لکھے جاتے ہیں۔

ہ

کون قبول خرابی کردا پر لیکھ خراب کراوے
کس دا جیو نہ راج کرن نوں پر قسمت بھیکھ منگاوے
اپنے ہتھ نہ سُول سہی دی پر سُولی لیکھ چڑھاوے
خوش ہو ویکھ صبر کر ہاشم جو کجھ لیکھ وکھاوے

ہ

جس نوں طلب ہووے جس دل دی نہیں ہٹدا لکھ ہٹائے
تسدے باہجھ نہ ہوس تسلی بھاویں سو گلاں سنائے
مجنوں باہجھ لیلے خوش نا ہیں بھاویں رب نوں جا ملائے
ہاشم جان مراد عاشق دی اونہوں اکھیں یار دکھائے

ہ

سُن عشق قاضی جیہی [illegible] ایتی توں [illegible]
اکواری مٹھ آویں میرے من [illegible]
تیرے جیہا ہو [illegible] لوک [illegible]

Marfat.com

ہاشم خوار کریں جگ سارے توں یار بناویں جنہیں نوں

۲۰- ڈیوڑھے

ے

کامل شوق ماہی دا جینوں نت رہے جگر وچ وسدا لوں لوں رسدا
راجھن بے پرواہی کردا تے کوئی گناہ نہ دسدا اٹھ اٹھ نسدا
جیوں جیوں حال سناواں رواں تے ویکھ تتی دل ہسدا ذرہ نہ کھسدا
ہاشم کام نہیں ہر کس دا اتے عاشق ہون درسدا ہر ہوں رسدا

ے

مجنوں درد دیوانہ لیلیٰ میں گرد دکھاں دا گھیرا تے قید چوپھیرا
لکھیا لیکھ ایہو کجھ میرا ایہہ وس نہیں کجھ میرا تے نال وس تیرا
ڈھونڈاں حال ملن دی کوئی انتے لاواں زور بتیرا پر ملن اوکھیرا
ہاشم رات پئی سر مجنوں ہے اوڑک ہوگ سویرا چاک اندھیرا

۲۱- کتب طب انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں لکھا ہے " چند قصائد کے علاوہ کچھ کتابیں طب پر بھی لکھی ہیں۔"

۲۲- باراں ماہ یہ متعدد ہیں۔

۲۳- فقر نامہ یہ بھی پنجابی منظوم ہے۔

اب یہاں آپ کی ہندی کتابوں کا تعارف کرایا جاتا ہے۔

۲۴- گیان پرکاش اس کا ذکر پنجابی صوفی پوئٹس - اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں موجود ہے۔ اس کے بعض اشعار یہ ہیں۔

ے

ہم کاہے کے ڈھوں رہے کرے سر کال کے نوبت باج گئے
ہم ہی نہیں کئے ایسے جگ ہوں ایہاں ادر کئی کر راج گئے

Marfat.com

اَل راہ سوں واٹ اوڈیکھت ہیں کو ڈ کال گئے کوڈ آج گئے

تم کا ہے ادسا رت ہو ہاشم کنی محل بنا کے بھاج گئے

نہیں سوچ کدھر سوں آئے ہیں کیوں بیٹھو رہے کہاں جادیں گے

تب کون تھے کون کہاتے ہیں پھر جانے کے کون کہادیں گے

کرتے کیا تھے اب کیا کرے ہیں پھر کون سا کام نبادیں گے

ہاشم ہم آپ ہی بھول رہے کرے سر کال کی نوبت باج گئے

مَن جس کو کرکہت ہیں وہی آتما تھا پ — سُکھ دُکھ دائے آپ کو وہی اپنے آپ

جب بل ہی اگیان سوں دُشت ہوئے دُکھ دیت — جَل جیسے بل اگن سوں اگن کرم سُکھ لیت

رن دھارن دشت سنگھارن کو نرسنگ ہے روپ چھپتا ہے

رس کام سوں نار لوبھادن کو رسیا رس رُوپ گھنتیا ہے

او بچے جیت بانہ ملادن کو نرکلپ سو رس نچتیا ہے

اینو جگ بانہ دیکھو ہاشم سب کو گور بیر رُو بیا ہے

میت پریت بھرات پتا ہم جاج دیکھو سب بابا

اون بڑی دھن ہیں بنے تب بات کہے ہم ہوں نہیں جا یا

میت چھپا چلے مکھ کو مت بانک ہے کچھ مکھ لایا

او بیان کو کیا ہاشم جگ ہیں دھن ہیں سب سوں بایا

Marfat.com

۲۵ - گیان مالا | پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے نے فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فرمائش پر لکھی ۔

کتاب انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی اس کتاب کا ذکر آپ کی تصانیف کی فہرست میں کیا گیا ہے ۔

یہ مصرع اس کتاب میں سے ہے   مصرع

کیا کچھ خیال کرے کو ہم جیوت خیال نہ چھوڑت بھنڈی

۲۶ - پنج گرنتھی | کتاب فاضل پنجابی گائیڈ میں ہے کہ یہ کتاب بھی آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے کہنے پر لکھی ۔ انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی اس کا ذکر موجود ہے ۔

۲۷ - راج نیتی | یہ کتاب بھی بقول مؤلف فاضل پنجابی گائیڈ آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فرمائش پر لکھی ۔

اس کے بعض اشعار یہ ہیں ۔

راج سبھا بھلو کرو جتنو جسم روپ ہووے دکھائی
دیس سکھی بسے تنو اور بیر بیادہ او تھے ناہیں کائی
تیز گھٹے بل ہین بنے جن راج کے بیچ پھٹری نر نائی
راج مول لیو کتنے ہم سوئی بلی جن تیغ اٹھائی

۲۸ - جنستاہر | اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ میں پایا جاتا ہے ۔

۲۹ - پوتھی حکمت | ہندی میں ہے ۔

۳۰ - ٹیکا | اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ ۔ اور انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں موجود ہے ۔

اصنافِ اشعار

شلوک

من ہر کے نام کو سو اس جیت راکھ   ہم تم ندین بقیم جیوں ایک بار نت جاکھ

Marfat.com

سے

کپڑا ایکو جنس کا چھیٹ بنی بہو بھات   اوچ نیچ کوئی نہیں سبھ صاحب کی ذات

سے

ہاشم ہم باسن بھنے کئے رنگ کرتار   جس باسن کو نندنے نندیا ہو کمہیار

گورکھی

سمرو آدسمیں پربھو سیائیں   دکھ سکھ کو جوا و انترجامی

دیسس ہوردھرتی جیس ساجا   انبا شنی راجن کو راجا

جوگی جنی ستی رکھ بیدا   وہ کھوجت باوت نہیں بھیدا

ہر ہر بان ہر سون نیارا   نرلیشی گھٹ گھٹ بستارا

کبت

پیراں پیر مرات سوہی جودس نے حاکم   نئے باپ ے ت مراد [illegible] یادت [illegible]

سروداس حمد نرا من ایہ تم کو نہیں لازم   کرو یار ستار دیا [illegible] عوث [illegible] معظم

سو یا کام دھین

این مان جو آپ کو یاوت [illegible]

پر یم دکھی من گیان [illegible]

ایک ہے [illegible] جان لو جات [illegible]

ہاشم آپ سے آپ [illegible]

ملفوظات

ہاشم علام نبی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

درج کئے ہیں جو میں نے ماہنامہ نوشاہی لاہور بابت اکتوبر ۱۹۵۷ء میں شائع کروا دیئے تھے۔ بزم نام جواہر مکنون نوری کتبخانہ لاہور والوں نے بھی چھپوا دیئے۔ ماسٹر صاحب نے ان کو شیخ ہاشم شاہ صاحب رح کے نام منسوب کر دیا ہے جو فاش غلطی ہے۔ اگر عمداً ایسا کیا ہے تو یہ سرقہ ہے اور قابلِ مواخذہ ہے۔ اور اگر ان کو سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہے تو پھر معذور ہیں۔ آئندہ احتیاط رکھیں۔

ہاشم شاہ مؤرخین اور ادیبوں کی نظر میں

آپ کے متعلق چند ادیبوں کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

میاں محمد بخش صاحب سیف الملوک میں لکھتے ہیں۔

ے

ہاشم شاہ دی حشمت برکت گنتر وچ نہ آوے ۔۔۔ دُرِّ یتیم جواہر لڑیاں ظاہر کڈھ لُٹاوے
اوہ بھی ملک سخن دے اندر راجہ سی سرکردا ۔۔۔ جس قصے دی چڑھے تجے سولوسی سرکردا
مختصر کلام اونہاندی دَرد دوں بُجھتی بوٹی ۔۔۔ درد ہویا تاں سب کجھ ہویا کیا لمی کیا چھوٹی
بیت ترازو تول بنایوس سارے لوت والے ۔۔۔ کلیاں چُن چُن ہار پروتیوس نرگس تے گل لالے

(۲)

مولوی مقبول محمد صاحب قادری نوشاہی جلالوی رح کتاب سبیل سلسبیل میں لکھتے ہیں۔

"حضرت ہاشم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے تصوف میں عاشقانہ تصنیفات بہت کی ہیں۔ حضور کا ظہور پرنور ہوا ہے۔ آپ کی اولاد موجود ہے۔ آپ کا روضہ مبارک تھتے کے بریال میں ہے۔ یہ شجرہ شریف قادری آپ کی تصنیف سے بطور تبرک درج کرتا ہوں۔ وہو ہذا

ے

سیکنم ہیچ بزرگاں طالبانِ کردگار ۔۔۔ اول و آخر بمعجز باسلام بے شمار

Marfat.com

در جہاں اول محمد رحمۃ للعالمین
دوئم علی المرتضیٰ با سرور دیں راز دار

ساقی آں حوض کوثر ہم حسن بصری بداں
چاردہ[۱۴] ایں خانداں از جام او شد جرعہ خوار

ہم حبیب عجمی چوں قسر دیگر اولیا
ہست چوں سیارگاں از پرتو او طلبگار

بیش ازیں داؤد طائی بر شد از فضل تو
بخشش او ابر نیساں بر سر ایں گرد بار

حضرت معروف کرخی آں ستون آسماں
زیر سایہ آستینش اوج جہاں ایں سایہ دار

سری سقطی کرد آباد شد روئے زمیں
شد وجودش در جہاں ابر کرم بر کشت زار

حضرت جنید بغدادی بقا باللہ بود
من چہ گویم بیش ازیں در شان او خاطر گذار

شیخ شبلی آنکہ نامش نیز سرور عالم ست
بے زوال و بے خزو تا روز محشر پائدار

تیز رو پیراں عزیز عین اندر راہ حق
کے برد روح الامیں در بیشۂ آں یکنار

راز دار بر خواص عبد الواحد از صدق آں
مالک و نسبتی بداں در دفتر پروردگار

فرح طرطوسی چو طوبے در ریاض احدی
بر سر جانی ضمیراں سایہ دار و بار دار

تارک الدنیا علی بوالحسن کار با کمال
واصل حق از خیال ہستی دوں بر کنار

عقدہ کشا و رہنما تحقیق حضرت بوسعید
بیش سرکار خدا سر دفتر قسمت نگار

بادشاہ در جہاں محبوب حق جیلی بداں
بردرش جملہ ولی و بادشاہ شد شہریار

بے نیاز و برتر آں شہزادہ عبد الوہاب
ہر چہ خواہد او کند چوں گل بہ تیغش روزگار

جلوہ گر آں سید بونصر ہمچوں آفتاب
آفتاب آسماں بر روئے کند جاں انثار

عالی والا گہر آں سید سیف الدین بداں
پیشوائے عارفاں و قائم اللیل و نہار

بحر رحمت بر کرم آں سید صوفی پیشوا
از جنت فردوس بخشش و ہم کنندہ بردبار

معدن اسرار الٰہی مخزن پنہان خدا
سید احمد از مئے جاوید مخمور و خمار

سید مسعود دل مشتاق عشاق خدا
در سرافرازی چہ سرو و در ثمر چوں نخل بار

واصل حق لا ابالی سید میراں بادشاہ
پیر دوم شد عالماں در گنبد ایں زرنگار

Marfat.com

سید شمس الدین پیر کرد مسکینی حضور مست | بشنود قانون وحدت شد معدوم آواز تار
بے ریا کان حیا سید محمد غوث دال | آبروئے نہ فلک چون ملک را قبلہ دار
فرح بخش سیداں سید مبارک قادری | در گروہ قادریاں سرفراز و تاجدار
سید معروف زد شد کعبۂ اہل صفا | واقف اسرار حق محبوب حق با اختیار
شاہ سلیمان راہنما و تکیہ گاہ بیکساں | نام او در ہر نبرد مشکلاں چون ذوالفقار
گنج بخش مفلساں و فیض بخش کاملاں | نوشۂ حاجی محمد رحمت پروردگار
یک دلیل و یک زباں پیر محمد راہ داں | باغ درویشی پُر نو گشتہ از وے آبدار
باز گویم در ثنائے صاحب بخت جمال | در گروہ عاشقاں و کاملاں شد شہریار
قبلۂ من حاجی حرمین حضرت شاہ شریف | محتشم کو ہست پیر علویاں گنجینہ دار
عاجز و بیکس گنہ آلودہ ہاشم پر خطا | دمبدم ہم مہر پیر از بخشش امیدوار

ف اس شجرہ میں عبدالعزیز یمنی - ابو نصر اور سیف الدین کے نام زائد ہیں - اور سید علی کا نام متروک ہے -

(۳)

: لاجونتی رام کرشن ۔ پنجابی صوفی پوئیٹس (پنجابی زبان کے صوفی شعراء) مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ۱۹۳۸ء میں لکھتی ہیں۔

"ہاشم شاہ: ۱۷۵۳ء ــ ۱۸۲۳ء) ہاشم شاہ محض صوفی شاعر تھے۔ انہیں فقیر یا ولی اللہ ہونے کا دعوے نہ تھا۔ یہی سبب ہے کہ صوفیا یا اولیا کے سوانح نگاروں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کے بارے میں زبانی روایات کے علاوہ مواد نایاب ہے۔ ان کی جائے پیدائش جگدیو ہے جو معلومات ان کے بارے میں فراہم ہوسکیں ان کے مطابق ...... ہاشم شاہ عربی اور فارسی زبان کے عالم معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا مطالعہ یقیناً وسیع ہوگا۔ ہاشم کے مرشد کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسکیں۔ ہاشم کی شاعری میں کسی فلسفہ تصوف کا سراغ نہیں ملتا۔ ان کے لئے تصوف ایک عقیدے کے طور پر موجود ہے۔"

Marfat.com

(٤)

شمیم چوہدری ۔ کتاب پنجابی ادب و تاریخ مطبوعہ اشرف پریس ایبک روڈ لاہور ۔ [illegible] میں لکھتے ہیں۔

" نام ہاشم شاہ تخلص ہاشم ۔ باپ کا نام حاجی محمد شریف موضع جگدیو کلاں تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کے رہنے والے ۔ جنم ۱۱۶۶ھ مطابق ۱۷۵۲ء ۔ وفات ۱۲۳۷ھ مطابق ۱۸۲۱ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہاشم شاہ عروض، طب، رمل، نجوم کے بھی ماہر تھے ۔ طبیعت میں شوخی شعروں میں روانی ۔ سوز، تڑپ، رس اور لوچ بے حد ہے "

(٥)

سر رچرڈ ٹمپل لکھتا ہے کہ ہاشم شاہ کے عربی فارسی عالم ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ اس نے اپنے اشعار کو عربی فارسی الفاظ سے مملو کیا ہے (تذکرہ ہاشمیہ)

(٦)

سائیکلو پیڈیا یا انڈیکس مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ۱۹۶۸ء کے ص ۴۹۲ پر ہے۔

" ہاشم شاہ (۱۷۵۳ء ۔ ۱۸۲۳ء) ہاشم پنجابی کی کلاسیکی شاعری میں ایک مقبول حیثیت رکھتے ہیں ۔ امرتسر کے ایک گاؤں جگدیو کلاں میں پیدا ہوئے ۔ جوانی میں [illegible] اپنے والد حاجی محمد شریف سے مروجہ عربی اور فارسی زبانوں پر عبور حاصل کیا ۔ [illegible] زبانوں پر آپ کو کافی دسترس تھی ۔ "

(٧)

کتاب پنجاب میں اردو مؤلفہ پروفیسر محمود شیرانی متوفی [illegible] مقتدرہ [illegible] فارسی اردو [illegible] مطبوعہ [illegible] لاہور [illegible] صفحہ ۲۶۴ میں [illegible] بیان غلام غوث [illegible] سے نقل کیا ہے

Marfat.com

غزل

اے دلبر شیریں زباں انصاف کر دا کیوں نہیں | تجھ چھوڑ گھر جا ںا کہاں انصاف کر دا کیوں نہیں
ساکن تیرے دربار کا طالب تیرے دیدار کا | بر چھا لگا ہے سار کا انصاف کر دا کیوں نہیں
اے بیوفا انصاف کن از من گناہ معاف کن | انصاف کن انصاف کن انصاف کر دا کیوں نہیں
غم نے میرے دل کو لیا لے کر اٹھا تم کو دیا | غم نے میرے پرزے کیا انصاف کر دا کیوں نہیں

ہاشم بچارا مر رہا دربار تیرے پر کھڑا
ہائے ہائے نہ کوئی کر رہا انصاف کر دا کیوں نہیں

بیویاں اور اولاد

کتاب فاضل پنجابی گائیڈ میں ہے کہ آپ نے تین شادیاں کیں۔
ایک مدراس میں، دوسری جھنڈیالہ گورد میں۔ تیسری ایک برہمن عورت کے ساتھ۔
آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں پیر شاہ صاحب عرف محمد شاہ رح
۲۔ میاں احمد شاہ صاحب لاولد۔

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ میاں پیر شاہ صاحب فرزند اکبر — تھرپال ضلع سیالکوٹ
۲ شیخ جمال شاہ بلدہ رح — شاہ گڑھ " "
۳ شیخ قطب شاہ مجذوب رح
۴ بابا پیر شاہ راجپوت رح

تاریخ وفات | شیخ ہاشم شاہ صاحب کے سال وفات میں اختلاف ہے۔

[۶۲] ۱۔ پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے نے کتاب فاضل پنجابی گائیڈ میں آپ کی وفات بعمر چالیس سال ۱۲۳۰ھ ۱۸۱۴ء میں لکھی ہے۔

Marfat.com

۲- مولا بخش کشتہ نے کتاب پنجابی شاعراں دا تذکرہ میں ، اور شمیم چودھری نے پنجابی ادبی تاریخ میں آپ کی وفات ۱۲۳۷ھ / ۱۸۲۱ء میں لکھی ہے۔

۳- لاجونتی رام کرشن نے کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں آپ کی وفات ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۳ء میں تحریر کی ہے۔

۴- کتاب انسائیکلو پیڈیا بانیا ایڈیشن میں آپ کی وفات ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۳ء میں لکھی ہے۔

۵- ماسٹر غلام نبی لاہوری نے تذکرہ ہاشمیہ میں لکھا ہے ، کہ ہاشم شاہ کی وفات بعمر ایک سو گیارہ سال جمعۃ الوداع چھبیسویں (۲۶) رمضان ۱۲۵۹ھ ایک ہزار دو سو انسٹھ ہجری میں ہوئی ، اور دوسرے روز ستائیسویں (۲۷) رمضان کو دفن ہوئے ۔ یہی تاریخ آپ کے بیٹے محمد شاہ نے لکھی ہے۔

تقویم ہجری و عیسوی کی رُو سے اس آخری تاریخ کے مطابق بیسویں (۲۰) اکتوبر ۱۸۴۳ء ایک ہزار آٹھ سو تینتالیس عیسوی تھی ، اور چوتھی کاتک سمت ۱۹۰۰ ایک ہزار نو سو بکرمی تھا۔

اس وقت دہلی کے تخت پر آخری تاجدار مغلیہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی کا ساتواں سال تھا۔

اور پنجاب پر دلیپ سنگھ دلد رنجیت سنگھ کی حکومت کا پہلا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع تھرپال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ کتاب فاضل پنجابی گائیڈ میں ہے کہ ہر سال جیٹھ کے مہینے میں آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔

مادہ تاریخ

آیت شریف قیل ادخل الجنۃ

۱۲۵۹ھ

Marfat.com

تکملہ

کتاب ہذا ماثر الاحبار میں جن حضرات کے ذکر بوجہ نہ ملنے کے لکھے نہیں جا سکے ان کی تعداد تو سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ مگر یہاں صرف یاران شیخ عثمان قصوری رح کے اسماء لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ان کے نام تحایف قدسیہ میں مذکور ہیں۔

۱ شیخ ابدالی رح

۲ شیخ احمد رح

۳ شیخ برہان رح

۴ مائی بوبو رح

۵ بی بی بیگم رح

۶ بی بی بیگم ثانی رح

۷ شیخ تاج الدین رح

۸ شیخ جمال رح۔ یہ ۱۱۸۶ھ / ۱۷۷۲ء میں زندہ موجود تھے۔

۹ شیخ حفیظ رح

۱۰ شیخ حیدر رح

۱۱ میاں خدا بخش رح

۱۲ شیخ راجھا رح۔ یہ ۱۱۸۶ھ / ۱۷۷۲ء میں موجود تھے۔

۱۳ بی بی زلیخا رح۔ تحایف قدسیہ میں اس کے متعلق لکھا ہے۔

مصرع زلیخا گشت خدمتگار ہردم (ص۸۰)

۱۴ بی بی صابو رح۔ تحایف قدسیہ میں لکھا ہے۔

مصرع شدہ صابو جو ذاکر ہم خدا یاد (ص۸۱)

Marfat.com

۱۵ شیخ عبدالرحمٰن رح

۱۶ شیخ عبداللہ رح

۱۷ شیخ غلام محمد رح

۱۸ بی بی کلثوم رح

۱۹ شیخ لاہوری رح

۲۰ شیخ محمد رح

۲۱ شیخ محمد یار رح ان کے متعلق تحائف قدسیہ میں ہے۔

مرید اول محمد یار گردید شدہ تارک عجب گلزار گردید (ص ۵۸)

۲۲ بی بی نادرہ رح

۲۳ شیخ نتھا رح لاہور میں اپنے دادا پیر شہمیر قلندر کے مزار پر جاروب کش ہے۔ تحائف قدسیہ میں ہے

دگر نتھا کہ در لاہور حاضر شدہ جاروب کش بر قبر نادر (ص ۵۸)

۲۴ شیخ نتھو رح ان کے متعلق تحائف قدسیہ میں ہے۔

مصرع دگر نتھو شدہ آں اہل دردے (ص ۵۸)

۲۵ مائی نور بی بی رح

۲۶ بی بی نندکاں رح اس کے متعلق تحائف قدسیہ میں ہے

مصرع مثال ذات نندکاں با حضوری (ص ۵۸)

Marfat.com

کتابیات

یہاں ان کتابوں کے نام بترتیب حروف تہجی معہ اسمائے مصنفین لکھے گئے ہیں جو اس کتاب مآثر الاحبار کے مآخذ ہیں

الف

۱۔ آئینہ تصوف — شاہ محمد حسن چشتی صابری رامپوری رح متوفی ۱۳۱۲ھ

۲ اقتباس الانوار

۳ اقرار نامہ قلمی — میاں رکن الدین ولد شیخ روشن رح

۴ اقرار نامہ قلمی — حافظ محمد حسین ولد محمد قوم راں۔ مملوکہ مولوی محمد حیات ترقوری

۵ امرائے ہنود — منشی محمد سعید مارہروی مطبوعہ نامی پریس کانپور مئی سنہ ۱۹۱۰ء
شائع کردہ انجمن ترقی اردو۔

۶ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح متوفی سنہ ۱۱۷۶ھ

۷ انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور سنہ ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء

۸ انشائے نور اللہ قلمی مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی رح متوفی سنہ ۱۲۲۹ھ

۹ انوار القادریہ — سید سرور شاہ گیلانی

۱۰ انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی۔ مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی
برقندازی جالندھری رح متوفی سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۱۱ انوار غوثیہ — مخدوم حسن بخش قریشی سجادہ نشین درگاہ غوثیہ ملتان۔

ب

۱۲ باغ اولیائے ہند — مولوی محمد الدین نوشاہی۔ ساکن دیہڑ درکاں۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۳ بیاض قلمی — مملوکہ پیر ذبیح احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری گجراتی

Marfat.com

۱۴ بیاض خاندانِ فاروقی قلمی۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۱۵ بیاض شمائق قلمی مکتوبہ مولانا غلام قادر شمائق فاروقی نوشاہی رسولنگری متوفی ۱۳۰۰ھ
مملوکہ مولوی مفتی بشیر حسین فاروقی نوشاہی خطیب جامع مسجد محلہ
گورستان والہ شہر گوجرانوالہ۔

۱۶ بیاض غلام رسول قلمی مکتوبہ میاں غلام رسول نوشاہی۔ مملوکہ میاں غلام سرور ولد میاں غلام رسول
نوشاہی۔ ساکن گاجر گولہ۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۷ بیاض غلام غوث قلمی مکتوبہ مولوی غلام غوث رح

۱۸ بیاض گل احمد قلمی۔ مکتوبہ مولوی گل احمد فاروقی نوشاہی متوفی ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء مدفون کالیوالہ
ضلع گوجرانوالہ۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی۔

۱۹ بیاض کرم بخش قلمی مکتوبہ بابا کرم بخش نوشاہی لاہوری محررہ ۱۲۹۹ھ

ب

۲۰ پنجاب میں اردو پروفیسر حافظ محمود شیرانی متولد ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۸ء متوفی ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء
مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی ایم اے فارسی اردو۔ پی ایچ ڈی فارسی
اردو۔ مطبوعہ نقوش پریس لاہور ۱۹۶۳ء شائع کردہ کتاب نما
لاہور۔

۲۱ پنجابی ادب و تاریخ شمیم چوہدری مطبوعہ اشرف پریس ایبک روڈ لاہور۔

۲۲ پنجابی شاعراں دا تذکرہ۔ مولا بخش کشتہ نوشاہی امرتسری

۲۳ پنجابی صوفی پوئیٹس لاجونتی رام کرشن مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ۱۹۳۸ء

۲۴ پیش لفظ مواعظ نوشہ پیر۔ میاں محمد حسین پروفیسر سائنس زمیندار کالج گجرات۔

ت

۲۵ تاریخ پنجاب کننگھم صاحب

Marfat.com

۲۶ تاریخ گجرات — مرزا اعظم بیگ، مطبوعہ سنہ ۱۸۷ء

۲۷ تحائف قدسیہ قلمی — شیخ پیر کمال نوشاہی لاہوری رح

۲۸ تحریراتِ قلمی — مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی بیگووالیہ متوفی سنہ ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۴ء

۲۹ تحریر خطی (کتبہ)، مکتوبہ علی قلی افغان کابلی

۳۰ تحریر خطی (کتبہ)، مکتوبہ فقیر بہ پیسر گھنو دوالیہ

۳۱ تحریر خطی (کتبہ) مکتوبہ کرم دین۔

۳۲ تحقیقاتِ چشتی — مولوی نور احمد بن مولوی احمد بخش یکدل چشتی لاہوری رح

۳۳ تذکرۃ المشائخ قلمی — مولوی میر احمد مولوی فاضل نوشاہی جھنگی والہ رح متوفی سنہ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء

۳۴ تذکرۃ النوشاہیہ قلمی۔ سید شرافت نوشاہی۔ یہ شریف التواریخ کی تیسری جلد ہے۔

۳۵ تذکرہ اولیائے ہند جلد دوم۔ مرزا احمد اختر کرانوی رح

۳۶ تذکرہ شعرائے پنجاب — خواجہ عبد الرشید کراچوی شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی

۳۷ تذکرہ غوثیہ — مجموعہ ملفوظات سید غوث علی شاہ قلندر قادری پانی پتی رح جمع کردہ سید گل حسن قادری رح

۳۸ تذکرہ مردم دیدہ — مرتبہ ڈاکٹر سید عبد اللہ مشمولہ اورینٹل میگزین لاہور نومبر سنہ ۱۹۶۰ء

۳۹ تذکرہ نوشاہی قلمی — مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی ساہنپالوی رح متوفی سنہ ۱۱۷۳ھ

۴۰ تذکرہ نوشاہیہ — ماسٹر غلام نبی نوشاہی ساکن وسن پورہ۔ لاہور۔

۴۱ تشریف الفقرا قلمی — فقیر سید غلام محی الدین نوشاہی برخورداری لاہوری رح متوفی سنہ ۱۲۴۱ھ

۴۲ تفسیر احمدی — شیخ احمد صدیقی المعروف علامہ جیون حنفی نوشاہی رح متوفی سنہ ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۸ء

۴۳ تفسیر حسینی۔ المواہب العلیہ — ملا کمال الدین حسین بن علی الواعظ الکاشفی الھروی رح متوفی سنہ ۹۱۰ھ

۴۴ تفسیر خازن

تفسیر مدارک التنزیل — امام ابو البرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی رح متوفی سنہ ۷۱۰ھ

Marfat.com

۴۶ تقویم ہجری و عیسوی مرتبہ پروفیسر ابو النصر خالدی ایم اے۔

ث

۴۷ ثواقب المناقب قلمی علامہ شیخ محمد شاہ جعفر ابو الحسن نوشاہی کنجاہی رح متوفی ۱۱۴۸ھ

ج

۴۸ جامع القوانین قلمی منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات۔

چ

۴۹ چار باغ پنجاب قلمی منشی گنیش داس بڈہرہ

۵۰ چٹھیاں دی وار قاضی فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

۵۱ چہار بہار قلمی ملفوظات قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح جمعکردہ میاں ہاشم شاہ نوشاہی تھریالوی رح سال تصنیف ۱۲۰۹ھ

ح

۵۲ حالات مشائخ نقشبندیہ۔ مولانا محمد حسن نقشبندی مجددی کرتپوری بجنوری

۵۳ حدیقۃ الاولیا مفتی غلام سرور لاہوری رح متوفی ۱۳۰۷ھ

۵۴ حقایق نوریہ قلمی مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی رح مرتبہ سید شرافت نوشاہی عفاہ اللہ

خ

۵۵ خزینۃ الاصفیا مفتی غلام سرور لاہوری رح

۵۶ خزینۃ الفقرا مولوی حافظ نور الدین نوشاہی گنجوی رح متوفی ۱۲۵۲ھ

د

۵۷ دستخط تحائف قدسیہ مکتوبہ سید ابو الرضا بشیر احمد شبارت نوشاہی ۱۳۵۶ھ

Marfat.com

۵۸ دستخط تحائف قدسیہ مکتوبہ ۱۲۲۷ھ بقلم مولوی سعد اللہ بھٹی شرقپوری؟

۵۹ دستخط تحفۃ الاحرار مکتوبہ ۱۲۱۶ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ؟

۶۰ دستخط ثمرات القدس من شجرات الانس۔ مکتوبہ ۱۲۷۸ھ بقلم مولوی سعد اللہ شرقپوری

۶۱ دستخط حمائل شریف مکتوبہ ۱۲۱۲ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ؟

۶۲ دستخط دیوان آصفی مکتوبہ قلم سید لطف شاہ بخاری۔ مملوکہ سید محمد شریف دھولالہ

۶۳ دستخط دیوان ہاشم شاہ۔ مکتوبہ قلم شیر محمد کوٹلوی؟

۶۴ دستخط رسالہ نجوم مکتوبہ قلم عبد القادر ولد حفیظ اللہ؟

۶۵ دستخط سبحۃ الابرار مکتوبہ ۱۱۷۹ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ؟

۶۶ دستخط سوہنی ہاشم شاہ مکتوبہ سمت ۱۹۳۳ بکرمی بقلم نتھے شاہ جگدیوی؟

۶۷ دستخط گلستان سعدی۔ مکتوبہ ۱۲۱۶ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ؟

۶۸ دستخط مجمع الصنائع۔ مکتوبہ ۱۱۹۷ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ؟

۶۹ دستخط مفتاح الحکمت مکتوبہ قلم مولانا فضل احمد فاروقی نوشاہی؟ متوفی ۱۲۵۱ھ / ۱۸۳۵ء

۷۰ دوہڑہ قلمی سید محکم الدین نوشاہی برخورداری؟

۷۱ دوہڑہ جات قلمی حکیم پیر بخش فاروقی نوشاہی متوفی ۱۲۹۸ھ

۷۲ دوہڑہ جات قلمی شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی؟

۷۳ دیباچہ رقعات بچھمی نرائن۔ مولوی محمد فیض بخش لکھنوی؟

۷۴ دیوان سودا ملا محمد رفیع سودا دہلوی؟ متولد ۱۱۲۵ھ متوفی ۱۱۹۵ھ

۷۵ دیوان ہاشم شاہ قلمی شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی؟

ذ

۷۶ ذخیرۃ العجائب قلمی (بیاض) مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ؟

Marfat.com

ر

۷۷ راجگان پنجاب — سر لیپل گریفین صاحب بہادر

۷۸ راج نیتی قلمی — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح

۷۹ رسالۃ الاعجاز۔ المعروف رسالہ احمد بیگ قلمی۔ مرزا احمد بیگ نوشاہی لاہوری رح

۸۰ رسالہ وراثت پنجابی منظوم قلمی۔ مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری رح متوفی ۱۲۲۵ھ

اس کا ایک خطی نسخہ ذخیرہ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ نمبر کتاب ۳۳۰۰-۲۹۵-

۸۱ رقعات لچھمی نرائن — منشی لچھمی نرائن دبیر کنجاہی

۸۲ رقعات نور اللہ قلمی — مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری رح

۸۳ رموز عشق قلمی — سخی امام شاہ نوشاہی وزیرآبادی رح مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔

۸۴ رؤسائے پنجاب — سر لیپل گریفین صاحب بہادر

۸۵ روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ قلمی (بیاض قلمی) مولانا سید حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح متوفی ۱۲۵۳ھ

مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔

س

۸۶ سبیل سلسبیل — مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی رح

۸۷ سلیم التواریخ — مولوی صوفی اکبر علی ارائیں

۸۸ سحر فیہائے — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح

۸۹ سیف الملوک — میاں محمد بخش قادری مقیم شاہی کھڑیوالہ رح متوفی ۱۳۲۴ھ

ش

۹۰ شجرہ طیبہ سلسلہ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ۔ سید نواب علی نوشاہی چکوڑی

Marfat.com

۹۱ شجرہ مبارکہ قلمی مکتوبہ مولوی غلام رسول نوشاہی مملوکہ میاں غلام سرور نوشاہی گاہو گوجرہ

۹۲ شریف التواریخ جلد دوم ۲ موسوم بہ طبقات النوشاہیہ قلمی ۔ سید شرافت نوشاہی

۹۳ شعر العجم فی الہند شیخ اکرام الحق ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ سی ایس سیکرٹری پاکستان

ص

۹۴ صبح گلشن مولانا سید علی حسن خاں بن نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی سال تصنیف ۱۲۹۵ھ

۹۵ صحائف الاسرار قلمی حصہ ششم ۶ از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ ۔ سید شرافت نوشاہی ۔

ض

۹۶ ضمیمہ اول پنجاب میں اردو ۔ قاضی فضل حق ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ۔

۹۷ ضمیمہ دوم پنجاب میں اردو ، " "

ط

۹۸ طبقات النوشاہیہ قلمی ۔ جلد دوم ۲ از شریف التواریخ ۔ سید شرافت نوشاہی

ع

۹۹ عمدۃ التواریخ لالہ سوہن لعل سوری کنجاہی

۱۰۰ عوارف الانوار قلمی حصہ پنجم ۵ از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ ۔ سید شرافت نوشاہی

ف

۱۰۱ فاضل پنجابی گائیڈ پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے ۔

۱۰۲ فالنامہ قرآنی قلمی مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری

۱۰۳ فتاوی نوشاہیہ المعروف نور العقائد ۔ قلمی سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات ح

۱۰۴ فیض محمد شاہی قلمی (بیاض) اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی المتوفی ۱۳۹۴ھ

جلد اول ۔ جلد دوم ۲ ۔ جلد چہارم ۴

جلد پنجم ۔ جلد ہفتم ۔ جلد ہشتم ۔

Marfat.com

ق

۱۰۵ قادری بوستان — دیوان حسبت عمر نوشاہی۔ کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ

۱۰۶ قصہ پورن بھگت چٹھیاں قلمی — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ ر

۱۰۷ قصہ جاہ قلمی — مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری ر

۱۰۸ قصہ سسی پنوں — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ر

۱۰۹ قصہ سوانک قلمی — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ ر

۱۱۰ قصہ سوہنی مہینوال — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ر

۱۱۱ قصہ شیریں خسرو فرہاد — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ ر

۱۱۲ قصہ شیریں فرہاد — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ر

۱۱۳ قصہ محمود شاہ — شیخ ہاشم شاہ ر

۱۱۴ قصہ ہیر رانجھا — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ ر

۱۱۵ قصہ ہیر رانجھا — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ر

۱۱۶ قطعہ تاریخ قلمی — وفات حکیم پیر بخش فاروقی نوشاہی ر

ک

۱۱۷ کشکول نوشاہی قلمی — فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہ ثانی [illegible] ۱۲۴۱ھ

۱۱۸ کلیات اشرف قلمی — مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری [illegible]

۱۱۹ کلیات فضل احمد قلمی — مولانا فضل احمد فاروقی نوشاہی [illegible]

۱۲۰ کلید گنج الاسرار قلمی — خلیفہ محمد ابراہیم انصاری [illegible]

۱۲۱ کنز الرحمت پنجابی — مولوی حبیب اللہ قادری مفسر [illegible]

۱۲۲ کنز الرحمت فارسی — مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی [illegible]

Marfat.com

گ

۱۲۳ گلزارِ فقرا قلمی — مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی ساکن سیگو والہ ضلع سیالکوٹ
متوفی ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۴ء مرتبہ سید شرافت نوشاہی

۱۲۴ گلزارِ نوشاہی (فیضِ مصطفائی) مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری

۱۲۵ گیان پرکاش قلمی — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح

۱۲۶ گیان مالا قلمی — شیخ ہاشم شاہ رح

ل

۱۲۷ لطائف الاخیار حصہ دوم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ ۔ سید شرافت نوشاہی

۱۲۸ لطائف المنن

م

۱۲۹ مثنوی شاہ امانت قلمی — مرزا شاہ امانت نوشاہی برقندازی سنگلاں والہ رح

۱۳۰ مثنوی ہاشم شاہ قلمی — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح

۱۳۱ مجموعہ لطائف قلمی — مکتوبہ رجب ۱۲۰۳ھ از قلم بابا سیاہی شاہ جھنگی والہ رح

۱۳۲ مخزن پنجاب — مفتی غلام سرور لاہوری رح

۱۳۳ مرآۃ الغفوریہ قلمی — میاں امام بخش نوشاہی برقندازی لاہوری رح

۱۳۴ مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین ۔ مرزا احمد عبدالستار بیگ قادری سہسرامی رح

۱۳۵ مصباح الطب قلمی — مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی پنجری رح

اس کا ایک خطی نسخہ نعمت خانہ میں فقیر سید مغیث الدین بخاری کے
کتب خانہ میں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور موجود ہے ۔
نمبر کتاب ۱۵۶ ۔ پی ۔

۱۳۶ معارف الابرار قلمی ۔ حصہ سوم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ ۔ سید شرافت نوشاہی ۔

Marfat.com

۱۳۷ معمولات مظہریہ — مولانا محمد نعیم اللہ مجددی بہرائچی رح متوفی سنہ ۱۲۱۸ھ

۱۳۸ مقامات محمود — نواب معشوق یار جنگ بہادر بی اے (علیگ) کمشنر حیدرآباد دکن۔ مطبوعہ استقلال پریس لاہور ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء

۱۳۹ مکتوبات محمد شاہ قلمی — میاں محمد شاہ وزیرآبادی۔ مملوکہ قریشی احمد حسین قلعہ داری

۱۴۰ مکتوبات نور اللہ قلمی — مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری رح

۱۴۱ مکتوب قلمی — خلیفہ پیر احمد نوشاہی پشاوری رح

۱۴۲ مناقبات نوشاہیہ قلمی — سید عمر بخش نوشاہی برخورداری رسولنگری رح متوفی سنہ ۱۳۱۱ھ

۱۴۳ مناہج الآثار قلمی۔ حصہ ہفتم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ۔ سید شرافت نوشاہی

و

۱۴۴ وقائع بیوں — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجرگولہ رح

رسائل وجرائد

۱۴۵ اورینٹل کالج میگزین لاہور۔ فروری سنہ ۱۹۳۲ء

۱۴۶ الزبیر سہ ماہی کتب خانہ نمبر ۱ بابت ۱۹۶۷ء اردو اکیڈمی بہاولپور
مضمون نگار۔ قاضی بذل حق محمود۔

ہلال کراچی۔ دسمبر سنہ ۱۹۵۸ء جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۷۸ھ

تمام شد

کتاب مآثر الاحبار۔ حصہ چہارم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کہ مجلد سوم مدت از کتاب شریف التواریخ۔ بدستخط مولف کتاب ہذا فقیر سید شریف احمد شرافت عفا اللہ عنہ ابن اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہٗ منگوار گیارھویں جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۹۱ھ تیسری اگست سنہ ۱۹۷۱ء اٹھارھویں ساون سمت ۲۰۲۸ بکرمی

Marfat.com

تکملہ مآثر الاخیار

میاں امام بخش لاہوری

آپ کے والد صاحب کا نام خواجہ نور اللہ تھا۔ آبا و اجداد سے لاہور کے باشندہ تھے پیدائش لاہور میں ہوئی۔ تعلیم ظاہری میاں میر محمد لاہوری سے پائی۔ اُستاد سے خاص محبت رکھتے تھے۔ آپ کا کچھ ذکر اس سے پہلے اسی عہد مآثر الاخیار میں ۵ ش پر کیا

بیعت طریقت آپ ملازمت کے سلسلہ میں پاک پتن گئے ہوئے تھے۔ وہاں حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری رح تشریف لائے ہوئے تھے جو اپنے مرشد صاحب حافظ قائم دین برقنداز کے عرس سے فارغ ہو کر ابھی رخصت نہیں ہوئے تھے۔ آپ اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت طریقت سے مشرف ہوئے۔ اور خاندان کے وظائف کی اجازات پائیں آپ نو سال تک پاک پتن میں رہے۔ جب شیخ عبدالسبحان سجادہ نشین پاک پتن شہید ہوئے۔ اُس کے بعد آپ اُچھی کی طرف چلے گئے اور بہاولپور میں سکونت گزین ہوئے اور خان محمد مبارک خاں عباسی کے زیر تحویل ملازمت مل گئی۔

آپ کے سبب سے شاہ عبدالغفور صاحب بھی دو تین مرتبہ بہاولپور تشریف لے گئے اور لوگوں کو اپنے فیض سے نوازا۔

ایک مرتبہ لودھراں میں حضرت مخدوم گنج بخش گیلانی اوچی کے باغ میں اپنے مرشد صاحب کے ہمراہ گئے۔ وہاں پیر روشن ضمیر نے ایک باطنی نکتہ آپ کو سمجھایا۔ جس سے آپ کو فیض پہنچا۔

پیر صاحب کے ہمراہ سفر کرنا آپ نے اپنے پیر صاحب کے ہمراہ متعدد سفر کئے۔ علاقہ بہاولپور۔ پاک پتن۔ جالندھر۔ لاہور۔ کے سفر کئے۔ ایک مرتبہ نوشہرہ شریف میں حضرت سچیار صاحب کے عرس پر گئے۔ وہاں میاں سلطان محمد نوشہروی سے بھی ملاقات ہوئی حضرت سچیار صاحب کے روضہ کی تعمیر میں بھی حصہ لیا۔

Marfat.com

خلافت ملنا آپ کو اپنے پیر روشن ضمیر نے خلافت ارشاد عطا فرما کر موسے وال کی طرف رخصت کیا۔ جو پاک پتن سے دس کوس مشرق کی طرف ہے۔ اور فرمایا کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ چنانچہ آپ موسی وال میں رونق افروز ہوئے۔ اور آپ کا سلسلہ جاری ہوا۔

خانصاحب کی فاتحہ خوانی خان محمد مبارک خاں عباسی جو بہاولخان اول کے چچا تھے جمعہ تیسری ربیع الاول ۱۱۸۷ھ کو فوت ہوئے تو میاں امام بخش اُن کی فاتحہ خوانی کے لئے بہاولپور گئے۔

شاعری و تاریخگوئی آپ فارسی زبان میں شعر بھی کہتے تھے۔ تاریخگو بھی تھے۔ حضرت نور محمد صاحب حضرت بیبیا رصاحب۔ حضرت حافظ برخوردار صاحب۔ حضرت شاہ عبدالغفور صاحب۔ اپنی والدہ بی بی سکھی صاحبہ کی وفات کے قطعات لکھے۔ یہاں خان محمد مبارک خاں کا قطعہ تاریخ وفات لکھا جاتا ہے۔

قطعہ تاریخ

کرد چوں نقل مکاں روحش ازیں جسم کثیف — گشت واصل با وصال حضرت باری شریف

سال تاریخ وصالش چونکہ جستم از خرد — گفت نام او، مبارکخان عباسی لطیف

۱۱۸۷ھ

اولاد آپ کے ایک فرزند فرید بخش کا نام معلوم ہو سکا ہے۔

تصنیف آپ نے اپنے مشائخ سلسلہ کا تذکرہ بنام مراۃ الغفوریہ تصنیف فرمایا ہے جو ماہ جمادی الاخرے ۱۱۸۷ھ کو شروع کیا۔ اور اتوار یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ ۱۱۹۰ھ کو ختم کیا۔

Marfat.com

بی بی سکھی لاہوریؒ

آپ خواجہ نور اللہ لاہوری کی اہلیہ اور میاں امام بخش لاہوری مصنف کتاب مراۃ الغفوریہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ آپ کی ارادت وعقیدت حضرت حافظ قائم برقنداز پاک پتنی رح سے تھی اُن کی سبت خدمات بجا لائیں۔ اُن کی وفات کے بعد اُن کے خلیفہ اعظم شاہ عبدالغفور جالندھری رح کے ساتھ بیعت کی اور اوراد وظائف پر پابند رہیں۔

اولاد | آپ کے تین فرزند تھے۔ ۱ میاں غلام محی الدین ۲۔ میاں کرم الٰہی ۳۔ میاں امام بخش مصنف کتاب مراۃ الغفوریہ

واقعہ وفات | جب شاہ عبدالغفور کا انتقال ہوگیا تو آپ کہتی تھیں کہ رب میری زندگی بے جا ہے۔ میں بھی میاں صاحب کے پیچھے جان بحق تسلیم کرتی ہوں چنانچہ اپنے صاحبزادہ عالیقدر (میاں غلام رسول) کو یاد کیا کہ خدا تعالے ایک مرتبہ اُن کی زیارت بھی نصیب کرے۔ امرا کھی سے وہ پہنچ گئے اُن کی زیارت کی اور خواب دیکھا کہ میاں صاحب یاد کرتے ہیں۔ ایک روز میرے غریب خانہ کے چھت پر چڑھیں۔ اور کہا اے نور چشم آج میں نے گھاس کی سبزی اور دریا کا پانی دیکھا ہے۔ پھر دیکھنا میرے نصیب میں نہیں اور تین مہینے کچھ نہ کھایا اور شربت پیتی تھیں۔ لیکن ہضم نہیں ہوتا تھا زمین پر ڈال دیتی تھیں۔ بہت بیمار ہوگئیں ایک روز میں نے اپنے گھر میں سے اپنی کنیز کو کہا کہ تو والدہ صاحبہ کے احوال کی پرسش کرکے آ کر نیند کیسے آتی ہے وہ گئی لیکن ادب سے پوچھ نہ سکی انھوں نے خود بخود کہا کہ اب فلانی! جا کر میرے نور چشم کو کہہ دینا کہ مجھے نیند اچھی آتی ہے کوئی فکر نہ کرے۔

Marfat.com

اچھی آتی ہے۔ کوئی فکر نہ کرے۔

کشف قلوب | اس کے بعد دوسرے روز ایک سید زادی نے چاہا کہ ان کو کہے کہ صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کریں وہ بھی ڈر سے نہ کہہ سکی اور سلام عرض کیا۔ اس کا منہ دیکھ کر کہا اے مائی سید زادی۔ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے میری توبہ ہے۔

چند روز کے بعد آپ کو بخار ہو گیا اور بیہوش ہو گئیں۔ شام کے وقت ٹھیک ہو گئیں۔ دوسرے روز بدھوار کے دن پھر بخار ہو گیا۔ ظہر کے وقت موذن نے مسجد میں اذان دی۔ آپ نے کلمہ پڑھا۔ پھر عصر کے وقت اذان سن کر کلمہ طیبہ آپ کی زبان پر جاری ہو گیا۔ نماز شام سے پہلے بیہوشی میں چند بار یہ درود شریف پڑھا۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم وصل علیہ۔

اس وقت گھر کے اندر سے چارپائی اٹھا کر ہم نے صحن خانہ میں رکھی۔ اور ہم نماز میں مشغول ہوئے کہ اچانک آپ کی کنیز نے آکر کہا کہ میاں خبر لو۔ نماز پڑھ کر آپ کو سیدھا کیا۔ اور آپ کے منہ میں شربت ڈالا۔ اور جان بحق تسلیم کی۔ لیکن آنکھوں سے آنسو جاری اور پیشانی و سینہ گرم تھا۔ جان دینے کے بعد قلب جاری رہا۔ چنانچہ تیار کر کے جنازہ پڑھ کر ہم قبرستان میں لے گئے۔ میں نے چاہا کہ صندوق کھول کر آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دوں۔ جس وقت ہم نے کھولا تو آپ کا منہ خود بخود قبلہ کی طرف تھا۔

تاریخ وفات | بی بی سُکھی کی وفات بروز پنجشنبہ جمادی الاول کا ملیح ۱۱۸۲ھ کو ہوئی۔ مزار پاک پتن میں ہوئی۔ قطعہ تاریخ

از میاں امام بخش

چو آں بی بی از دار فنا رفت | بملک جاودانی رخت بربست
الف افزودہ تاریخش ہمیں خواں | بلطف حق جوار سے بی بیوست

۱۱۸۲

والدہ فرید بخش بہاولپوری

آپ میاں امام بخش لاہوری مصنف مراۃ الغفوریہ کی اہلیہ تھیں بیٹے کا نام فرید بخش تھا۔ اس لئے والدہ فرید بخش کے نام سے لکھی گئی ہیں شاہ عبدالغفور برتنداری جالندھری کی مخلص مریدات سے تھیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ بہاولپور میں رہا کرتی تھیں

واقعہ وفات | میاں امام بخش نے آپ کا واقعہ وفات مراۃ الغفوریہ میں لکھا ہے اس وقت بہاولپور میں رہا کرتے تھے۔ اسی کا ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے۔

"میرے فرزند فرید بخش طول عمرہ یعنی بندہ زادہ کی والدہ بہت بیمار تھی۔ رحلت کا وقت نزدیک پہنچ گیا۔ سب اعضا سے جان ساکت ہو گئی جسم کے اوپر والے حصہ میں باقی تھی۔ اس وقت اپنا غلام آنجناب (شاہ عبدالغفور) کی خدمت میں بھیجا (وہ بھی اس وقت بہاولپور میں تشریف فرما تھے) اور عرض کیا کہ یہ وقت کنیز پر نازک ہے اگر حضرت تشریف لے آویں تو عین مہربانی اور بندہ نوازی ہوگی۔ آپ اٹھ کر آئے اور غریب خانہ پر رونق افروز ہوئے۔ چارپائی پر بستر کر کے ہم نے آپ کو اوپر بٹھایا اس کا حال دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ آج خیر و عافیت ہے۔ کل ہم پھر آئیں گے۔ وہاں سے آکر باغیچہ میں بیٹھ گئے۔ امر الٰہی سے وہ اس دن تندرست ہو کر بیٹھ گئی۔ دوسرے روز اسی وقت اس نے پاکیزہ کپڑے پہنے اور اپنے آپ پر گلاب چھڑکوایا اور اپنی چارپائی کی سرہاندی قطب کی طرف کرائی۔ اور الست خاں کی والدہ کو کہا کہ سورہ یٰس پڑھو۔ اور ہر کسی سے اپنی تقصیرات بخشوائے اور کنیز کو آپ کی خدمت فیض موہبت میں بھیجا کہ یہ وقت مجھ پر وہی ہے۔ آنجناب تشریف لائے اور بیٹھ گئے اس نے عرض کیا کہ یا حضرت۔ میں آپ کی غلام ہوں مجھے اپنی یاد سے بھلا نہ دینا۔ اور کچھ چیز

Marfat.com

اُس نے نذرانہ میں دی اور کلمہ طیبہ پڑھا۔ دوسرے لوگوں کو گواہ بنایا جان لب پر
پہنچ گئی۔ اُس وقت میں نے کہا یا حضرت! رخصت کریں چنانچہ رخصت فرما کر
اپنے مکان کی طرف آئے۔ اُثنائے راہ میں میرے بڑے بھائی میاں غلام محی الدین
کو فرمایا کہ واپس جا کر فرید بخش کی والدہ کو کہدو کہ اسوقت میری صورت کو حاضر
کرے کہ مرشد کی صورت آخر کے وقت بھی مدد کرے گی۔ اور پاس انفاس میں مشغول
ہو جاوے۔ چنانچہ وہ آئے۔ اس سے پہلے بی بی نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں۔ میرے
بھائی صاحب نے حضرت صاحب کے فرمان سے تلقین کی۔ اُس نے آنکھیں کھولیں
اور سر کو ہلایا کہ میں یاد ہیں اور پاس انفاس ان کو سنایا۔ اور اُسی حال میں جان
بحق تسلیم کی۔ غسل کفن کر کے دفن کیا۔

Marfat.com

تعلیقات

متعلقہ صفحہ ۱۴

مثنوی کنز الرحمت تصنیف محمد اشرف فاروقی منچری
مطبوعہ نسخہ کے علاوہ مندرجہ ذیل مخطوطات بھی موجود ہیں:

۱۔ یہ نسخہ مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹوں کے لئے تحریر کیا تھا۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے: "تمام شد نسخہ کنز الرحمت دستخط فقیر اشرف برای پاس خاطر برخورداران کل احمد و میاں محمد تحریر یافت" رواں نستعلیق خط میں یہ نسخہ ۱۲۱ اوراق پر مشتمل ہے اور چھوٹی تقطیع میں ہے۔

جو لوگ کنز الرحمت کے مطبوعہ نسخہ کو تحریف شدہ بتاتے ہیں، زیر نظر نسخہ دیکھ کر ان کا دعویٰ بے بنیاد ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ مطبوعہ نسخہ کے اشعار وہی ہیں جو مصنف کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے زیر بحث نسخہ میں موجود ہیں۔ لہٰذا تحریف شدہ نسخہ وہ ہوا جو یہ اعتراض کرنے والے حضرات اپنی طرف سے پیش کرتے ہیں۔

مذکورہ قلمی نسخہ حضرت شرافتؒ کو تقریباً ۱۹۷۷ء میں دستیاب ہوا تھا اور اب کتب خانۂ نوشاہیہ ساہن پال شریف کی زینت ہے۔ اس نسخہ کی فوٹو کاپی اور مائکرو فلم بھی کتب خانۂ نوشاہیہ میں موجود ہے۔ "تذکرہ نوشہ گنج بخش" مؤلفہ سید شرافت نوشاہی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء میں اس نسخہ کے بعض عکسیات شامل کیے گئے ہیں۔

۲۔ دوسرا نسخہ بھی کتب خانہ نوشاہیہ ساہن پال شریف موجود ہے۔ سلطان احمد نامی کاتب نے ۱۲۷۷ھ میں اچھے نستعلیق میں لکھا ہے۔ ۳۲۶ صفحات۔

۳۔ تیسرا نسخہ حافظ سید قل احمد نوشاہی برخورداری نے بخط نستعلیق ۱۲۸۱ھ میں کتابت کیا اور یہ ۲۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ مخزونہ کتب خانہ نوشاہیہ

۴۔ چوتھا نسخہ باریک اور اچھے نستعلیق میں بقلم غلام محی الدین نوشاہی (متوفی ۱۲۹۰ھ) ہے۔ ۲۶۲ صفحات۔ یہ نسخہ بھی کتب خانہ نوشاہیہ میں ہے۔

Marfat.com

۵۔ یہ نسخہ کتاب خانۂ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد (نمبر نسخہ ۱۴۱۴) میں موجود ہے۔

ترقیمہ یہ ہے: ”تمام شد کتاب نسخہ کنزالرحمت برای پاسخاطر فقیر حقیر محمد حیات بدست خط پیر محمد ولد غلام قادر ساکن موضع رمل تحریر بتاریخ ۲۷ ما (ہ) شعبان ۱۳۰۲ھ (۱۳۰۲ھ)“ ۱۴۰ صفحات۔

یہ نسخہ محرفہ ہے اور کاتب نے اپنی طرف سے بے وزن اشعار کا الحاق کیا ہے۔ کاتب کی جہالت کا اندازہ مذکورہ ترقیمہ سے بھی ہو جاتا ہے جس میں وہ اس شخص کو ”فقیر حقیر“ لکھ رہا ہے جس کی خاطر اس نے یہ نسخہ تحریر کیا۔

۶۔ چھٹا نسخہ پاکستان کی قومی دستاویزات کے مرکز واقع اسلام آباد میں موجود ہے۔ نسخہ کا نمبر ۵۱ ہے۔ یہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ میں کتابت ہوا۔ عارف

متعلقہ صفحہ ۳۱

سعد اللہ بن شرقپوری

سعد اللہ بن میاں شیخ محمد شرقپوری کے ہاتھ سے لکھی ہوئی فارسی قلمی کتابوں کا ایک مجموعہ قومی عجائب گھر پاکستان، کراچی میں میری نظر سے گذرا ہے۔ اس مجموعہ کا نمبر ۱۹۵۸-۶۰۴ ہے اور اس میں علی الترتیب یہ تینوں کتابیں ہیں:

۱۔ انشای خلیفہ۔ ورق ۱-۹۳۔ تاریخ کتابت ۱۲۱۴ھ

۲۔ رسالہ در آداب تیر اندازی۔ ورق ۹۴-۹۸۔ تاریخ کتابت ۱۲۱۴ھ

۳۔ نوبادہ از منیر لاہوری۔ ورق ۹۹-۱۴۵۔ تاریخ کتابت ۱۲۱۴ھ

(عارف نوشاہی)

متعلقہ صفحہ ۳۳

مرآۃ العشق

اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ سنٹرل لائبریری بہاولپور میں موجود ہے ... علم جفت

Marfat.com

شرافتؒ نے حاصل کر لیا تھا۔ پہلے یہ عکس جناب محمد حسن میرانی کی وساطت سے حاصل کیا گیا جس میں اصل نسخہ کے سرخ روشنائی سے لکھے گئے الفاظ مدہم آئے تھے۔ چنانچہ شرافتؒ خود بہاول پور گئے اور اصل نسخہ سے عکسی نسخہ کا تقابل کر کے عکس کی غیر واضح عبارات کو واضح کیا۔ پہلا عکس کیفیت کے لحاظ سے بھی اچھا نہیں تھا لہٰذا حضرت شرافت نے دوسرا عکس بنوایا۔ یہ دونوں عکسی نسخے کتب خانۂ نوشاہیہ میں موجود ہیں۔

کتاب کا تفصیلی تعارف:

یہ کتاب فارسی میں ہے اور ستره "حالت" پر مشتمل ہے۔

۱۔ شیخ عبدالغفور جالندھری کے فرمائے ہوئے نکات

۲۔ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا بیان

۳۔ عشق و تصورات

۴۔ ذکر اره و پاس انفاس

۵۔ فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ، بقا باللہ

۶۔ سماع و رقص و وجد و تواجد و حال و مقام

۷۔ معجزہ و خوارق عادت و معونت و استدراج

۸۔ مناقب اولیا و غوث و قطب و ابدال وغیرہ

۹۔ حضرت غوث صمدانی و محبوب ربانی قدس سرہ کے مناقب اور ان کے ابنا اور طریقہ قادریہ کا شجرۂ طیبہ۔

۱۰۔ حضرت سید محمد غوث اور ان کے نور الابصار سید شاہ مبارک کے مناقب

۱۱۔ شاہ معروف چشتی اور ان کے خلفا کے مناقب

۱۲۔ سیاح بیشۂ عرفان شاہ سلیمان کے مناقب

۱۳۔ حضرت شاہ عالی جاہ حاجی محمد نوشاہ کے مناقب

۱۴۔ حضرت پیر محمد سچیار کے مناقب

۱۵۔ حافظ حقیقی کعبہ تحقیقی حافظ محمد قائم برقندار کے مناقب

Marfat.com

۱۶۔ شیخ عبدالغفور جالندھری کے مناقب

۱۷۔ مصنف کی والدہ کی وفات کا بیان

آغاز کتاب: الحمد للہ رب العالمین والعاقبت للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ھوالاول والاخر والظاھر والباطن کہ اوست موجود مطلق و نعت بنی کہ اوست مظہر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

یہ نسخہ ۱۹۴ ورق پر مشتمل ہے۔ ترقیمہ وہی ہے جو متن میں صفحہ ۳۳ پر درج ہو چکا ہے۔ حضرت شرافتؒ بتایا کرتے تھے کہ بقول شیخ فضل حسین سلیمانی ساکن بھلوال ضلع سرگودہا "مرآۃ الغفوریہ" کا ایک قلمی نسخہ ان کے پاس بھی تھا مگر جب وہ مبینہ نسخہ دیکھا گیا تو وہ امام مستغفری کی کوئی کتاب تھی۔

عارف نوشاہی

<u>متعلقہ صفحہ ۵۵</u>

۱۳۵۱ھ
۲۰ ذی الحجہ

وفات میاں رشید دین صاحب ۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء مدفون قبرستان ... والد الموسوم فضل الٰہی ... شہر ... کی طرف

۱۳۶۲ھ
۱۱ صفر

وفات میاں غلام نبی صاحب ۷ فروری ۱۹۴۴ سوموار مدفون ،،
ولادت ،، ۲۸ ستمبر ۱۸۷۷ء

دستخط کتاب عالیہ قدسیہ

تمت ھذا الکتاب بعون الملک الوھاب بید الضعیف نحیف الراجی حاجی بلند دینک محمد ابن میاں روشن دین ابن میاں غلام مصطفیٰ ابن میاں الٰہی بخش ابن میاں

Marfat.com

راقم المشہور بہ شاہ فقیر ابوبکر قادری نوشاہی غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ در
روز دوشنبہ بتاریخ بست شہر رجب المرجب در سنہ ۱۳۲۹ یکہزار و سہ صد و بست و نہ ہجری
مقدس مطابق فرنگی مطابق تاریخ دو ماہ ساون در سنہ ۱۹۶۸ یکہزار و نہصد و شصت و ہشت
در موضع شرقپور صانہ اللہ تعالیٰ عن الآفات والمخاطر بحیثیت ناسخ طرحدار این کتاب
و کتاب حقائق الذوالق کل جز ان صفحہ ۵۵۱ بعون اللہ تعالیٰ تحریر یافت فقط
ہمت تمام شد . کار من تمام شد [کل صفحات ۶۲۵ سطور فی صفحہ ۱۳]

متعلقہ صفحہ ۶۲

ولادت جعفر شاہ پھلواری

راجپوت عقائد شیعی بود لفاجیلہ جاریل

از پاشی دانشمند ، سنہ ۱۸۱۴ء
۱۲۳۰ھ

بارہ سال کے تھے کہ مرید ہوئے .

(در تیمیہ لاہور - دسمبر سنہ ۱۹۶۴ء صفر ۶۱)

ان کے مرشد شاہ عبد العزیز حاجی اللہ ہوی کی

وفات ۱۱۶۷ھ ہوئی .

اس لئے جعفر شاہ کی تاریخ پیدائش اُن کے

۴۴ سال بعد کس طرح ہو سکتی ؟

شرافت

متعلقہ صفحہ ۶۴

مولانا فضل امام خیرآبادی

والد کا نام شیخ ارشد ہرگامی تھا۔ فاروقی النسب تھے۔

آپ نے سید عبدالواجد کرمانی خیرآبادی سے علوم عقلیات و نقلیات کی تحصیل کی۔ اس کے بعد دہلی میں صدر الصدوری کے عہدہ پر فائز ہوئے۔[1]

تذکرہ علمائے ہند میں ہے کہ شاگرد رشید مولوی عبدالواجد خیرآبادی بمنصب صدر الصدوری شاہجہان آباد از سرکار انگریزیہ عزت و امتیاز داشت بر میر زاہد رسالہ نوشتہ و در علوم عقلیہ گوئے سبقت ربودہ آمد نامہ کہ در قواعد بیان کردہ و نیز ترجمہ علمائے جوار لکھنؤ تحریر فرمودہ [illegible]" سلک کردہ [illegible] میں مولانا شاہ صلاح الدین صفدری کو [illegible][2] منطق میں رسالہ مرقات [illegible] ۱۲۲۷ [illegible] تصانیف ہیں۔ دہلی سے [illegible] گئے [illegible] ذیقعدہ ۱۲۴۰ھ میں [illegible]

---

[1] آثار الصنادید سر سید احمد [illegible] صدر الصدور [illegible]

[2] [illegible]

کار آگاہی ز ہر کار اوفتاد — گشت دارالملک معنی بے نظام

چوں ارادت از پئے کسب شرف — جستمش از نوبت آں عالی مقام

چہرۂ مہ ہستی خورشید نخست — تا بیابے تخرجہ گردد تمام

گفتم اندر سایۂ لطف نبی

باد آرامشگہ فضل امام

۱۲ ذیقعدہ ۱۲۷۸ھ وفات — ۱۲۱۲ھ ولادت

اولاد: تین بیٹے تھے۔ مولوی فضل الرحمن، مولوی فضل عظیم، مولوی فضل حق خیر آبادی

تلامذہ: حکیم امام الدین دہلوی، مفتی صدر الدین خاں آزردہ دہلوی،

مولوی شاہ احمد حق خیر آبادی، مولوی فضل عظیم خیر آبادی،

مولوی فضل حق خیر آبادی مت ۱۲ ۔ مضمون انتظام اللہ شہابی اکبر آبادی

اور پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء — رفیق دائرۃ المصنفین

متعلقہ صفحہ ۴۷

سخی روشن دین

جناب محمد حسن میرانی نوشاہی نے مصنف کے نام اپنے ایک خط مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۸ء میں سخی روشن دین اور ان کے اخلاف کے بارے میں معلومات مہیا کی ہیں۔ یہ معلومات جناب میاں محمد الیاس قیصر ساکن خیر پور ٹامیوالی نے ۲۰ نومبر ۱۹۷۸ء کو بستی نوشاہیاں[1] ضلع بہاولنگر جا کر سخی روشن دین کے موجودہ سجادہ نشین جناب نیاز احمد

---

[1] بستی نوشاہیاں بہاولنگر سے سات میل بجانب شمال واقع ہے اور کچا راستہ ہے تانگہ کے ذریعے پہلے چک ہوتیانہ جانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد بستی "قیصرانی" سے گذر کر بستی نوشاہیاں پہنچتے ہیں۔

Marfat.com

(بعمر ۸۴ سال) اور جناب محمد حنیف (بعمر ۱۰۰ سال) سے اکٹھی کی ہیں۔ عارف نوشاہی۔

"سخی روشن دین مغل پٹھان تھے اور ان کا مزار سخی روشن دین ابریردی کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی وفات چولستان کے علاقہ بہیرقا نبرٹیا میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔

پھر ان کے بھائی سلطان محمود نے انہیں دریائے ستلج کے کنارے دفن کیا۔ بعد میں طغیانی کے باعث وہاں سے صندوق نکال کر موجودہ جگہ پر دفن کیا گیا۔ دربار کے اندر تین بزرگوں کی قبور ہیں۔

۱۔ سخی روشن دین ۲۔ فیض بخش (سخی روشن دین کے بیٹے)
۳۔ محمد بخش (فیض بخش مذکور کے فرزند)

تینوں مزارات پختہ ہیں اور ان پر گنبد بنا ہوا ہے۔ یہ مزار نبی بخش بن نور محمد بن سلطان محمود نے بنوایا تھا۔

سلطان محمود کی اولاد میں سے کرم دین صاحب کرامات بزرگ تھے۔ ان کا مزار عباس نگر ریلوے سٹیشن (تحصیل و ضلع بہاولنگر) سے جنوب کی طرف پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس علاقہ کو "گلو دی کھوئی" کہتے ہیں۔ ان کا روضہ پختہ ہے۔ آبادی تھوڑی ہے۔ مچھروں کی بہتات ہے، علاقہ ویران ہے۔ مزار کے موجود متولی عبدالعزیز ساکن خیرپور ٹامیوالی ہیں۔ ان کا تعلق ڈکھنا سے ہے اور یہ نومسلم ہیں۔ روایت ہے کہ ڈکھنا قوم کو کرم دین نے مسلمان کیا تھا۔

سخی روشن دین کے خلفا میں سے ایک خلیفہ رحمت شاہ کا مزار چھت کے بغیر خیرپور ٹامیوالی سے ایک میل دور شمال کی جانب واقع ہے۔ وہاں کھجور کے درختوں کا جھنڈ ہے۔ وہ لاولد تھے۔ ان کے خلفا میں سے ایک خلیفہ جند وڈہ کا مزار نور پور (علاقہ جمال پور) حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے۔ ظہور احمد اور منظور احمد پسران غلام فرید موجود ہیں۔ ان کے پاس سخی روشن دین کے ملفوظات بتائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سجادہ نشین روشن دین نے بھی بتایا ہے مگر قیصر صاحب نے یہ ملفوظات نہیں دیکھے۔ رحمت شاہ بہت جلالی بزرگ تھے۔ سخی روشن دین کے ایک دوسرے مرید کا نام محمد خورشید ساکن ... تحصیل پاکپتن ہے۔

Marfat.com

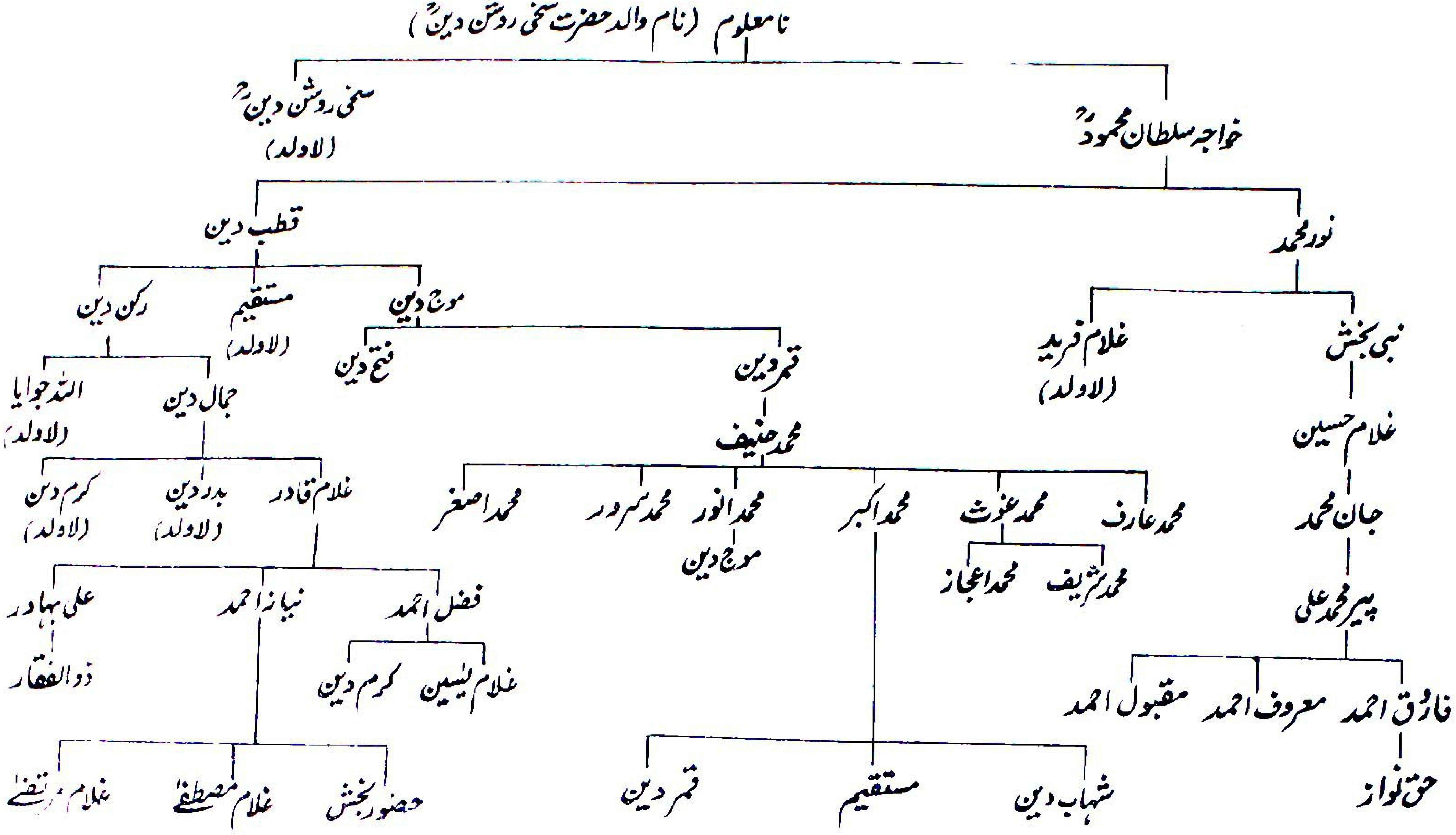
نامعلوم (نام والد حضرت سخی روشن دینؒ)
سخی روشن دینؒ
(لاولد)
خواجہ سلطان محمودؒ
قطب دین
نور محمد
رکن دین
مستقیم
(لاولد)
موج دین
غلام فرید
(لاولد)
نبی بخش
اللہ جوایا
(لاولد)
جمال دین
فتح دین
قمر دین
محمد حنیف
غلام حسین
کرم دین
(لاولد)
بدر دین
(لاولد)
غلام قادر
محمد اصغر
محمد سرور
محمد انور
موج دین
محمد اکبر
محمد غوث
محمد عارف
جان محمد
محمد اعجاز
محمد شریف
علی بہادر
نیاز احمد
فضل احمد
پیر محمد علی
ذوالفقار
کرم دین
غلام یٰسین
مقبول احمد
معروف احمد
فاروق احمد
حق نواز
غلام مرتضےٰ
غلام مصطفےٰ
حضور بخش
قمر دین
مستقیم
شہاب دین

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۹۴

حضرت نوشہ گنج بخش

شیخ عبد الرحمن پاک

|

قاضی عبد الرحمن لاہوری

|

شاہ فاضل قلندر ''

|

شیخ سجاول شاہ ''

|

سید حیدر شاہ

|

بابا حسین شاہ

|

پوہکار علی

|

چھوڑو شاہ

|

بابکے شاہ

|

نور الدین ماچھی رح شاہ ضلع ہوشیار پور

|

سید محمد رشید چک ۳۰ [illegible] بنگلہ

|

پیر علی محمد شاہ بخاری [illegible] ۱۲ [illegible] لائل پور

د ۱۳۸۸ھ [illegible] گوجرہ

|

محمد طفیل ۔ [illegible] لائل پور

۱ محرم سنہ ۱۴۰۱ھ [illegible]

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۱۰۰

حضرت کرم گلی — ملکھنوال [illegible] جہلم

حضرت شیخ عبدالرحیم [illegible] جو بڑے [illegible]

دلیل شاہ [illegible]

حضرت شیخ محمد بن عبدالرحیم — میاں نور محمد

حضرت صدر الدین بن شیخ محمد

حضرت رکن الدین بن صدر الدین [illegible] حاجو پورہ

حضرت عمر شاہ بن رکن الدین — م ۱۲۹۷ھ گنبد [illegible]

حضرت میاں [illegible] بن عمر شاہ — م ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء [illegible]

حضرت میاں محمد [illegible] بن [illegible] — ۱۹۱۰ء [illegible]

حضرت میاں محمد شرف بن محمد [illegible] — ۱۳۴۶ [illegible]

میاں برکت علی شاہ کی اولاد

امین [illegible] — میاں مولا بخش م ۱۹۷۱ء — محمد حسین — علاء الدین — [illegible]

میاں [illegible] رحیم — علاء الدین — محمد سلیم — محمد انور [illegible] — محمد حسین

محمد اکرم — محمد [illegible] — محمد اعظم — محمد [illegible]

محمد [illegible] — [illegible] — محمد رشید

Marfat.com

متعلقہ حالات سیدہ نواب برتنداری

مسئلہ خلاف وقت مسنون رات

کتاب احسن الشمائل قلمی ملفوظات خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی مرتبہ وجمع کردہ محمد کامگار میں ملفوظ خواجہ حسب مذکور ہے ۔

فائدہ ۔ مذکور در خلاف وقت نماء روزے بعد صلوۃ عصر کلمہ بحر الاسرار میخواند وحضرت خداوندگار استماع میکردند بفضیلت پناہ میاں محمد فاضل فرمودند کہ العبد مدتے امروز کتاب مناقب العارفین نوشتہ بنظر آمدہ کہ حضرت سلطان عارف حلقہ ذی الاقتدار سلطان الولد نبیرۂ حضرت مولوی معنوی مولینا جلال الدین رومی قدس سرہما اسرارہم کہ یکے از اولیائے وقت خود بودند واحوال ایشان مقابل دقعارن حالات جد بزرگوار خود بودند عورتے را از اطراف خود خلافت عطا نمودہ چنانچہ اکثر مشائخ آن عہد بآن ولیہ عصر رجوع داشتند وبلفو صفات زبانی از ارشاد آن کاملہ جمعے از طالبان حق رسیدہ ودر رسالہ مزبور نوشتہ کہ آن بی بی یاکدامن وعلم عشقیہ کمال داشت کہ درس

کتب متداوله تفسیر بودند در باطن ولیکن زبان خود بود کمالات
و دستگاه میان محمد فاضل معروف داشت که در اکثر احوال و
کمالات مونثات با برکات بزرگان سلف نوشته اند اما
خلافت نساء به ثبوت نه پیوسته بود ازین کتاب معلوم شد که اگر
زنے کامله فاضله باشد لیاقت خلافت دارد جائز است فرمودند
ما هم بسیار کتب متصوفه خوانده و شنیده ایم غیر ازین کتاب در رساله
دیگر این مقدمه منظر نیامده۔ (ص ۱۲۵/۱۲۶)

متعلقہ صفحہ ۱۵۰

ہاشم شاہ

ہاشم شاہ کی طب پر منظوم کتاب "مفتاح العلاج" دستیاب ہوئی ہے

ہاشم اکنوں آر رو سوی کتاب
ہر چہ داری از سخن برگو شتاب (ص ۲)

یہ محمد اکبر ارزانی کی کتاب "میزان الطب" کی منظوم شکل ہے۔

طب میزان کرد در نظم اندراج
مشتہر کردم بمفتاح العلاج (ص ۲)

کتاب کے اختتام پر شاعر نے سبب تالیف بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ صرف میزان الطب ہی کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ اور اضافات بھی ہیں

Marfat.com

مدتی این آرزوی داشتم
نسخه‌ی در علم طب بنگاشتم
در علم طب مختصر دیدم کتاب
وز دوا و عمل هریک کامیاب
از محمد عرف ارزانی طبیب
نسخه اندر نثر بس عجب العجیب
طب میزان آنکه نامش دل کشا
از تجارت اندر ... یک دوا
شد مرا تائید ربانی هنوز
نظم کردم این کتاب دلفروز
فصل قاروره و نبض بحران هم
کرده ام از کتب قدمای رقم
نیز از قانون فصل حمیات
بعض جای از دوای تجربات

(ص ۳۹۷ - ۳۹۸)

ہاشم شاہ نے اس میں اپنے تجربات بھی درج کیے ہیں؛

از تجارب خود درین کو گفته شد
بین بچشم غور چون دُرسفته شد

یہ کتاب تین مقالات پر مشتمل ہے؛

۱۔ رابعہ عناصر ۔ مزید ۱۹ فصول پر تقسیم ہوا ہے۔
۲۔ قانون فصد ۔ مزید ۱۵ فصول پر تقسیم ہوا ہے۔
۳۔ امراض از سر تا پا۔ مزید کئی ابواب پر مبنی ہے۔

ابتدا: حمد بی پایان ثنا رب جہان ۔ کو سزاوار است حمد ہر زمان

Marfat.com

اختتام : از طفیل سید خیر الانام - خاتمہ بالخیر گردد والسلام۔

کتاب کے کل صفحات ۳۹۸ ہیں اور رواں نستعلیق خط میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔ ترقیمہ یہ ہے :

"باتمام رسید بعون الملک المجید نسخہ متبرکہ در علم طب مسمی بمفتاح العلاج منظوم از تصانیف مولانا مقبول بارگاہ حضرت ہاشم شاہ حنفی قادری نوشاہی بید خط احقر من عباد اللہ الواحد عبدہ عبد الصمد ابن قاضی عبد الرحیم عفی اللہ عنہ ساکن قصبہ کانفہ جعفر آباد بتاریخ یازدہم رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ بمطابق ماہ جیٹھ ۱۳۷۷"۔

یہ کتاب ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو جناب خلیل الرحمٰن داؤدی [illegible] نے اپنے ذخیرۂ مخطوطات سے مجھے عنایت فرمائی۔ جزاکم اللہ۔ عارف نوشاہی

متعلقہ صفحہ ۲۰۰

چہار بہار از محمد ہاشم تھرپالوی

یہ کتاب سید ابو الکمال برق نوشاہی کے اردو مقدمہ کے ساتھ مکتبہ نوشاہیہ، نوشاہی اشاعتی مشن ۱۸۔ ساؤتھ فیلڈ اسکوائر بریڈ فورڈ برطانیہ کی طرف سے فروری ۱۹۷۹ء میں لاہور سے شائع ہو چکی ہے۔ یہ طبع شدہ متن مصنف (محمد ہاشم) کے مدفن تھرپال ضلع سیالکوٹ کے کسی خطی نسخہ پر مبنی ہے جس کی تاریخ کتابت اور کاتب کے بارے میں مقدمہ نویس نے اطلاع نہیں دی ہے

برق صاحب سے ان کے اردو مقدمہ میں جو فروگذاشتیں اور اغلاط سرزد ہوئی ہیں ان کی نشاندہی حضرت شرافتؒ نے اپنے رسالہ "تنقیح الاخبار از مقدمہ چہار بہار" میں کی ہے۔ یہ رسالہ ۱۹ شعبان ۱۴۰۰ھ کو تالیف ہوا اور ۳۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

سید عارف نوشاہی

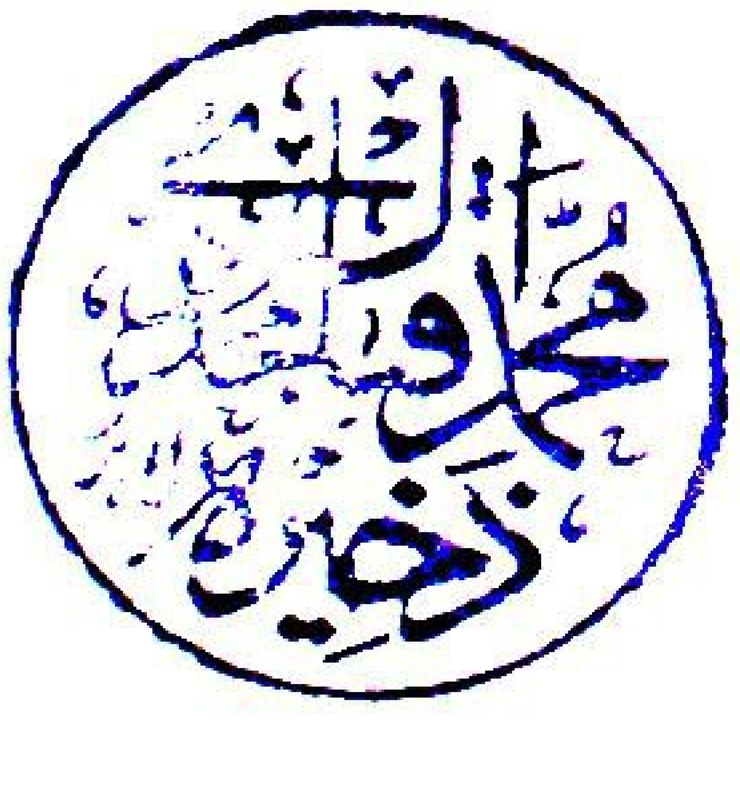

Marfat.com